يريدون ليطفئوا نور الله بأفواههم
والله متم نوره ولو كره الكافرون

128

الحمد لله الملك العلام

كه اين رساله متبركه موسومه

صيانة العوام عن التلبیات في الآثام

الملقبه

بالسيف المسلول على من انكر اثر قدم الرسول

در ساعت سعيده واوان حميده

در مطبع دهلی اردو اخبار باهتمام [illegible]
[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمیع حمد و ثنا و سپاس اوس خدای یکتا ہی بہتا کی زیبا ہی کہ جسنے اپنی بندگان خاکی نہاد کو باشیاء کرامت
بنیاد آکرمیہ بتقدکرمنا بنی آدم خلعت تشریف کرامت تکریم ارزانی فرمایا اور از راہ لطف و کرم بی انتہا کی اونکی
گمراہی سی بچایا اور راہ ہدایت بتانیکو بموجب مضمون فیض مشحون نرفع درجات من نشاء اون میں سے
بعض انبیا و رسل منتخب فرمائے جنکو مصالح حکمت علوم غیبی کے بکلیہ معجزات باہرہ اور خوارق باطنہ و
ظاہرہ مخصوص و ممتاز کیا اور پہر انمیں سے بمقتضاء مضمون فضیلت مشحون فضلنا بعضهم علی بعض ایک کو
دوسرے پر تفضیل خاص بخشا اور بسبب تصدیق و اتباع اونکی اقوال و افعال بدایات آیات کی اور صدق
و اعتقاد معجزات باہرات کی اور اجتناب وسیلہ و مجاہدہ جمیلہ سے وہ اتقیا کی معتقدین و متقین اور
متوسلین مجاہدین کو مقبول اور موعود نجات و فلاح کا کیا کما قال فی کتابہ المتعال یا ایہا الذین
آمنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلہ وجاہدوا فی سبیلہ لعلکم تفلحون اور درود و سلام بی انتہا جمیع
رسل و انبیاء کرام پر خصوصاً سیدنا و مولانا محمد و آلہ و سلم نامعدود و اوس محرم مخصوص حریم حضرت رب ودود
صاحب مقام محمود حبیب خاص محبوبیت اختصاص مصاحب منصب اجتبا و ارتضا سالک مراتب علو بمصطفا
تقریب دستگاہ قاب قوسین او ادنی مقرب بارگاہ حضرت ذی العرش العلی منطق بمعانی تلو

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مثل اون کی [illegible]

[illegible] حیوانات و نباتات کو [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] فی قوله تعالی [illegible] ان الله و ملائکته یصلون علی النبی یا ایها

الذین آمنوا صلوا علیه و سلموا تسلیما اللهم صل علی محمد و آله [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

معجزات نمایاں باطنی وظاہری وسماوی کو بشنید دل تصدیق واعتقاد کو کام فرمایا اور تسلیم از یک
کئی سیاہ مضمون خاص اس معجزہ نقش قدم کو نقش دل صفا منزل اپنی کیا اور حسن اپنی اعتقاد خاطر
عقیدت مظہر اور انکی ساعی اور دلیل ہدایت رہی جنکی محدثین واہل سیر کو سند ہوئی یعنی
عترت وآل اصحاب مطہرۃ القلوب مخزن العلوم اذہب اللہ عنہم الرجس وطہرہم تطہیرا الذین ہم کالنجوم
بہم اقتدیتم اہتدیتم کرمہم اللہ ورضی عنہم ورضوا عنہ اور رحمت ہو جیو اللہ تعالیٰ کے اون
محدثین پر اور ہوئے ایسے معجزے نبی اوراق تصنیفات وتالیفات کو زینت دی اور الواح
سینہ بے کینہ مومنین باصفا اور صفحات خواطر مبرات از ضغینہ معتقدین اہل ولا اور طبائع
موودت مطابع متوسلین اہل التقا پر باعث اور سبب نقش اور انتقاش کے ہوئے رحمہم اللہ وغفر لہم واسکنہم
بحبوحۃ جنانہ ورضوانہ بعد حمد وصلوٰۃ کی اول سبب تالیف میں اس مجموعۂ شریفہ کی کتاب ہی فقیر حقیر
خاک پائے موالیان حضرت سرور انبیا ومرسلین بندۂ مسکین محمد فرید الدین عفی عنہ کرتا ہی بیا ہو
مسلمانو ایمان والو رتبہ شناسان حضرت افضل الانبیا مقام خوف عبرت کا اور مظہر فتن قیامت
کا اور محل استغفار واستعاذہ کا ہی استعیذ واباللہ من وسواس الشیطان الرجیم واستغفروا اللہ
الغفور الرحیم انکار مخالفین دین سید المرسلین نے اکثر کو معاذ اللہ دو شک ہی سی منکرین اہل
رسالت تو تصدیق معجزات کی چنانچہ خاص ان ایام میں بعض بعض ہندو نو سکھ انگریزی
مدرس انکا معجزہ شق القمر میں چند روز سے استبعاد اور اصرار کو کام میں لا رہی ہیں اور معاذ اللہ
نسبت ساتھ موضوعیت اور مصنوعیت کی دی رہی ہیں لیکن بعد ایک مزید ظہور اثری انا فتحنا
قیامت کے کہ بالفعل عاقل مدعی علم ودین اسلام منکر بالت حضرت سید الانام ہو رہے جنکی آدمی کا قلب ایک
الی منقلب ہو جاوے کر صفحۂ قلب سے اثر صدق وایقان معجزہ بارہ نقش قدم شریف رسول اللہ نزد مشائخ
بالکل سلب ومحو ہو جاوے کہ معاذ اللہ نسبت ایسی ہو ای آنحضرت کے فضل شعرا نکی تھی میں ایسی معجزہ بارہ کے

کی ابداع و احداث دلیل و برہان تو کام فرماوی جبلی و قوع کا ایک پیغمبر یعنی حضرت ابراہیم ع کی لئی
خود مقرر ہو اور اپنی پیغمبر مسلم الفضل کی نسبت باوجود موجود ہونی اسکی کتب محدثین مین یک قلم منکر ہو جاے
حتی کہ العیاذ باللہ خاص رسالہ نفی معجزہ مرقومہ میں لکھی اور اس نفی پر گو ابیات و دلایل بی اصل پیش
کری اور اس دلیل باطل کو خاطر عوام پر منقش کری اور ایسی رسالہ کی اشاعت مین سعی مذموم عمل
مین لاوی اور ہوا اپنی نفی معجزہ کو حق اور ثبوت معجزہ رسول کو باطل تعبیر کری یہانتک کہ عنوان
رسالہ پر بالذہو آیہ جاء الحق وزہق الباطل کہ ملاحظہ سی اوس رسالہ کی اول نمایان ہوگا
لاحول ولا قوۃ الا باللہ جس سے خواص دہوکہ کہاوین اور عوام ضلالت مین مبتلا ہون تفصیل
اجمال اس مصیبت کبری اور داہیہ عظمی کی یہہ ہے کہ میان نذیر حسین نامی ایک صاحب ساکن قدیم
مرزبوم عظیم آباد مقیم حال شہر دہلی جو پچہلی دنون درباب اشاعت حلت بوم بہی غلغلہ پرداز
ہوچکی ہین اور اسکی استحلال مین بہی سعی موفور عمل مین لاچکی اندنون اونہین یہہ نئی سوجہی ہی کہ معجزہ
نقش قدم رسول اکرم ص کی منکر ہوگئی اور مثل انکار اور بدیہیات کی معجزہ مرقومہ بلکہ اہدا (?)
آثار اور انہاک حرمت مواقع اعجاز پر علی رغم حدیث و روایات مصرحہ کتب محدثین و اہل سیر
معتبرین باخبر خصوصاً مخالف مرویہ حضرت صدیق اکبر رض بنالیش اباطیل دہوکہ باتہ خاص و تمام
کافہ اہل اسلام مین غلغلہ بیدا اور تفرقہ انداز ہوے ہین یہانتک کہ ایک رسالہ خاص نفی
معجزہ مرقومہ مین شایع کیا اور کیا بہادری کی کہ صریح مخالف مصرحات اسلاف کثیرہ صالحین اپنی
دلسی مضمون تراش کر بی اندیشہ روز موعود اور بی پاس لحاظ روح مطہر رسول مقبول کی عدم وجود
ایسی معجزہ باہرہ کا جو کہ کتب محدثین مین بکثرت موجود ہی نام نہاد بعض بعض کتابون میں نفی
معجزہ مرقومہ کی جہوٹ موٹ وسطی ہکانی عوام ناواقفین کی لکہہ یا ہی اور انکار اسکا بطرف تمام
سلف صالح ناحق وناروا منسوب کر دیا تاکہ ناظرین دہوکی مین پڑین کیونکہ کتب اسلاف

اس زمانہ مین کسکو نظر پڑی کہ دیکھہ سکتی ہین اوس رسالہ کو دیکھکر آنکھین جیسی ہوجاوین تاب کرایکی ہم تن حضرت
سواد اعظم ہوئے ہین اور زیادہ تر بہادر لکھنا جاء الحق وزہق الباطل کا ہی عنوان پر رکھا اشیر الیہ ہیں معاذ
یہ حرکت شنیعہ حضرت پیا سخن یا بہوا نفس ہی یا مفاد و معانی مضمون الناس علی دین ملوکہم فیعالی مین
اس رنگ ڈہنگ سے جلوہ فرما ہوا ہے واللہ اعلم بالصواب کیا مفاد اندیشہ کیا ہی اور مبلغ علم و مذاق و انداز
وسیاق کلام محدثین احادیث کا یہ حال ہی کہ نام رسالہ کا دلیل محکم فی نفی اثر القدم رکہا ہی کہ ہر صاحب دیانت
و امانت ماہر فن بلاغت پر صرف اس تسمیہ ہی سے بسم اللہ بقول مشہور حقیقت اخوند صاحب معلوم شد زیادہ تر
بہا و برادر باہیبت علمی حضرت کی پڑہ باہر ہوسکتی ہی یعنی تہوڑا سا وقوف لغت عرب کا اور مہارت محاورہ استعمال اہل
عرب کا جاننا ہی کہ صرف دلیل کا علی چاہتی تہا یدل علیہ کتب اللغۃ جہان محرف محض دیکھ کلام بلاغت التیام مین فی ہی
سبحان اللہ اور پہر اس پر دعوی اور استطاعت یہ بالطبع زیبا مذاق و شوق عجائب حدیث حکیم و ضعیف و تکذیب کلام
اہل حدیث کو کام فرما سکین ان ہذا لشیء عجاب اللہ اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ مگر یہ بہی معجزہ ہی
رسول مقبول ؐ کا کہ پہلی ہی بسم اللہ صرف تسمیہ ہی مین ماہیت فضل و کمال و جہل و علم کہل جاوے تا کہ
ہر ذی علم پر یہ نجوا مصراع قیاس کن ز گلستان من بہار مرا حقیقت دعوی حدیث فہمی اور ادعا مذاق شوق
متقال اہل حدیث منکشف ہوجاوے اللہ تعالے اپنی حفظ و امان مین رکہی اطفال مکتب خوان تک اس بیہودگی
او جسارت سے متعجب و حیران اور ہر صغیر و کبیر اہل ایمان اس جرأت پر جسارت سے انگشت بدندان ہی کہ و نیا خدا
کسی کلمہ گوئی محمدی معتقد فضایل احمدی کی دہان و زبان قلم پر کلمہ نفی اپنی مستم رسول اکرم کی اثر قدم کی نسبت
کیونکر آسکتا ہی اور کلمہ جاء الحق وزہق الباطل کون مسلمان اسکی عنوان پر لکہ سکتا ہی بجز تابعان ابو جہل
پیروان مسیلمہ کذاب کے الامان الامان الحفیظ الحفیظ ایسی ماہیت منقلب ہو گئی کہ خاص ایسی معجزہ بینہ و بینہ کتب
معتبرہ و متکاثرہ سے منکر ہو گئے اور صدق اوسکا صفحہ قلب سے بالکل محو ہوگیا حتی کہ حس تصدیق روایت حضرت صدیق
اکبر بہی بالکل سلب ہوگیا بلکہ علاوہ اسکی باوجود ادعا علم و فضل اور مذموم ہونے کذب و افترا کی ایسی

ایسے کذب و افترا کو کام میں لاتے کہ کوئی نا سمجھ و نادان بھی ایسی جرات کم کرتا ہوگا یعنی جس مسئلہ کے
میں ثبوت و وجود دلائل و براہین موجود ہیں بے جا جرات انہون نے انکا بالکل انکار کیا اور کہدیا کہ ان کتابون میں
ثبوت اسکا نہیں پایا جاتا ہے کہ تصدیق انکے اقوال کی تفصیل میں جیسا کہ عنقریب آتی ہے انشاء اللہ تعالی معلوم
مین ہوگی یہ ہے مقام عبرت کا دیکھیے کہ منکر سخت تو متاثر ہوا اور بغیر سمجھے کی مثلی اہل قلب
تو کیا کہا جاوے کہ قبول ہوا خود بخود منکر ہو جاوے اور لوگون کی صفحات قلب سے عظمت آثار شریفہ بھی
اوسکی انہدام کی سعی ہوا اور جا بجا ہی کرے اور مصداق مضمون آیہ ثم قست قلوبکم کا ہو جاوے لنعم
القبیل و جا رہ المحقق الدہلوی فی جذب القلوب سنگی و نباتی کہ در رو جانبی نیست تا دمی دانی دور و
معرفتی نیست شفاہم اللہ و ہداہم اللہ و حفظنا و جمیع المومنین من قساوۃ القلوب بحرمۃ الحبیب
صلی اللہ علیہ و آلہ المختصر چونکہ اکثر عوام بھی اس رسالہ کی سبب بادیہ حیرت میں سرگردان چاہ ضلالت
و ہلاکت میں افتان و خیزان پائے جاتی ہیں اسلیے یہ ہیچمیرز کہ استطاعت اوسکی رد اور مجاہدہ دینی سابقہ کی نقد
استعداد خدا داد الیسی رکہتا ہے بخوف مسئلت روز عدل و داد نظر بر صیانت عوام عن السیئات
والاثام والفساد مہر سکوت دہان و زبان قلم پر علی الخصوص اس زمان و اوان پر شیوہ طغیان میں بیشک
ترک واجب جانتا ہے سو محض بہ پاس اہل اعلان حدیث و روایات ثبوت معجزہ قدم رسول سبحانی کو
کہ کتب حدیث و سیر و تاریخ میں بتواتر و تکاثر موجود ہیں مع جوابات شبہات وساوس منکر صاحب بہادر اپنی
اوپر لازم کیا اور اس رسالہ میں روایات منتشرہ کو مجتمع کردیا اور نام اسکا صیانۃ العوام عن السیئات
والاثام اور لقب اسکا السیف المسلول علی من انکر اثر قدم الرسول رکہا یا الہی تو قبول کر اسکو اور ان
سرگروہ منکرین کو مع توابع اور لواحق کی توفیق رفیق اور ہدایت نصیب کر اور سوء عقیدت سے نجات
دے اور تمام امت نبوی کو انکار معجزات سے محفوظ و مصئون رکہہ انت حسبنا و نعم الوکیل اے بہائیو مسلمانو چونکہ
اسکی تحریر میں بجز افادہ عام کے اس خادم علما کو کسیطرح کی غرض اور غایت اظہار و نمایش علم و فضل

کی نسبت رسالی مختصر بر کثرت حسب حاجت اردو میں حتی الوسع صاف صاف لکھتا ہی اور جہاں عبارت عربیہ
ہی ترجمہ اوسکا بھی اردو میں التزام کیا ہی اور دقت نکات علمیہ سے قصر بیانی بخشیۂ پریشانی خواطر عوام
درگذر مقصود اسید ہی بر صاحب نظر سے کہ بمقتضی امتثالِ ہدایت اشتمال لا تنظر الی من قال انظر الی
ما قال اس ہیچمیرز پر کچھ خیال نفرماویں جس جس کتاب معتبر کا حقیر حوالہ دیتا ہی یا نقل عبارت لکھتا
بغور ملاحظہ او تطبیق عمل میں لاویں اور بعد تحقیق و تحقق کے صادق و کاذب کو حسب استحقاق جزا یا
فرماویں اور اگر احیانا بمقتضای خاصہ انسانی کہیں سہو ونسیان اس ضعیف البنیان سے سرزد
ہووین تو ازراہ عفو و کرم معاف فرماویں اور اس گنہگار کو بدعای خیر خاتمہ یاد میں لاویں اور باعث
اس جمع کے محض ابتغاء مرضات اللہ ہے جیسا کہ مشہور ہی کہ دور قرب قیامت کا ہی عوام بیچارے
تو الگ خواص بہت سے ضعیف الاعتقاد ہو جاتے ہیں کیونکہ خود تو کتاب پر نظر نہیں اکثر مشغول رہتے ہیں
اشتغال دنیا میں جہاں کہیں حدیث و تفسیر درست نادرست حوالہ دیدیا غریب ہو کے کہا تی ہیں اور غوغا میں
آجاتی ہیں المختصر بنظر اختصار صرف ایک مقدمہ اور دو باب اسکی مقرر کئے مقدمہ میں علی سبیل الاجمال اثبات
وثبوت ہی اس بات کا کہ جو نشانیاں اور معجزات ہر ہر پیغمبر جدا جدا عطا ہوئے وہ سب ہی پیغمبر آخر الزمان میں جمع
ہوے کلید اور بالغ تر او نسی باب اول میں بیان اور تفصیل ہی حدیث و روایات معجزہ نقش قدم
رسول اکرم صلعم کی مع رفع شبہات متعلقۃ المحل اور تنبیہات کذب بیانیوں منکر صاحب کے اور باب دویم میں
رد ہی اون وسوسات و شبہات کا جو فاضل منکر صاحب کو عارض ہوے ہیں اور اونکو بدلایل کافیہ نقلیہ
فرمایا ہے اور کشف استار او سفسطہ بازیوں اور مغالطہ اندازیوں کا جس سے خاص و عام دھوکے میں آتے ہیں
مقدمہ معراد اول اجمالا اتنا جاننا چاہیے کہ یہ بات مسلمات جمیع فرق اسلامیہ سے ہی کہ جو فضائل و معجزات
اگلے پیغمبروں کو حق تعالی نے ارزانی فرمائی وہ سب ہمارے پیغمبر کے لئے عطا کئی بلکہ اون سے ابلغ اور فائق
بالا تر ہمارے حضرت کے لئے ظاہر فرمائے کہ یہ بات منصوص ہے اور اجماع کیا ہی اوسپر علماء محمدی نے

امت

ان احادیث جو اس باب مین ہین کتب صحاح معتمدہ مین بہرتی پڑی ہین اگر وہ اس جگہ سب نقل کیا دین
ذکر تو بطویل مرتب ہو پہر بہی کما حقہ تمام تفصیل نہ لکہی جاوے اسلیئے صرف اشارۃً صحیح بخاری اور صحیح مسلم
وغیرہا کتب صحاح سے تنبیہ کافی ہی کہ خود حضرت نی بعض قوله لشیء بعضہ بعض فضایل کے فرمایا اور بعضی
حدیثین بغیر شمار کے ہین چنانچہ بالتصریح امثال ان مضمونونکی بہتیری حدیثین ہین کہ ان اللہ تعالے
فضل محمدا علی الانبیاء و علی اہل السماء الحدیث انی فضلت علی الانبیاء بست الحدیث اور انا سید ولد
آدم الحدیث اعطیت خمسا لم یعطہن احد قبلی الحدیث ان اللہ بعثنی بتمام الاخلاق ومحاسن الافعال
وغیرہا کہ انسبکو ہر شخص دیکہہ سکتا ہی اور بیشتر ملاحظہ سے انکی ظاہر ہوگا کہ کس کس طرحکی فضیلتین اور معجزات
اپنی حضرت بیان فرماتی تہی جو کہ اگلی پیغمبرونمین نہ تہی لیکن اکثر کلمہ ولا فخر بہی ساتہہ ہی ارشاد کردیتی تہی
یعنی حضرت کو ان بزرگیونسی بہی کچہہ فخر اور بڑائی نہین حاصل بلکہ حضرت انسی بہی زیادہ بالا مرتبہ
رکہتی تہی المختصر کہ یہہ امر اجماعی منصوص ہی کہ جو معجزات اگلی پیغمبرونمین تہی ہمارے حضرت مین مع شی لہ
اشیاء زایدہ تہی سو حقیر مواہب لدنیہ اور خاص شفای قاضی عیاض ہی مین سے نقل کرتا ہی کہ یہ دونو
کتابین منکر صاحب کی نزدیک بہی موجب اقرار اونکی بہت معتبر ہین بلکہ بیشتر اونکی ملعنات مضامین بیان خیر
سی روشن ہی کہ انکا قول اختر تکو بہت مقبول ہوگا سو بحول قوۃ الہی بالتفصیل تو یہہ معجزہ خاص حضرت
رسالت پناہی قریب تر باب اول مین دیکہو گی کہ خاص مواہب لدنیہ مین بہی بکمال تصریح و تحقیق و براہین
کتب و رسول سے موجود موجود ہی لیکن یہان ایک مقدمہ ضروری البیان جو کہ حاوی اور جامع ہی تمام مطالب اور
مقصود کلی کو دونو مین سے نقل کردیا جاتا ہی کہ بموجب تصریح ان دونو شاہدین عادلین مقبولین منکر
صاحب کے اجماعی ہی کہ در حقیقت قاعدہ کلی اور قانون عام منصوص ہی واسطی اثبات اور ثبوت تمام مطلوب
متنازع فیہ کے جسکا جی چاہی دیکہہ لی مواہب لدنیہ مین موجود ہے ما خص نبی بشیء من المعجزات والکرامات الا
ولنبینا مثلہ کما نصوا علیہ اور شفای قاضی مین باین الفاظ ہی لم یوت نبی معجزۃ الا وعند نبینا مثلہا

اور ما ہو المبلغ منہا و قد نبہ الناس علی ذلک الی فصل کہ جس جس معجزہ اور کرامت سے ہم الگیا ہی مخصوص
ہیں وہ سب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی پائے جاتے تھے اور تمام مجموعہ کہتا ہے ہمارے پیغمبر صلعم امتیاز و خصائص کہتے ہیں کہ انکے
نظیر نہ تھی یہ سب علمائی اور مثل معجزات ہر نبی کے بالمعنی ترادف ہے ہمارے پیغمبر افضل پیغمبران ہیں بلاشک کیں
تو ضروری ہے کہ ان مخصوص مضامین اتفاقیہ کلی منصوص اجماعی کو نقش خاطر صفا مظہر اپنی کیا ہے تو جو
معجزہ کسی پیغمبر کا صحیح و مستند پایا ہی بلاشک و شبہ بے چون و چرا بالغیر کسی سند اور دستہ لال خاص دوسرے
معجزہ کے خاص ہمارے پیغمبر صلعم کے لئے مصدق دل سے یقین و اعتقاد اسکا عین لازمی ہی بلکہ اسکا
اسکا مخالف ایمان اور خرق اجماع ہی اور لیت ولعل اسمین موجب ترہیب خرابی القادس ہی ایسی کرما جسکو
لازم ہی نقش نعت کو پاس سخن کو لیسی دو سکریں بعد از استعاذہ و استغفار اتمام حجت یہ ہے استغفار و ایسا ہم
لازم جانیں احادیث منقولہ صحاح اور مصرحات مواہب شفا وغیرہا ملاحظہ فرمالیں اور موجودہ کو قطع نظر حدیث
و روایات آیات انبیاء اول کہ خاص تورات نقش قدم مبارک اور نقش نعلین طیبہ نقش اسم مجھ تک خاص ہوا
ہیں بہی یاد رہیں اگر بالفرض و التقدیر کسی کتاب معتبر میں خاص نام نامی رسول کریم بہی پاتی یا شرح
کسی شارح یا راوی غیر معتبر سے بہی سنتے تب بہی بلا تعجب و انکار اپنی نسبت حضرت ابراہیم کے تصدیق اسکی اور کو
ضروری ضروریات ایمانیہ کما نصوا علیہ جہاں کہ جم غفیر محدثین و فقہاے دین اس کثرت سے تخصیص رسول
مقبول رقم فرماتے ہیں کہ مرتبہ شیوع کا نمایاں ہے گو اتنے نام تو ہم ادنیٰ سے ہی بتلا دیتے ہیں
اور روایات اور حوالہ تمام ہر ایک صاحب کتب کا باب اول میں ملاحظہ فرمالیویں اور غور سے دیکھ لیں کہ یہ
اہل حدیث و فقہ صاحب تصانیف و تالیفات کیسے سیر و محدثین ثقات اسلاف صالحین ہیں جو
اپنی اپنی کتابوں میں درج کرتے ہیں زنہ واسامیہم صاحب مواہب لدنیہ معتبر منکر صاحب شیخ عبد الحق
محدث محقق مسلم الثبوت شیخ جلال الدین سیوطی جیسی استاد صاحب سیرت شامی امام تاج جامع
روایات خاصہ صفحہ بہ صفحہ منکر صاحب سے لکھتے ہیں امام ابوبکر جیسے شارح موطا

امام مالک [5] علامہ علی بن برہان الدین حلبی محدث صاحب انسان العیون فی سیر الامین المامون
[6] حافظ احمد بن محمد مقری صاحب فتح المتعال [7] حافظ محمد بن احمد شافعی متولی مصر [8] شیخ رزین صاحب
صحاح [9] حافظ حسن دیاربکری صاحب خمیس [10] ابن جوزی محدث [11] ابن سبع [12] نیشاپوری [13] شیخ ابن حجر عسقلانی
[14] ابن خطیب محدث صاحب قصیدہ [15] حافظ زہری تلمیذ [16] ابن قیم محدث [17] حافظ مزرا جابرکی صاحب
نثر الجواہر [18] صاحب قرۃ الناظر [19] شیخ محمد ہادی صاحب جامع المعجزات [20] امام فخر الدین رازی [21] حافظ
شمس الدین دمشقی صاحب معراج بسجع [22] شرف الدین ابو عبد اللہ محدث [23] سطری [24] حافظ ابو نعیم
[25] حافظ عبد اللہ دمشقی حنفی صاحب موارد الانوار [26] ابن حجر مکی اور [27] قاضی عیاض صاحب شفا معتبر و مقبول
منکر صاحب. پھر ایسی شرطہ الخمیس اپنی انعام سبحانی کہ بلا تشبیہ یا مثبت سے بھی فائق تر اور ابلغ ہی
اگر منحرف ہو تو تنگے تو احزاب علمائے راسخین فی العلم میں خوار و زار اور رسوا اور پست ہونگی تقریب لطیف
یہہ بھی واضح ہو کہ ایک آیۃ بینہ اور ظہور معجزہ رسول مقبول ہی کہ باینہمہ شور و شغب انکار و استبداد خود
بخود بفحوائے مضمون اعجاز مشحون یقولون بافواہہم مالیس فی قلوبہم زبان قلم اضطراب شیم منکر پر دو شعر
بزعم رباعی کسی صاحب تاثیر معتقد معجزہ نقش قدم بیساختہ نکل گئی کہ وہین سے نقل کیجاتی ہی ہر چند ارباب
جمال ست رخ خوب ترا ہمہ بروجہ کمال است کما لایخفی خوبی و شکل و شمایل حرکات و سکنات آنچہ خوبان
ہمہ دارند تو تنہا داری حاشیہ صفحہ پنجم رسالہ منکر پر اور اسی طرح مضمون ہذا ترجمہ مشکواۃ ساختہ و پرداختہ
مولینا مولوی اسحق صاحب میں بھی زبان قلم پر آگیا کہ نہ بطریق نقل و استرداد ہی بلکہ بطریق نعت
سرور کائنات کہ در حقیقت مضمون مرقوم خلاصہ مرام احادیث و مفاد و مآل ہدایت اشتمال مراتب
مصرحہ منصوصہ صاحب مواہب و قاضی عیاض رح ہی اور نہ بطریق مبالغہ مداحین کما لایخفی علی الفطن
اللبیب کیونکہ مضمون آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری عین مفاد و مراد ہی ما خص نبی بشئی الخ اور
لم یوت نبی معجزۃ الا و عند نبینا الخ کا ہم ایک اور عنوان سے بطریق اہل میزان یہی کہتے ہیں واضح

جو کہ ہر چند معقولات مفصلہ باب اول سے تسلی تمام خواص و عوام اہل ایمان کی قریب ختم ہو جاوے گی
لیکن نظر بر مختصر اسکے بعضے حجتیں استدلال منکر صاحب بہادر کے جو کہ صرف طریقہ معقولیان و مستدلان اہل میزان
ہی کے طرز مسلک رکھتی ہیں اور دخل در معقولات دیتی ہیں بمقتضائے کلموا الناس علی قدر عقولہم انہیں کل ہی سے
بوجہ تام و براہین مالا کلام ظاہر کر دیتے ہیں تاکہ بخوبی صحت اسکی ذہن نشین و منقوش خاطر ان کی ہو اور بایک
منطقی خوانی جو جناب بہادر منکر صاحب کے ہے اگر کچھ بھی عقل و دراسی نصیب بہرہ رکھتی ہونگی تو خود فکر کو کام فرماویں
صریح حنفیہ معتبرات مدعوۃ النفس صاحب مواہب لدنیہ جناب حضرت شفا معتبر تھیں اپنی ادعیہ حق فہم کثیر فرماتے
ایسے موجب شکل اول بدیہی الانتاج کے ثبوت نقش قدم رسول اکرم کا لشمس فی وسط السماء روشن ہو جاوے گا
یاد رہے مثالہ معجزہ اثر القدم فی الصخرۃ من معجزات ابراہیم النبی و آیاتہ المنصوصۃ و کل معجزات ابراہیم
و آیاتہ المنصوصۃ ثابتۃ لنبینا [illegible] معجزہ اثر القدم فی الصخرۃ ثابتۃ لنبینا کہ دلیل الصغریٰ اجماع المفسرین
باقرار المنکر التفہیم الاسمیہ تحت قولہ تعالیٰ فیہ آیات بینات مقام ابراہیم و برہان صداقۃ الکبریٰ قول صاحب
المواہب ۲ ما خص نبی لشئ من المعجزات والکرامات الا و نبینا کما نصوا علیہ اب خود منکر صاحب یا کوئی
صغریٰ و کبریٰ انکی اقران و اخوان میں سے جو چاہیں بموجب تغییر الفاظ قاضی عیاض بھی کبریٰ قرار دیکر
صغریٰ مرقومہ بالا سے نتیجہ حاصل کر سکتے ہیں جو کہ مطلوب ہمارا اور سب اہل ایمان کا ہے لیکن واسطے
بیماری مریض انکار معجزات و سوء عقیدت کی اور جو انکی مرض کو اس سے بھی شفا نہ ہو تو یا قسمت یا نصیب
مصداق ہونگے مضمون من یضلل اللہ فما لہ من ہاد اور ذی استحقاق ہونگے بشارت و وعید فی قلوبہم مرض
فزادہم اللہ مرضا بلکہ قابل انذار و خطاب ہونگے ارشاد پر عتاب الذین طغوا فی البلاد فاکثروا
فیہا الفساد فصب علیہم ربک سوط عذاب ان ربک لبالمرصاد اعاذنا اللہ و جمیع المؤمنین من
لصادقۃ الاعتقاد الی یوم التناد بحق محمد و آلہ الامجاد یہ ہی ثبوت معجزہ مرقومہ علی سبیل الاجمال
کہ عقلائے باکمال صاحبان اتقان حالانکہ خود معترض کے لئے آیا بیشک رتبہ مرحد کا حاصل کریگا [illegible] لکھا گیا

باب اول ای بہایو مسلمانو آب دیکہو چشم دل سے تفصیل حدیثیہ و روایات کہ کسقدر محققان
ثقات و عادلین کے تصریحات سے کیتنے روایات عدیدہ و آثار کثیرہ اس معجزہ کی حد شیوع کو پونہچی ہین اور
کسقدر شہرت رکہتا ہی محدثین مین کہ انکار اسکا انکار اجلی بدیہیات مثل انکار مکہ و مدینہ زادہ اللہ
شرفا کی ہی اول قسطلانی مواہب لدنیہ معتبر القول اور مقبول القرانہ سنکر صاحب سیرۃ لکہا جاتا ہے
بذہ عبارتہ وہنہا انہ کان اذا مشی علی الصخر غاصت قدماہ فیہ کما ہو مشہور قدیما و حدیثا علی
الالسنۃ ونطق بہ الشعراء فی منظومہم والبلغاء فی منثورہم مع اعتضادہ بوجود اثر قدمی الخلیل ابراہیم
فی حجر المقام المنوہ فی التنزیل فی قولہ تعالی فیہ آیات بینات مقام ابراہیم البالغ تعیینہ وانہ
اثرہ مبلغ التواتر القائل فیہ ابو طالب وموطیٔ ابراہیم فی الصخر رطبۃ علی قدمیہ حافیا غیر ناعل
ویما فی البخاری من حدیث ابی ہریرۃ عن معجزۃ تاثر ضرب موسی فی الحجر ستا او سبعا اذ فر بثوبہ لما اغتسل
اذ ما خص نبی بشئ من المعجزات والکرامات الا ولنبینا مثلہ کما نصوا علیہ مع ما یؤید ذلک وجود
اثرہا فری بقلانۃ علی ما قیل فی مسجد بطلیبۃ حتی عرف المسجد بہا حیث یقال لہ مسجد البغلۃ ولا زال
الامن ستر ہ الستار فیہا لیکون ذلک اقوی فی الآیۃ واوضح فی الدلالۃ علی اتیانہ صلی اللہ علیہ وسلم بنظیر ہذہ الآیۃ
التی اوتیہا الخلیل فی حجر المقام علی وجہ اعلی منہ انتہی خدارا ابدیکہی کوئی صاحب انصاف ان
عبارات خاص مواہب لدنیہ کی او غور کری کہ کس تفصیل و توثیق سے اثبات معجزہ مرقومہ مین اس محدث نے کام فرمایا
ہی اور کس تو ضیحات و تنبیہات سے تحقق اس معجزہ کا بتائیدات متنوعہ معجزات ابراہیم و موسی علیہم السلام
وغیرہا روشن و آشکار کیا ہی جس سے ظاہر و باہر ہے کہ نبوت عماد پیغمبر خدا کی کسقدر کثرت شہرت
اور کس تبہ اعتبار رکہتا ہی علمائے سلف و متاخرین اور باور ہی کہ اسکی امثال امام سبکی رح اور ابن خطیب
اور رضا قترۃ الناظر و غیر ہم رحمہم فقہا و محدثین سلف و خلف صالحین ہین نہ مثل تقطیر یا نظیر اور
اور سوا ہی دوسری بہر اشارہ سے اسپر امثال ... مقدمہ مصر ... فقہا و فضلا ... المخمس ...

سید المرسلین پر بھی کہ محدثین اہل دین و دیانت خواہ نظم میں لکھیں خواہ نثر میں قول اونکا
مقبول اہل ایمان ہی اور یہ بھی دیکھ لینا چاہیے کہ بموجب تصریح اس معتبر و مقبول شکر کے نقش قدم معجزہ
مسجد بغداد میں صاف ہویدا ہے کہ بلیغ تر ہے معجزہ ابراہیم سے اور مصداق ابلغ منہا حسب ہدایت شفا
قاضی عیاض نمایاں ہے پھر منصف کو چاہیے کہ دست بازی یا افترا پردازی شکر کے غور کرے کہ صفحہ
سے میں بشمول چند کتب بڑے فاضل اس کتاب کا نام بھی غضب خدا کا یہیں مضمون لکھدیا ہے کہ معجزہ ثابت
نہیں ہوا چنانچہ نقل عبارت حاشیہ پر لکھی جاتی ہے اب ہر شخص خیال کر سکتا ہے کہ اگرچہ عدم وثوق
یا ضعف وغیرہ مراتب ہی کی نسبت تحریر صاحب مواہب لکھدیتے تو کون مونہہ پکڑ لیتا کیونکہ جب
گروہ کثیر محدثین ہم خیال صاحب مواہب کو نامعتبر کہے یا تو کسے زبان پکڑے لیکن چونکہ وہ صاف بعدم
ثبوت بلکہ بعدم وجود خاص بتصریح نام مواہب رقم فرماتے ہو تو اب ایسے مدعی علم مرتکب کذب اور اسکے
لیے بجز اثر استحلال کے اور کیا تصور کیا جاسکتا ہے یا یہ کہا جاوے کہ انکار معجزہ تو اثر ہے استحلال کا اور
انکار بعدم ثبوت و وجود درکتاب مقبول مرقوم ظہور معجزہ رسول ہے کہ از بسکہ انکار معجزہ نقش قدم
قلب پر منقش ہے اور قلب پر نسبت تصدیق اسکی پردہ پڑ گیا چشم بصیرت از سر تا پا بے بصر ہو گئے
تو لعاب چشم سر پر بھی یہ پردہ پڑ گیا مرتبہ کورانہ درنا دیدہ کا پیدا ہوا کتاب مرقوم میں مضمون ثبوت نقش قدم
اصلا دکھلائی ہی نہ دیا اللہ اپنی حفظ و امان میں رکھے مضمون آیۂ ختم اللہ علی قلوبہم و علی سمعہم
و علی ابصارہم غشاوہ کا مصداق گویا مجسم ہو کر نمودار ہوا ہے خدا کرے یہ عذر پیش کریں کہ سہو
سے اس کتاب کا نام مشمول کتب دیگر درج ہو گیا لیکن عند العقلا یہ عذر لنگ قابلیت درجہ قبول کے
نہیں رکھ سکتا کیونکہ جواب چند مقاصد و اشاعت کیا فرما دیں گے بلکہ ہم کہتے ہیں کہ یہ بھی خیال پہلے
از اعمی نہیں کہ اوسوقت بھی بصر و بصیرت پر پردہ ہی رہا اور اگر بالفرض و التقدیر بغیر لحاظ
[illegible] مقام اشاعت و طبع عمل میں آیا تو بھی خالی از معجزہ یا اثر استحلال نہیں فافہم و تدبر

اور اگر بغیر دیکھی کتاب مرقوم کے نام لکھدیا تو از بس جرات عظیمہ ہے اور اثر استحلال سے خالی نہیں غرض ہمارا مطلب کہین نہین جاتا اور پھر کیت اور آتیہ مین کیا کرینگے کہ اونکا نام بھی بہتا تا اسیطرح لکھتے ہی لکھا سینظر تفصیلا افسوس صد افسوس با اینہمہ ادعائے فضل اور علم مزومیت کذب و افترا اور پھر در باب معجزہ مخبر صادق مرتکب ہونا اسکا مقام عبرت ہی ان ہذا الشی عجاب فاعتبروا یا اولی الالباب مثل ایسی ذی صفتون کے اور ایسے صاحب جراتون کی مصداق ہی مضمون آیہ مثل الذین حملوا التوریۃ ثم لم یحملوہا کمثل الحمار یحمل اسفارا اور ارشاد مثلہم کمثل الذی استوقد نارا دوسرے حضرت مجدد دی کیا جامع المعجزات مین لکھتے ہین کرامشی علی الحجر الا کان تحت قدمیہ اثر کما روی عن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ قال لیلۃ الغار اثر قدمی النبی صلعم علی الحجر کما یمشے علی الطین فقلت یا رسول اللہ ان الکفرۃ یعرفون اثار قدمیک ینظرون بنا فقال امحہ یا ابا بکر فمسحتہ فذہب الاثر باذن اللہ تعالے ای بھائیو مسلمانو خدا را غور کرو اور دیکھو کہ صفحہ دویم مین رسالہ منکرہ کی صاحب نے لکھا ہی کہ کسی ایک صحابی یا اخیار تابعین سے ہرا کسی باسناد ضعیفہ بھی یہہ معجزہ ثابت نہین ہوا پھر سوچو کہ ایسی صاحب صدق و حیا کو کیا کہنا چاہیئے نہین معلوم کہ حضرت ابا بکر صدیق رضی سے زیادہ کون تھا اور صحابی منصف بجز آپ کے اپنی دلمین تجویز کیا جنکے خیر اور افضل ہونیمین شک کرنیوالا موجب مذہب سنت و جماعت کی سب کوئی جانتا ہی کہ کون بیچا ہی ایسا منکر صاحب فکر کرین کہ کس جماعت مین شامل رہے یا اس حدیث و روایت کا مرتبہ ضعف سے بھی کمتر کسی اور ڈہب سے تعبیر کرین جسمین کسیطرحکا ضعف اسنادبھی نہین اور اگر بالفرض یہ بات ہوتے تو بھی اونکا کذب او عا صرف وجود سے ایک کتاب معتمدین بہر کیف ظاہر و باہر ہی نہین معلوم ان صاحب کو کتاب پر نظر نہین تو کذب بیانی سے کیا فائدہ بجز ہلاکت مین ڈالنی نادا قفین امت مخبر صادق کے اور شاد کرنے رد مسیلمہ کذاب کے علاوہ انکار معجزہ کے ایک تو بہتان کہ کسی صحابے سے باسناد ضعیفہ بھی ثابت نہین ایک تکذیب حضرت صدیق اکبر کے ایکا بہکانا لوگون کا ایسی دہوکہ سی جس سے ہزارہا عام و خاص ناواقف لیت اضلال

تیسری

حافظ حسن دیاربکری صاحب الخمیس نے اوایل نفس النفیس میں لکھتے ہیں انہ کان لا یوثر فی الرمل فعلہ ویلین

الصخرۃ تحت قدمیہ کذا نقل الامام فخر الدین الرازی امید ہے کہ خادمان عام عقلا اولی الافہام اور

اہرین علم کلام اس مقام میں بھی غور سے توجہ دلی کو کام فرماویں اور یاد رکھیں کہ حافظ حسن دیار

بکری مرحوم کی اس روایت سے مرحوم منکر صاحب کا اور دعوی اونکا با اہتمام قایل ہونے فخر الدین رازی صاحب

تفسیر کبیر کے ساتھ نشانہ ابراہیم کے بوجہ احسن ساقط ہے اور اونکی وہ بات جو انکو وسیلہ بہکانے عوام طلبہ حکمت

خوان کے تہا اس نقل و تصریح صاحب خمیس سے ہبا منثورا کر دیا کیونکہ جناب اونکا تو نے یہی دعوی کیا تہا

اور یہی صفحہ میں کہ فخر الدین رازی نے بھی تفسیر کبیر میں قایل ہوئے ہیں بخاصہ حضرت ابراہیم ہونے پر بتصریح

شہادت امام دیاربکری ہے کہ تحریر فخر الدین رازی پر تفسیر کبیر کے جو انکو موجب خیال پیدا و منکر ہونے اپنی کے ہیں

خلاف واقعہ ہے معاذ اللہ ہرگز یہ غرض فخر رازی ؒ کی نہیں کہ یہ معجزہ آنحضرت میں نہیں تہا اور تصریح و توضیح

تام ان شاء اللہ تعالی دوسرے پانچویں باب میں کہ انہیں تونے کی مخصوص ہے تفصیل صفحہ انکے منکر ہونے تشفی طالبین

عمل میں آئیگی فانتظروا و تذکروا چوتہی شہر الجواہر میں ہے کہ چون بر سنگ می رفتی می پذیرفت سنگ اثر

قدم مبارک آن سرور پانچویں شیخ جلال الدین سیوطی اوستاد صاحب شامی اپنی کتاب انموذج اللبیب

فی خصائص الحبیب میں لکہتے ہیں وما اوردہ رزین صاحب الصحاح فی خصائصہ کان اذا وطی علی الصخر

اثر فیہا چہتی علی بن برہان الدین محدث انسان العیون میں لکہتے ہیں روایت الامام السبکی رح ذکر

تاثیر قدمہ فی الاحجار حیث قال فی تائیتہ واثر فی الاحجار مشیک ثم لم یوثر برمل او ببطحاء

رجلتہ قال شارحہا ولعل عدم تاثیر قدمہ الشریف فی الرمل کان لیلۃ ذہابہ الی الغار لئ

تلبیس کان ہذا شانہ فی کل رمل مشی علیہ کان اذا رفع قدمہ عن الرمل یقول لابی بکر رضی

ضع قدمک بموضع قدمی من الرمل لانہ ارادہ بہ اخفاء اثرہ لیتحیر المشرکون فی طلبہ

پہر علی بن برہان الدین کتاب مذکور مین لکہتی ہین فقد اثر فی صخرۃ بیت المقدس لیلۃ الاسرا

وان ذلک الاثر موجود الی الان آٹھوین پہر علی بن برہان الدین کتاب مرقوم مین لکہتی ہین انہ

الحافظ الزبری الحنبلی تلمیذ ابن القیم ذکر فی خصائصہ واما الانۃ الحدید فلان الانۃ الحدید معروفۃ

بالنار وقد الان اللہ الحجارۃ لمحمد ولا یعرف لین الحجارۃ بالنار ولا بغیرہا وہذا ابلغ واعجب من ہذا

انہ اذا کان یمشی علی الصخرۃ لانت تحت اقدامہ واذا مشی علی الرمل لا یوثر فیہ خرقا للعادۃ

واضح ہو کہ قول محدث ہذا ابلغ واعجب کا اشارہ طرف اوسی قول منصوص تنبیہ اجماعی مصرح ہو ابن

کے نوین ابن حجر عسقلانی شارح صحیح بخاری فتح الباری مین لکہتی ہین اسی روایت مرقومہ کو دسوین

صاحب فتح المتعال لکہتی ہین رایت بمکۃ المشرفۃ ایضا فی القبۃ اللتی ذرا زمزم اثر قدم فی حجر

یقولون انہ اثر قدم النبی گیارھوین فاضل مرزا جان کے کتاب نظم الدرر والمرجان مین بتفصیل تمام

لکہتے ہین صرف مقام حجاب ہے کہ لا وطی علی صخرۃ الا واثر فیہا بارھوین شیخ عبد الحق محدث

دہلوی کتاب مدارج النبوۃ مین لکہتے ہین وازانجملہ است کہ چون بر سنگ می رفت فرو می رفت بر دو

پا او دران تیرھوین پہر محدث ممدوح اوسمین دوسری جگہ لکہتے ہین و برکو ہی کہ آنحضرت بکوہ

حرا می کرد اثر قدمین تو یقین ظاہر می شد چودھوین جذب القلوب الی دیار المحبوب مین

شیخ ممدوح لکہتی ہین کہ مسجد بنی ظفر وا ورا الآن مسجد بغلہ نامند اور اوسمین لکہتے ہین بثبوت رسیدہ

کہ آنحضرت در محلہ بنی ظفر با جمعی از صحابہ مثل ابن مسعود و معاذ بن جبل و غیر ایشان رسیدہ نماز گزارد

و بر سنگی کہ در انجاست نشستہ او ربعد ایک اور فقرہ کے پہر لکہتے ہین بعضی از علما تاریخ نوشتہ اند کہ بر سنگی

کہ حمل نمی گرفت باشند چون بر آن سنگ بنشینند حاملہ گردد و این خاصیتہ پیش اہل مدینہ مشہور قدیما وحدیثا

وبحد شہرت رسیدہ است مطری می گوید کہ در حرہ کہ جانب قبلہ این مسجد است سنگہاست کہ بر وی آثار است می گویند

کہ آن اثر حافر بغلہ آنحضرت است و بر سنگ دیگر مانند اثر مرفق واقع است گویند آنحضرت بر وی

اس محدث محقق نے کسقدر تو اتر اثر قدم حضرت سید المرسلین مثل تواتر اثر قدم ابراہیم بر مقام ابراہیم

نرسوده بوده و فرق مبارک را بروی نهاده و در سنگے دیگر آثار اصابع است و مردم بهم ایشانها
تبرک می جویند منصفان اہل ایمان غور کریں کہ کس کثرت سے اور کس کس طرح سے ثبوت معجزہ سم صخرہ کا حضرت کے
اور وجود حضرتکی کہنی کا نشان پتھر پر اور پھر انگوٹھوں کا اثر اور پتھر پر کت لینا اور پتھر اسکے اہالی مدینہ مطہرہ کے
ان خلفا عن سلف کس تفصیل سے محدثوں کی تحریر سے ہویدا ہیں معلوم ان منکر صاحب کی عقل پر کیا پردہ پڑ گیا اور
حس بالکل جاتا رہا چنانچہ رسو ہی امام علی بن برہان الدین مصری مرحوم انسان العیون میں لکھتے ہیں عن
الامام ابی بکر العربی حیث قال فی شرحہ لموطا مالک ان صخرۃ بیت المقدس من عجائب اللہ تعالی
فانہا صخرۃ شعثاء فی وسط المسجد الاقصی قد انقطعت من کل جہۃ لا یمسکہا الا الذی یمسک
السماء ان تقع علی الارض الا باذنہ فی اعلاہا من جہۃ الجنوب قدم النبی حین رکب البراق و قد مالت
من تلک الجہۃ لہیبتہ و فی جہۃ الاخری اصابع الملائکۃ التی امسکتہا لما مالت من تحتہا المغارۃ
التی انفصلت من کل جہۃ فہی معلقۃ من السماء و الارض و امتنعت لہیبتہا ان ادخل من تحتہا
لانی کنت اخاف ان تسقط علی بالذنوب ثم بعد مرۃ دخلتہا فرایت العجب العجاب تمشی فی جوانبہا
من کل جہۃ فتراہا منفصلۃ عن الارض لا یتصل بہا من الارض شیء و لا بعض شیء و بعض الجہات
اشد انفصالا من بعض مولوی ابن خطیب کہ محدث جلیل القدر ہیں اپنی قصیدہ میں کہ قبر
جناب پیغمبر خدا کی پاس پڑھا تھا وکذلک لا اثر مشیک فی الثری والصخر قد غاصت بہ قدماک
مسمر ودین صاحب قرۃ الناظر کہ علما سے کبار سے ہیں لکھتے ہیں قلت یلحق بہ ذکر اثر النعل
کما کانت تلمس لنعلیہ الجلالۃ جس سے ہویدا ہے کہ حضرت کی نعلین کا نقش پتھر پر ہو گیا جو بلیغ تر ہے معجزہ نقش
قدم شریف سے کیونکہ پا برہنہ تھا اور یہ لطف بھی ہے یہ مضمون مصرحہ موجب لعنت منکر صاحب ہے انہار دین
بیہقی کتاب فتح المتعال من ہے سئل الشیخ الحافظ المحدث سید الشیخ محمد بن احمد المتولی المصری الشافعی
عن ورود ان النبی کان لا یقع ظلہ و لا یری لہ ظل فی الشمس و لا القمر لانہ کان اذا مشی لا یری لہ ظل

فی الرمل و لو یؤثر قدمہ الشریفۃ فی الصخر الجلمد و نحو ذلک فاجاب نعم نحتیہ کما صاحب فتح المتعال

کی کہ سوال کیا گیا شیخ حافظ محدث سردار سے شیخ محمد خلف احمد متوطن مصر شافعی سے کہ آیا وارد ہوئی ہی

یہ بات کہ نہ بیٹھتی تہی کبھی آنحضرت پر اور نہ دیکھا جاتا تہا واسطے حضرت کی سایہ سورج مین یا نہین اور

آیا تہی آنحضرت کہ جو کبہی چلتی تو نہ دیکھا ئی دیتا نشان قدم کا ریت مین اور اثر کرتا قدم شریف انکا

پتہر سخت مین اور مانند اسکے پس جواب دیا شیخ نے کہ ہان یعنی نہ کبھی بیٹھتی تہی نہ سایہ پڑتا تہا نہ ثبت ہوتا

ہوتا تہا ریت مین اور نشان ہو جاتا تہا پتہر سخت مین بلکہ اوسیوین روایت ابن سبع کے اور

بیسوین روایت بیشا پوری کے اور اکیسوین سوا انکے دونو کی اور تبلا کر لی چاہیے کہ شیخ مذکور نے

اپنی جواب مین یہ بہی فرمایا کہ رد کی ابن سبع و الیستا پوری و غیرہما اور در باب عدم وقوع ذباب و عدم

رویت ظل بہ تفصیل علت و حکمت اوسکی کہ ذکر اسکا اس جگہ موجب طوالت اور مستغنی عن البیان ہے شیخ

ممدوح فرماتے ہیں کہ وارد ہیا ایضاً ما ذکرہ السایل یہانتک کہ لکھتے ہین و تاثیرہ فی الصخر القیاد

لاثرہ الشریف واشارۃ الی ان الصخر لان لہ خلافاً لحجارۃ ممن کفر بہ ولم یتبعہ انتہی موضع

الحاجۃ باثیسوین شیخ عبدالحق محقق مدارج مین لکھتے ہین بسند ابو نعیم کہ روایت ہی محتوی الا

سنگ جو کہ اصل بیشتہی اثر کا چون در آمد آنحضرت غار را مایل گردانید سر مبارک خود را بسوے

سنگ تا پنہان کند شخص خود را پس نرم کرد خدا تعالی سنگ را تنبیہ یاد رہی کہ یہہ لیک مقام ہی ظاہر ہو

طبع نرم ہونے معجزہ آنحضرت کا کہ آپکی سر و پا مبارک نعلین سمیت بغلہ صخرہ المقدس کے لئی پتہر نرم ہو اور حضرت

ابراہیم کے لئی صرف ایک مقام مین فافہموا و تذکروا تیئسوین حافظ شمس الدین ابن ناصر الدین

دمشقی معراج صحیح مین لکھتے ہین ثم توجہ نحو صخرۃ بیت المقدس و حماہا فصعد من جہۃ الشرق

اعلاہا و اضطربت تحت قدم نبینا و لانت فامسکتہا الملائکۃ لما تحرکت و مالت انتہی موضع الحاجۃ

چوبیسوین ترجمہ وفاء الوفا مین بیچ بیان فضیلت مسجد نبوی ظفر کے ہی عبارت فارسی ہے

مظہری گفتہ کہ نزد این مسجد اتارہست نزد حرہ از جہتہ قبلہ کہ میگویند اثر سم بغلہ آنحضرت ست و

در غربی اثر سم بغلہ اثر آرنج مبارک آن سرور ست کہ بر انجا تکیہ کردہ و بر سنگ دیگر آثار انگشتان است

کہ مردم بزیارت آنہا تبرک می جویند انتہی کہتے ہیں پہر شیخ عبدالحق محدث مدارج مین لکہتے

ہین اگر نرم کردہ حدید برای داؤد نرم کردہ شد سنگ سخت برائے آنحضرت انتہی کہتے ہیں

ابن جوزی کتاب وفا مقبول منکرین سے اور مین لکہتے ہین قال ابو نعیم الی قولہ لما دخل رسول اللہ الغار

ال رسول اللہ الی الجبل لیختفی شخصہ عنہم فلان اللہ الجبل حتی ادخل رسول اللہ واستروح الی حجر من جبل الاصم

فلان رحتی اثر فیہ بذراعہ وساعدہ وذلک مشہور یقصدہ الحاج ویزورہ وعادت صخرۃ

بیت المقدس کہیئۃ العجین فربط بہا دابتہ والناس یتمسحون بذلک الموضع التبرک الی

الیوم تنبیہ اس جگہ پہر ہم یاد دلا دیتے ہین کہ مصنف باخبر یاد کری اور دیکہے کہ مثل ہو اب النبیہ

کے اس کتاب کی نسبت بہی یہ تلبیس و افترا کو منکرین با درکام فرما گئی ہین نقل عبارت اوسکی ہمنے چودہوین

صفحے کے حاشیہ پر اسی لیے لکہدی ہے اور اس عبارت مصرحہ کتاب وفا ابن جوزی کو کہ اس بسط و تفصیل سے

معجزہ الانت سنگ کو بہ تحقیق روایت کرتا ہی اصل کتاب سے کوئی منصف تطبیق دے پہر روح منکر کو

اوس سے یاد کرنا چاہیے جسکے کہ ایسی ذی کردار بموجب آیات قرآنی اور احادیث حضرت رسول

کردگار مستحق ہوتے ہین سنا ہے کہ سیوطی حافظ عبداللہ دمشقی حنفی کتاب موارد الانوار میں لکہتے ہین

اگر کچہہ بہی پاس ذرا سی شعبہ ایمان کا منکر کو ہو تو عرق شرم مین ڈوب جانا چاہیے اور پہر کہیے لفظ انکار اس

معجزہ رسول کردگار کا زبان پر آدمی بر صاحب ایمان کو لازم ہی کہ غور سے اس حافظ مؤتمن حنفی کے

ارشاد واہدا کو بغور دیکہے وہ یہ ہی واما معجزۃ اثر قدم النبی صلعم علی الصخر فقد بلغت عند مسلم

التسہیر لعل المنکر لم ینظر الی کتب السیر فے احوال خیر البشر انتہی یعنے حافظ ممدوح فرماتے ہین کہ اوسکے

معجزہ اثر قدم نبی کا کہیتو پونچا ہے نزدیک سیر جاننے والوں کے تشہیر کو یعنے اوس شہرت سے جب تک

مگر نظر کی ہے میں نظر کی طرف کتب سیر کے جیسے حال خیر البشر کی انتہا تلبیسوین یہ صاحب فتح المتعال

لکھتے ہیں قد رایت بمصر المحروسۃ بتربۃ السلطان المرحوم ابی النصر قایتبائی المحمودی رحمہ اللہ حجرا فیہ اثر قدم

یقال انہ اثر القدم النبویۃ والناس یزورونہ ویقدرا والہ برکات ۔ اثر تلبیسوین محمد عبد العزیز

صاحب خلاصۃ الکلام لکھتے ہیں عن قاسم القرطبی ان معجزۃ اثر قدمیہ علی الصخرۃ معجزۃ باہرۃ قد اثبتہا المحققون

فی تصانیفہم من الثقات وما تکلم بعض الجہلۃ الاعور المتقاعل علی عدم اسنادہ فہو المعجزۃ من فرط

جہلہ وعدم ممارستہ بروایات المحدثین الماہرین للآیات والاحادیث والروایات انتہی اثر تلبیسوین

سعید بن منصور دلایل النبوۃ میں لکھتے ہیں بعینہا روایت اثار دین مرقوتہ القصد مردویہ صاحب

فتح المتعال ساتہ ہزار زیادتی کی بعد فاجاب بتمام اعادہ اسکا عبث ہے اسلیے صرف زیادتی لکھی جاتی ہے وہی ہذہ

وما قیل ان ظل جسدہ کان لا یری فی الشمس ولم یوثر قدمہ الشریفۃ فی الصخر فہو قول لا یقبلہ الفحول بالقبول

وان قبلہ الجہول اثر تلبیسوین شرف الدین ابو عبد اللہ فاضل قصیدہ ہمزیہ میں لکھتے ہیں ادلمتم التراب من

قدم لانت حیاء من مشیہا الصفوا یعنی یا ساتھ جو مٹی کے قدم آنحضرت سے نرم ہوگیا از

روئے شرم کے چلنے اوس قدم کے پتھر اور اسکی شرح منہج مکیہ میں شیخ ابن حجر مکی جو لکھتے ہیں منکر ہیں درکان

لگا کر سنیں یہ عبارت شیخ کی تنبہ بذلک علی انہ ینبغی لک ایہا الغافل ان تستحیی من محی لغتک بما جا

الیک لانک اذا علمت ان الحجر الاصم یستحیی منہ لا یبقی علی صلابتہ مع مشیہ علیہ فشق علیہ صلابۃ

فلان یسہل مشیہ علیہ فانت اولی بالاستحیاء منہ بان تبقی علی نحا لغتہ مع علمک بکلیل اوصافہ

ثم ہذا الذی ذکرہ الناظم وغیرہ ممن تکلم علی خصایصہ لکن ما سندہ وعبارۃ السیوطی فی خصایصہ

ومما اوردہ رزین ای صاحب الصحاح فی خصایصہ کان اذا وطی علی الصخرۃ اثر فیہا انتہی

یہ تنبیہ کرتا ہے صاحب قصیدہ ساتہ اسلیے اوپر ساتہ کے کہ تحقیق لایق تیری ہے ای غافل کہ یہ شرم وحیا کرے تو

انی مخالفت کرنیسے ساتہ اوسکے کہ آیا ہے طرف تیری اسلیے کہ حقیقت جان ابا تو نے کہ تحقیق پتھر سخت شرم وحیا

کرتا ہی آنحضرت صلعم سے نہین باقی رہتا اور سختی اینٹ کے ساتھ چلنی آنحضرت صلعم کے اور اوسکی پس نرم ہوا
ہوئے اور سختی اوسکی پس نرم ہوگیا تا کہ سہل ہو چلنا آنحضرت کو پس لائق تر ہی ساتھ شرم کرنیکی اوس سے
یعنے جب پتھر شرم کرتا ہی تو تو انسان ہے تجھہی یادہ شرم چاہئیے ساتھ اسکی کہ تیار ہی معاذ اللہ حضرت صلعم کی
مخالفت پر باوجود علم اینٹ کے ساتھ اوصاف جلیلہ آنحضرت صلعم کی پس یہ ہی مراد و مقصود معانی شعر جو ذکر کیا
ہی ناظم نی اور سوا اسکے اوس شخص سے کہ کلام کیا اور خصائص آنحضرت لی لیکن بلا سند اور عبارت
سیوطی رح کے بیچ خصائص اوسکی یہ ہی اور بعض انکے پتھر سے کہ لایا ہی رزین یعنی صاحب تجرید صحاح محدث
بیچ خصائص اسکی یہ تھی سو لہذا جب کبھی چلتی پتھر پر تو نشان ہو جاتا اوسمین یعنے بطریق معجزہ و خرق
عادت تعبیہ واضح ہو کہ تمام اس کلام شارح قصیدہ کو بالا طاق نسیان رکھکر منکر ہے باوجود اسکے ایک کلمہ
بلا سند کو پکڑ کر بارہوین تیرہوین صفحہ مین اپنی رسالہ منکرہ کی فرماتی ہین کہ شاعران مداحین اگرچہ لیکن
معجزہ در نظم و نثر خود آوردہ اند مگر بحجر و حجر بلا دلیل ایشان صلاحیت اعتبار ندارد و عجب طرز بیگانگی
ساز کردہ مطلب خود را از شرح قصیدہ ہمزیہ نگاشتہ و مخالف مدعا خود را پس پشت گذاشتہ رقم انتہی تمود و عبارت
تا بعد آنرا در حیطہ تحریر نیاوردہ پس عبارت ما بعد ش این است ثم ہذا الذی ذکرہ الناظم وغیرہ ممن تکلم علی
الخصائص لکن بلا سند الی آخرہا فی شرح القصیدۃ الہمزیۃ اور بعد اسکی لفظ سند پر ایک کلام طویل
نقل عبارت حاشیہ شرح التجرید وغیرہ خواہ مخواہ عوام کی بہکانیکو لائے اور اپنی وہم نسبت مین اور بڑی سند لگا کر کچھ
بیان تک کہ کمال زور و شور سے لکھتی ہین کہ معنی بلا سند خواہ باعتبار لغت یا اصطلاح اہل حدیث ہر دو
طریق قاطع بیخ اثبات قدم شبہت است الخ اور دیانت واریہ کچھ ہی کہ الی آخرہا فی القصیدہ کو کہ خاص
مستندہ کو خود ہضم کر گئی کہ نقل عبارت مرقوم ما بعد شارح سے جو ہمنی لکھی ہو پیدا ہی سو یہ تمام باتین منو
ہوا منکر کا بوجوہات عدیدہ مخدوش و مردود ہی اول تو کمال ظہور دیانت ہی منکر کی کہ رد آیت سیوطی رح
محتوی مسند رزین ہی جیسا صحاح ستہ جنکو پیشوائے ائمہ حدیث کہ مستحکام و اعتماد جنکی سند کا صاحب مشکوۃ وغیرہ

سے قریب ظاہر ہوتا ہے قول شارح میں سے ترخیم کر کے نقل کریں اور تقریحات صاحب مواہب
وغیرہ محدثین اہل سیر خبر صد سیما تصدیق حضرت صدیق اکبرؓ تک کو پس پشت رکہکر دعوے معجزہ
مرقومہ کو بلا دلیل غیر صالح الاعتبار لکہیں فاعتبروا یا اولی الابصار دوسرے نسبت دینی نیرنگ بازیگی
مومنین مثبتین معجزہ مخبر صادق کو خود شعبدہ بازے ہی منکر کی کچہہ عجب نہیں ہے یہ عین مظہر اسوہ جانبین کو
یقینی ملکو باحباب سر در کائنات صلعم اور منکرکو با منکرین معجزات کہ وہ معاذ اللہ حضرت صلعم کو ساحر تعبیر کرتے
تہے کمالات شہد بہ کتاب اللہ العزیز المنان الحمد للہ علی احسانہ قد جعل لنا فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ
یا یہ کہا جاوے کہ اب کچہہ لکہنا منکر کا مظہر ہے مصداق المرء یقیس علی نفسہ کا یاد رہے کہ ترک عبارت مرقومہ
حسب عوم منکر اصلا مفید مطلوب مثبت نہیں ہے بلکہ عبارات مذکورہ زیادہ تر مثبت مدعای مثبت ہے کما
سیظہر التقریب علی الفطن اللبیب لیکن چونکہ مثبت کو صرف خدمت گذار منکر زبانی شارح قصیدہ ظاہر کرنی تہی اسلئے صرف
اوتنی ہی عبارت ضرور بیان کردی ہوئے مگر ناظران بابصیرہ پر ہویدا ہے کہ منکر بہادر ایک ٹکڑا قول شارح
سے ذکر کیا اور دوسرا ٹکڑا جسمیں کہ سند معتمد ہے پس پشت کیا اور اصلا مضمون لا تلبسوا الحق بالباطل
وتکتموا الحق وانتم تعلمون سے اندیشہ نکیا بیٹہے صرف اس کلام شارح کو جسمیں کلمہ لکن بلا سند ہے جسے
دیکہکر آپ مبہوت ہوئے ہیں سند انکار اور مفید منع زعم کرنا صاف اقرار ہے خیانت کا رکی یا اظہار
عدم بلوغ مقصود مرام کلام شارح کا اور سرا سر عدم ممارست ہے اطلاقات و معاریض کلام جہابذۂ
علما حدیث و مصطلحات محدثین سے ظاہر کرتی ہے اور محض سوا ہونا ہے محفل علما میں بلکہ اس عبارت منقولہ مرقومہ
میں بہی یہہ خیانت کاریسے باز نہیں آئے کما ہو ظاہر علی ناظری عبارۃ المنقولۃ و منقولتنا المرقومۃ من
النسخ الصحیحۃ بالجملہ یہہ کیف خود مقولہ شارح بہر دو طریق قاطع بیخ انکار منکر ہے مرجسبقدر ہم
اس کو بوجوہات کثیرہ بسط و تفصیل سے ظاہر کرتے لیکن بہ مجبالہ مقصود الاختصار ہے اسلئے صرف
چند وجہ مختصر سے لکہدیتے ہیں منصف غیر متعسف تعمق نظر سے اگر دیکہے تو واضح ہے کہ منکر نے محض دعوے کیا

بھی بلا سند ہی اور سمجھا نہیں کہ مقصود و مرام شارح کیا ہی اور سبب اسکا ظرف عدم غور و ممارست
در قواعد ہی یا دہی اثر استعجال حکم اگر منکر ذرہ بھی فہم رسا کو کام فرماتا تو بیشک اس معجزہ کو تصریح شارح
مستند جانتا اور ایمان لاتا اول وجہ توہم موجب ہی کی عبارت محولہ مرقومہ کی مطابق راہ مصطلح جماعۂ
علمای محدثین لکھتی ہیں ماہرین علم کلام و اہل بلاغت و معانی اسکی نکات و باریکیوں کو یاد ہیں مختصر کہ
کلام شارح ہی کا شمس فی وسط السماء ظاہر ہی کہ معجزہ مستند ہی کیونکہ وہ ذکر ناظم و بعض اخبار کو بلا سند
لکھتا ہی نہ اصل معجزہ کو اور مویدہ اسکی ہی عبارت ماقبل و مابعد کما ستقف فی الوجہ الثانی منکر جیو تو
کمال غور حدیث دانی اور حدیث فہمی کا بڑی لن ترانی سی کہتی ہیں اعجب العجاب ہی کہ فقط کلمہ بلا سند
ایسی ہو کہیں آگئی کہ انکار معجزہ کرنی لگی اگر کلمہ غیر ثابت زبان شارح سی نکلتا تو خدا جانے حضرت اعجازی ہی
منکر ہوجاتے کہ مذاق انکا کلام کا بطرز مصطلح محدثین پر ہویدا ہوگا یعنی بالفرض اگر لکن غیر ثابت بھی
کوئی محقق لکھتا جب بھی مہرۂ حدیث و کلام اہل حدیث نقی کو کام نہیں فرما سکتی منکر جیو نے طریقۂ جمع
بین الروایتین الصحیحتین المتضادتین شاید دیکھا بھی نہو گا ویسی مقام میں تو نہیں معلوم کیا کیا نسبت
صد بعتین و صلی کو دیتی ہونگی بالجملہ حرف لکن بلا سند تو الگ فقط اگر غیر ثابت بھی خاص نسبت بحدیث ذوا
معجزہ مرقومہ ہو ثابت ہی انکار منکر مردود تھا اگر فقط مقدمہ اور خاتمہ شرح سفر السعادہ کو منکر جیو
دیکھتے اور سمجھتے تو ایسی دھوکہ نہ کھاتے ہم حرز اللطیفہ صرف نظر بر ہدایت ہشیو ایسی عبارت مقام حاجت
خاتمہ کی نقل کرتی ہیں بدانکہ شیخ مصنف سامحہ اللہ تعالی وتقدس درین خاتمہ بسیار توغل نمودہ و مبالغہ
نمودہ است و در مقام انتقاد آمدہ و تقلید بعضی ازین قوم کہ متوغل اند درین باب کردہ بر جملۂ احادیث
جرح و طعن نمودہ است بر بعض حکم بعدم صحت کردہ و بر بعض بعدم ثبوت و بر بعض حکم بوضع و افترا نمودہ و
بر بعض خط رد و بطلان کشیدہ در حال آنکہ دران میان احادیث است کہ در کتب معتبرہ مذکور است
و نزد گروہی علما درین ازفقہا و محدثین مقبول و ائمہ نقد تمسک و احتجاج بدان نمودہ اند مثلا بعد این باب

عبارت خاتمہ شرح سفر السعادہ

[illegible]

باب طالب را در وادی حیرت و وحشت اندازد واما حکم بعدم صحت بحسب اصطلاح محدثین چندان عزابت
ندارد چه صحت حدیث چنانچه در مقدمه معلوم شد درجه اعلا است و دایره آن تنگ نه جمیع احادیث که در کتب
مذکور است حتی در این شش کتاب که آنرا صحاح سته گویند همه باصطلاح ایشان صحیح است بلکه تسمیه آنها بصحاح
باعتبار تغلیب است و نیز معلوم شد که حدیث صحیح است و حسن و ضعیف و هر یکی از صحیح و حسن لذاته
و لغیره و تعریف هر یکی ازین اقسام سابقا معلوم شده احتیاج باعاده و تکرار آن نیست اکنون که شیخ مصنف
نفی صحت از حدیثها میکند و میگوید که این حدیث صحیح نیست یا نفی درجه اول میکند که صحیح لذاته
است یا احتمال آنکه بمذهب تضییق و تشدید که در شرط صحیح کرده اند رفته باشد موافق آنچه از بعض مردم
درین باب نقل کردیم و قول وی که گفته بصحت نرسیده نفی صحیح لغیره بود یعنی در حد ذات صحیح نه و
بکثرت طرق و تعدد روایات نیز بدرجه صحت نرسیده پس نفی هر دو قسم صحیح نموده باشد یا این
هر دو عبارت که صحیح نشده و بصحت نرسیده بیک معنی بود و بر تقدیر هر دو صحت چندان موجب حیرت
و وحشت نبود اما آنکه می گوید ثابت نشده و به ثبوت نرسیده ظاهر نفی درجه دوم است که حسن است لذاته
و لغیره و نفی مرتبه ضعیف نیز احتمال دارد و بر جمیع تقادیر تواند که مراد وی نفی لفظ حدیث بود یعنی ورود
حدیث باین لفظ مخصوص صحیح نشده و به ثبوت نرسیده بلکه آنچه به ثبوت رسیده لفظ دیگر است بمضمون
آن پس اقوال محدثین درین باب بسیار رد و بدل و باندک تغیری که در لفظ رو داد حدیث دیگر خوانند الی آخر ما
اوردنا تحقیق ممدوح بهتر فاصله نکتنا هی همچنانکه در مسایل فقهیه اختلافات است که یکی بوجوب رفته
و دیگری بحرمت و یکی بسنت رفته دیگری مکروه پنداشته باجتهادی که کرده و دلیلی که او را دست داده درین
باب نیز مثل این اختلافات راه دارد و بوقوع می آید شخصی یا جماعه حدیثی را تضعیف نموده یا نسبت
بوضع کرده اند قومی دیگر آنرا بتصحیح رسانیده و اثبات نموده این معنی بر متتبع و متفحص فن حدیث روشن است
نیز باید دانست که از ارباب انتقاد احادیث جماعه اند که درین باب غلو و افراط دارند و بر تعصب

[illegible]

اور جسکو زیادہ کیفیت زیادہ مقصود ہو تو تمام مقدمہ اور خاتمہ دیکھے پہر ان مضامین کو منقوش خاطر کر کے حکم
کرے کہ قدوۃ المحققین و المحدثین شیخ مجد الدین فیروزآبادی نے اسی خاتمہ مین لکھا ہے کہ در باب انکار الاجماع حجۃ حدیثے
صحیح نشدہ اور یہہ بھی لکھا ہے کہ در باب العباس حجۃ چیزے ثابت نشدہ اور یہہ لکھا ہے در باب صلوۃ خلف
کل بر و فاجر حدیثے صحیح نشدہ اور علاوہ انکی ملاحظہ خاتمہ مرقومہ سے ناظرین کو ظاہر ہوگا کہ اسی قسم سے
بہتری وہ وہ حدیثین ہین جو بعض صحاح ستہ و غیر ذلک خاصۃ صحیحین کے ہین جنکو منصوص و اجماعی
اور معمول باستناد اور باہمہ قدوۃ المحققین مطلقا لکہتا ہے لذا یہی ناطق ہوتے ہین اور باہرین
کے مسائل مهمه و مبنیہ پر خیال حجت اجماع قائم کی ہین تسوتک کی ان ہی کو بتعبیر عقل و استنباط و غیرہا
منصوص قطعیہ کہا و سنت ثابت و معصوم اور قطعیت صلوۃ خلف کل بر و فاجر من حیث الاجماع خیالی مستلزم
ظاہر کہا انکی المحقق الدہلوی علمای سنت و جماعت نزد اجماع کردہ کتب عقاید آنرا ذکر کردہ و آنرا از علامات
سنت و جماعت دانستہ اند بخلاف آن فرقہ کہ عصمت امام شرط کنند و باجماع اثبات قطعی شدہ و تحقیق
و ما سوی آن حجیت حدیث ظنی است و حجیت اجماع قطعی انتہی اور زیادہ تفصیل نسبت ایک کی
بحث کل احد واحد شاہ صاحب نے لکھی ہے کہ تفصیل ہر ایک کی موجب تطویل ہے اور مشتاق تمام عبارات خاتمہ مرقومہ
السعدیہ مرشد طالب اور منکر کی تحویل حکمت تو حاصل ملزم اس طول الکلام کا مختصر یہ ہی کہ جیسے مصرحہ محقق دہلوی
ہما بنسبت اطلاق صحیح شدہ و نسبت بر سندہ و ثابت نشدہ با ایمہ مرتبہ مرتبی و مقبول علماے حدیث
و دونی النام ہی اسطرح اگر اطلاق کلمہ غیر ثابت ہی کلام محقق ابن حجر ستاسے مقصد بیمن ہوتا تو بہی
علمائے حدیث اور مہرہ معاریض کلام محدثین مرتبی او مقبول کہی جاتے کہتا کلی لاسند ہونے کی نسبت
بذکر تعلق کہا ہی کہ عدم تذکر مستلزم عدم وجود سند حقیقی نہین فانہ لا یلزم من عدم علمک الشی عدمہ
فی الحقیقۃ او علمک بعدمہ ولا یلزم من عدم ثبوت شی عندک عدم ثبوتہ فی الحقیقۃ فافہم و تدبر ثم اعلم
ان ہذا الذی ذکرنا وعلی طریقہ بیانہ المحدث منکر حدیث ابہ ہو تو حاضر ناظرین جانتے تو

یہ جو انکی شرم بہی اصلا نہین ہیہات ہیہات حس و ادراک ایسا سلب ہوگیا کہ اسقدر ہی منہ پر انکار ایسے ہین صدق رسول اللہ حب الشئ یعمی الحدیث محبت انکا معجزہ اثر قدم اور ہوائے نفس نے ایسا اندہا کر دیا کہ نہ لیا دیکہیں نہ خندق ایسی کلمات منہ سے نکالتی ہین کہ انکے بادن جاہ ہلاکت مین پڑین اور دایرہ نقص و اعتراض مخالفین دین نبوی و مجادلین سنت و جماعت کا کتب احادیث و اہل احادیث پر وسیع ہو نہین معلوم منکر ہمارا کا مافی الضمیر کیا ہی اور مذہب کونسا اختراع کرنا چاہتی ہین جو بہانہ انکار صرف ایک معجزہ اثر قدم کے اصل اصول اور جماعت اہل حق کو پردہ مین مٹانا اور توڑنا چاہتی ہین افسوس صد افسوس عجبت مصداق یخادعون اللہ والذین امنوا وما یخدعون الا انفسہم وما یشعرون ہوئے فارق جماعت کی لئے دیکہین کیا حکم ہی کتاب و سنت سے **وجہ دوسری** ہم بطریقہ فہم عام خواص و عوام اولی الافہام تحریر و تقریر صاف و شفاف سے ہویدا و صفار و کبار کر دیتی ہین تاکہ حقیقت حدیث فہمی منکر ہمارا سب پر ظاہر ہو جاوے منکر صاحب سنین اور منقوش خاطر رکہین اگر وہ غور سی کلام شارح کو سنتے تو خاص اس کلمہ بلا سند کہنی سی بہی نظر بر عبارت مستندہ مابعد جسکو کہ منکر مضم کر گئی ہین ثبوت معجزہ بسند معتمد متحقق ہی کیونکہ شرح ماتیہ عامل خوان تک بہی جانسکتا ہی کہ من تبعیض کے واسطی ہی اور لکن حرف استثنا اور واسطی رفع توہم ناشی ماقبل کے تو معانی قول شارح صاف یہ ظاہر ہین کہ ناظم اور سوا اسکی بعض متکلم علی المختصر نی یہ ذکر کیا ہی بلا سند ہی اور سیوطی رح نے سند رزین رح لکہے ہین جس سے صاف معنے منکرہ مزعومہ منکر مردود ہو معتبر ہین کیونکہ پہلی اس سے نصیحت منکر خود شارح کے کلام مثنی صاف مصرحہ صدر ظاہر و باہر کما اشیر الیہا اور پہر خود شارح رزین رح کو نشان دیتہ صاحب صحاح تفسیر سے کرتی ہین کہ یہ صاف اشارہ ہی اظہار سند کا اسلئی کہ حال رزین صاحب صحاح کا سب اہل حدیث پر کالشمس فی وسط النہار روشن و آشکار ہی کہ اونہون نے اپنی کتاب مین جو حدیث لکہی ہی باسناد صحیحہ لکہی ہی اور نام اونکا مثل آفتاب و ماہتاب اسی لقب سے روشن ہی حتی کہ اتنی ذی اعتبار و باوقار مین ائمہ حدیث مین کہ صاحب مشکواۃ تک مثل صحیحین وغیرہما انکی کتاب سے بہے صرف انکی اعتماد تحریر پر بغیر بیان سند کے انکی حدیث مرویہ نقل کرتی ہین چنانچہ

بتسمول الصاحب بخاری وغیرہ مسلم الکلام تمامی ہی زیج کر احتر و عوریث لکھتی ہیں الی اور انسبت الی حدیث

الیہم کانی مستندت الی النبی لانہم قد فرغوا منہ و اغنوا عنہ یعنی تحقیق حیثیت نسبت کی حدیث کے طرف

ان ائمہ حدیث کی تو گویا معنی اسناد کی طرف نبی کی اسکی تحقیق فارغ ہو گئی وہ لوگ اس سے اور بے پروا کر دیا

انہوں نے ہمکو اس سے الخ اسی جا سے ہے کہ تعلیقات بہی صحیحین کے مقبول معتمد ہوتے ہیں چنانچہ تعلیقات

ابی عبد اللہ محمد بن اسمعیل بخاری کے بالاتفاق محکوم بہا لاعتقاد والاعتماد ہیں اور بعض مرعوم المنکر معلوم

جسنی منکر رسالہ تمام عمر حاشیہ شرح بخاری دیکھا سکے پہر بہی تو ڈہونڈہی نہ پاویں گے تو حقیقۃً سند و اسناد شرف

طرف رزین کے یا بخاری و مسلم کی مثلاً ایسی ہی جیسی معنعن کرکی الی اصل قائلہ پہونچا دیا یعنی تا بہ رسول خدا اور

صدیق اکبر پہونچایا اور مصداق اخبار عن طریق المتن اور رفع الحدیث الی قائلہ موجود و متحقق کر دیا کیونکہ

مثلاً اگر کوئی شخص حدیث نقل کرتا ہی تعلیقات بخاری وغیرہ سے تو گویا کہتا ہے ابو عبد اللہ بخاری سند اپنی معتمد اور

اسیطرح رزین صاحب صحاح جو سیوطی نی نقل کی تو گویا کہا رزین صاحب الصحاح سے سند اپنی معتمد یا گویا یوں کہا کہ

رزین پر مدار الکلیہ ہے ہم اُسی سے نقل کرتے ہیں پہر ایسی مقام مستند مین ذکر بلا سند ناظم وغیرہ پر بحوالہ شرح بخاری وغیرہا

گرفت کرنی یہ انکار منکر مرعومہ کے سند کرنی عبث تضییع اوقات ہی اور تقریر رسول مقبول میں داخل ہو گیا

تہا الخ مرعوم لکہا ہوا نہیں مثلاً کسی قسم کا المختصر کہ معتمد و شارح نے ناظم اور بعض متکلم نے بلا ذکر سند

ذکر کیا نہ یہ حقیقۃً بلا سند ہی تا کہ ستوی کی لسند رزین صاحب صحاح ممدوح تعمد ذکر کیا سو ابن منکر رسالہ و تلمیذ

قدرت الہی اور اثر معجزہ رسالت پناہی ہے واللہ اعلم کذا فی حاشیۃ وکذا فی الخلاصہ اور قول منکر کہ پہر دو طریق

ناظم پہر مثبتین الی آخرہ تہا کہ تیر بازگشت ہو گیا ہم اصل عبارت منکر امرہ جگہ حاشیہ پر نقل کر دیتی ہیں کہ اہل

بصیرت بعد ملاحظہ و تطبیق حظ تام اوٹھا سکتے ہیں علاوہ اسکی ہم ایک تقریر سیدہی منکر کی فہم اسکی کر دیتی

ہیں ہر شخص غور کرسکتا ہی کہ تمام کتب فقہ مثل ہدایا اور شرح صدر و کنز و مختصر وغیرہا شرح مسوداد و فتاوی

پہرے ہیں صدہا احادیث و روایات سے کہ حسب طریقہ مدعوہ منکر اسناد ہرگز اون میں نہیں لیکن کوئی عالم

عالم اونکا انکار نہین کرسکتا کیونکہ اصل منشا اسکا دہی ہی یعنی استناد بطرف ائمہ حدیث وثقۃ الذین فوجدوا

سنۃ واخذوا عنہ منکر بہادر کیا کہین کے ماتیہ المسائل السجادیہ مین بہتیری جگہ صرف نام کتاب سند مین ہے کما قال

المسائل عن الدر الصحیح من مذہب اہل السنۃ دہتا الیہا علاوہ اسکی اصحیت بخاری بعد کتاب اللہ کی سند منکر بہادر

کو بہم پونہچانی ضرور ہوگی وقس علے ہذا خصوصیت صحاح ستہ کے وقس علے ہذا انحصار تقلید مذاہب ائمہ اربعہ کے تعلیقات

بخاری شریف مین بہتیری جگہ صرف روی عن النبی یا وہ بھی فرما دین سند بطریقہ مدعوہ کیا نسلی ہو بین جو شمیہ مراتب فضائل

وفضایل آنحضرت صلعم کتب احادیث وسیر سے انتہا تعداد تک پائین گے اور ہزار دو ہزار اسطرح اسانید محققین ائمہ حدیث مہی دو قرون

منکر صاحب سبکا انکار ایک ہی دفعہ کیون نہین کر دیتی اور تعلیقات بخاری وغیرہ احادیث صحیحہ پر ایک ہی دفعہ قلم رد کیون نہین کہینچ دیتے

اور مذاہب ائمہ اربعہ کی لئی ایک ہی دفعہ باشاد ہم رجال وتحقیق رجال کیون نہین احمال کامل مین حکم نسخ جاری فرما دیتی ان

اقوال وافعال سے تو بقول فارسی معلوم شود کہ مطلب سعد دیگر ہست خیر منکر کو اس سیاہ سے جتنے ضرور یا اجماع ہوتا

کا انکار کرنا ہو کرلین مبارک ہو یاد رکہین منکر جو مستفیضان مدینۃ العلم مقران فضل ومعجزہ مدینۃ العلم سیدنا

دلین جعل اللہ للکافرین علی المومنین سبیلا منکر فضل ومعجزہ کبہی حجت مین غالب نہین آسکیگا فتاملوا یا اولی

فہام وتفکروا فی المرام افسوس ہی کہ منکر کو سلف صالح کی طریقہ وروش اور رنگ ڈہنگ نیک چلن اصلا نظر

نہین آتی ہم مالہ من معتیم المنہ بمن خیر المرسلین کے منکر ہمین کہتی ہی کہین ہمین طریقہ ہدایت دعا دیگر نہین ہم حسن خاتمہ کی

لیکن ابہی جاکی یہ کلام صاحب مشکوۃ ہی مستفید ومستفید ہو حسن ظن بایں شیوخ وائمہ حدیث انسی رکہی ان بزرگون کی نسبت

اور گستاخی کا یہی انجام ہوتا ہی جس بلا مین منکر مبتلا ہو دیکہیئی اصل صاحب مشکوۃ کہ باوجود جاعیہ تفرد لی ہی و

لعلی ما اطلعت الی قولہ ہو بنسبۃ القصور الی لا الی جناب الشیخ بیہر علی الخصوص جبکہ اتنی شیوخ مسلمہ ائمہ حدیث مصر

گذشتہ وپیوستہ معجزہ کو روایت کرین جنمین بعض صاحب صحاح کہ نسبۃ الحدیث الیہم لا الاسناد الی النبی مشکوۃ مین

مصرح اور بہر دربارہ فضیلت رسول افضل الرسل کہ ان جہا جاتا ضعف سند میں بہی تسامح لازم ہی قال الشیخ الشیبۃ ابن احمد

المتولی الشافعی ان الفضایل ونحوہا یتسامح فیہ دون العقاید والاحکام فلا مسامحۃ فیہا کذا فی فتح المتعال قال الامام

احمد و غیره من الائمة اذا روینا فی الحلال والحرام والسنن والاحکام تشددنا فی الاسانید واذا روینا فی الفضائل
ونحوها تسہلنا فی الاسانید انتہی ملخصاً کذا فی کتاب الخطیب فی الکفایة سو یہاں تو ضعف سند بھی نہیں جسکی زد میں
صحاح ذی سند یاد رہے کہ انکار روایات زرین جو ما نقل من المشکوة فی الحقیقة مستلزم انکار و سوء ادب جناب رسول
مقبول ہی انواع (؟) کہ گستاخ اور بے ادب اور بے نصیب اس سے جاہل ہونگے اور عوام بیچارے جدا
مین پڑ رہے اور خود منکر صاحب مصداق ضلوا واضلوا کو پہنچ گئے تنبیہ یاد رہے کہ وجہ منکر جیو عوام کی بہکانیکو ایک عبارت
طویلہ بنام بیاد رکھو بھی مولنا شاہ عبد العزیز صاحب کی نقل کرکے کہ کتب الضعفا لابن حبان و تصانیف حاکم و کتاب
الضعفا للعقیلی و کتاب الکامل لابن عدی و تصانیف ابن مردویہ و خطیب و ابن شاہین و تفسیر ابن جریر و فردوس دیلمی
بلکہ سائر تصانیف دیلمی و تصانیف ابی نعیم و ابن عساکر و جوزقانی و ابو الشیخ و ابن نجار صفحہ ۱۲ مین جو اس عبارت کو کلام
فرما کی لکہی کیش یہ تصانیف شیخ جلال الدین سیوطی در رسایل و نوادر مسایل از ہمین کتب غیر معتبر است اور یہ کہ
فرما گئی ہین کہ دعوی کرسند تس بصفت علما فن حدیث ثابت نشود محل اعتماد نزد اہل علم نخواہد بود تمام
باندہ منکر کا سند زرین صاحب صحاح ممدوح رحمہ اللہ سے تعصد رضا متواہو گیا اور تحریر و بنیاد دستم منکر منقطع ہو
کیونکہ عقیل و فہیم تمہو اشیر الکہا آدمی بھی جان سکتا ہے کہ رسائل و نوادر مسایل جلال الدین سیوطی مستند کتب
متہمہ المنکر مین ہے روایت معجزہ ہذا منقول نہین بلکہ کتاب خصایص صغری اور کتاب معتمد جلیل مین جلال الدین
سیوطی کے ہین نہ خاص انہین علما کے لئے کتاب سیوطی جسکی شروع مین تحریر باسناد صحاح موجود اور سند بھی زرین
صاحب صحاح کی کتب متہمہ تعصد کے اور سند ابن سبع و نیشاپوری وغیرہم اور روایت حضرت صدیق اکبر مع حضرت علاوہ
نور علی نور ہے منکر جیو بادگیں کہ ایسی ... ابن سبع نیشاپوری وغیرہ کے تکذیب کرینگے اور حدیث مروی حضرت
صدیق اکبر موجود کتاب الحجاز حضرت محمد رادی وغیرہ مرقومات صدر پر بہی کچھ سعد دوارا بعد ملی مین بہی
نہین مین ایمان لاوینگے اور صدق دل سے تصدیق کرینگے تو کمال بمقام ویل و افسوس ہے بیشک مصداق
مضمون ویل یومئذ للمکذبین فبای حدیث بعده یومنون کے ہوینگے اعاذنا اللہ و جمیع المؤمنین منکر جیو

[illegible]

بہول گئی اگر صحاح رزین کو بہی کتب معدودہ مین لکہدیتی تو گو کہ ہمراہ اور معدودین کے رزین و صاحب مشکوۃ

کی رو جو نسے بہی شر مسار ہوتے لیکن اپنی دلمین تو خوش ہو لیتے ہر چند مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہ جا بجا اپنے

تصنیفات مین انہین کتب معدودہ متہمہ کی سند خود لاتے ہین اور اور محققین ائمہ حدیث ہزارون جگہ انکی احادیث مرویہ لکہتی

ہین مثل صاحب صواعق محرقہ ابن حجر مکی وغیرہ کما ھو غیر خفی علی الناظر لیکن ہم سیاق نسبت حاکم رح شیخ کمال الدین

ابن ہمام اور امام نووی شارح مسلم اور محقق دہلوی وغیرہم محققین جو جو توثیق اور تخریج احادیث مرویہ مستدرک

کی کہ بیشتر علی شرط البخاری بین لکہتی ہین ماہرین فن حدیث پر روشن و آشکار ہی جو شخص کچہ بہی نظر ان

صاحب النظر ذکی کتب پر بلکہ صرف مقدمہ شرح سفر السعادۃ پر محقق دہلوی کے بہی رکہتا ہی تو جانیگا کہ عدم

توثیق مستدرک حاکم وغیرہ کتب معدودہ منکر مستدرک ہی اور ہم تصریح اسکی بسیط و تفصیل نقول عبارات

محققین مرقومہ مین یہان لکہدیتی لکن چونکہ یہان ثبوت معجزہ مرقومہ باعجاز صاحب معجزہ بتقاضی الحق ابلج والباطل

لجلج والحق یعلو ولا یعلی رزین صاحب صحاح وغیرہ محققین کے سند سے ثابت و متحقق ہی سو اس مقام مین اب

گفتگو اوس باب مین مستدرک محض در طول کلام ہی اسلئے اوس سطر سے طی کشح مناسب تصور ہے لیکن ہم منکر

جیو کو مہربانی نصیحت کئی دیتی ہین کہ اس قسم کی باتین آگا پیچہا دیکہکر منہ نفین ہاتہہ پاؤن بچا کر

مونہہ سے نکالین در خانہ اگر کس ست یک حرف بس است فافہم وتدبر الحق من یہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن

یضلل فلا ہادی لہ ۳۲ بتیسوین پہر صاحب فتح المتعال نی بطریق سوال وجواب کے لکہا ہی صورت

سوال کیا فی المدایح النبویۃ انہ صلعم لان لہ الصخر واثرت قدمہ الخ صورت جواب کہ قال الحافظ السیوطی

فی الخصایص ومما اورده رزین صاحب الصحاح فی خصائصہ فقال ولان لہ ~~الاانۃ الحدید~~ لداود فلان لانۃ

الحدید معروفۃ بانضا وقد لان الحجارۃ لمحمد ولا یعرف لین الحجارۃ مبادرۃ لا لغیرہ وہذا الطف واعجب من لانۃ

کان اذا مشی علی الصخر لانت تحت اقدامہ اذا مشی علی الرمل لا یؤثر فیہ حرفا للعادۃ فی الحجارۃ ۳۳ تینتیسوین

صاحب فتح المتعال مرقوم اپنی کتاب میں ابتدائی لکہتے ہین ونحن نذکر ما نقل عن کل نبی من المعجزات وما ثبت لنبینا

من الخصائص والفوائد از بهر زیارات و مرات بروایات متعدد و در ین صاحب صحاح اور ابن سعد و

بیہقی وغیرہ ہم معصر و مستند راوی ہیں وہ انکی لکھی ہیں کہ تفصیل موجب تطویل ہے جو بیسوین محقق کامل محمد

بن محمد شیخ محمد البکری الحنفی تلمیذ امام ابو محمد جلال الدین القانی التجاری کتاب فی الانباء بین لکھتے ہیں تعبیر دو شیشم

آن بود کہ ہر سنگ کہ رسول قدم مبارک خود بران نہاد آن سنگ در زیر قدم خود شان نرم شد چنانکہ صدیق

روایت میکند کہ در شب غار نشان قدم مبارک رسول در سنگ دیدم کہ ظاہر شدہ بود چنانکہ کسی روی گل رود

گفتم یا رسول کاو آن نشان قدم تو بر خواہند دید بر ظفر خواہند یافت فرمودی یا ابابکر برو آنرا محو کن من قدم آنرا دور کردم

قدم از سنگ رفت بعزت حق تعالی یتیسوین کتاب مذکور مین ہی چہاردہم آن بود کہ جہود نزدیک رسول قدم آمد

و سنگ در دست داشت گفت یا محمد این سنگ ہست از سنگ پی دو رسول آنرا بدست گرفت در دو دی مجوم

شد یہود این معجزہ دیدہ در حال مسلمان شدند انتہا اور رد ستیسوین ہے ملا ابن الجوزی میں ہے ومن ایاته البینات

ومعجزات الباہرات انشقاق القمر وکلام الحجر وحنین الجذع وسلام الغزالة وکان اذا مشی لا یری ظله

ولا یو ثر فی الرمل نعله ولان الصخر تحت اقدامہ ستیسوین انسان العیون میں ہے برہان الدین محدث

لکھتے ہیں وذکر جلال الدین السیوطی انه لم یقف لہذلک ای لتاثیر قدمیہ علی اصل ولا سند ولا رأی من

خرج فی کتب الحدیث فقال مشی ذلک فیما اشتہر علی السنة ان مرفقہ اشتہر لما لصقت بالحجر عاصت

فی الحجر فاثر فیہ ویسمی ذلک المحل بمکة بزقاق المرفق ومن العجب ان الجلال السیوطی مع قوله المذکور قال حجبا

الصخر ولا وطی فی صخر الا واثر فیہ ہذا کلامہ ولعل ظہر لہ صحة ذلک بعد انکارہ تنبیہ اور ہو جو منکر کو

ہوا سوطا ہر اقوال صاحب سیرة شامی ہی چنانچہ آپ رد صاحب سیرة شامی کو متاخر اور بڑا معتبر کہکے لکھتی ہین

حواب سیرة شامی کا دعا ضروری ہے جواب اسکا یہ ہے کہ کثیر من المداح ان النبی کان اذا مشی علی الصخر غاصت قدماہ فیہ

ذکرہا فی آخر الکتاب علم ارمن ذکر ذلک الخ توجیہات عملیہ مخدوش مردود ہیں اول تو حقیقت تاریخ دانی
مخدوم ظاہر و باہر ہے کہ صاحب فتح المتعال محقق ذی کمال اور علی بن برہان الدین محدث بہتیرے محقق و محدث جو کہ متاخر
صاحب سیرت شامی ہیں تو متأخرین لکھتے ہیں کہ جا بجا ذکر و ظہر مرۃ بعد مرۃ بقول اہل ہند آپکو خبر نہیں بنت علی الخصوص
علی بن برہان الدین جو لکھتے ہیں الخ ۳۴ ردیت میں ظاہر ہوا اور صاحب فتح المتعال جو خدمت گذاری صاحب سیرت شامی
کرتے ہیں تعجب ہے کہ منکر جیسے باایں ہمہ دعوے کثرت خوانی و ہنر دانی اور اسکی سیرت دیکھنے کے سوا آسکی سیر ہم دنہیں دکھلا دیتے ہیں دیکھیں
صاحب فتح المتعال کے عبارت بعینہا یہ ہے ومن العجب ان الحافظ الشامی لم یقف علی ما ذکرہ ابن سبع والنیشابوری
وغیرہما من تاثیر قدمہ الشریفۃ فی الصخرۃ الی آخر ما قال دوسرے خود کلام منکر میں تعارض و تناقض ہے اہل انصاف
دیکھیں کہ خود تو صاحب مواہب اور ابن جوزی کو اول معتبر لکھا جنکے تقریر سے ثبوت موجود واضح ہے کا نقل و ظہر اور امام
سیرت شامی کو معتبر بتلاتے ہیں کہ سیوطی ترجمہ میں یہاں جلال الدین سیوطی کو حاشیہ جامع روایات و آثار میں انکا بتلاتے ہیں
اور حین اثبات معجزہ مایہ تصانیف اسکی کتب نامعتبر و بیکار فرماتے ہیں کما اشرنا الیہ تفاوت ہے اگر قول متاخر حسب دعوے منکر
قابل اعتماد ہوتا تو علی بن برہان الدین اور صاحب فتح المتعال وغیرہم محققین مسلمہ کہ فی تحقیق ہیں صاحب سیرت شامی کے اور
متاخرین ہیں سے زیادہ تر لائق الاعتبار ہو جاتے ہیں چوتھے یہ کہ صاحب سیرت شامی کا مآل و انجام مقال یہی ہے کہ نہیں سمجھا
بلکہ اگر کوئی منصف با ادب سیرت شامی عبارت خود اوسکی غور سے دیکھے تو کیفیت مذاق اوس کا اٹھا سکتا ہے کہ وہ یہی کہیں اور داد
سے لکھتا ہے لم ار من ذکر ذلک الخ یعنی میں نہیں دیکھا کسیکو ذکر کرتے اسکا اور آخر کلام شیخ بھی یہی ہے وہ جو نقل کرتا ہے تو شیخ قول
مین ہے لم یقف علی اصل ولا اسناد ولا ارا ہی الخ یہی یعنی شیخ کا یاس ادب احتیاط ہی قابل غور ہے کہ دوان منکر کسطرح
استناد و ظاہر نہیں کرتا بلکہ چونکہ اوس وقت تک کوئی حدیث اوسنے نہ دیکھی تھی تو ایسی شک یا امر احتیاط اظہار نہیں کر سکا
اپنا عدم وقوف و عدم جرح ردت ظاہر کیا نہ انکار و استناد و بافات حجر زیر پا آپ معاذ اللہ مثل منکر ہما دیکے کہ جو ہر
اثر ہی ایس ورہ کا کہ حسب ذوق سلیم صاف امر اظہار کلمہ عدم وجود و عدم زندہ سی یا سکتا ہے کہ واقعہ میں اصل یا
سند ہوگا مگر نہیں تب واقف ہوا بلکہ منصف غیر متعسف ورا حاشیہ سیر یا جو ہر صفحہ میں یہ امر منکرہ کی دیکھیگا تو دناہے دار

اور جو ثبت شعاری سے انکی بار بار زیادہ تحقیق ہوئے المختصر یہ کمال احتیاط و تتبع کا کہ جب تک ثبوت معجزہ بسند صحیح نہ
مستند نہ لکھا مگر کسی روایت کو لیکن تحقیق ثبوت زیادہ نہیں جیسے صاحب سماع وغیرہ کی سند پر توقف پایا اور اپنی آنکھ سے کتب صحاح میں دیکھ
لیا تب خصائص کبریٰ انموذج اللبیب تصنیف کی اور اسکی شرح میں لکھدیا کہ جو حدیث و آثار بیت آمین لکھتا ہوں
پاس اسانید صحیح میں اور اس معجزہ کو بھی بسند زیادت درج کیا چنانچہ پانچویں اور چھبیسویں روایتوں میں بعینہا منقول
ہے بلکہ علی بن برہان الدین اور صاحب فتح المتعال دونوں محقق بعد تحقیق انکا شیخ نے الفتاوی اور التصحیح ثبوت کی
بہت تصریح کرتے ہیں کہ فتاوی میں اول ... بعد کو ہی یعنی شیخ نے قول اول کے بعد ثبوت سند رجوع کی چنانچہ
جمیع ائمہ اربعہ کا بھی طریقہ حسنہ جاری ہے کما لا یخفی علی ماہر کتب الفقہ فی البدایۃ قال ومن باع مالم یرہ فلا خیار
وکان ابو حنیفہ یقول اولا الخیار اعتبار الخیار العیب خیار الشرط وقس علی ہذا صد ہا مسائل میں ائمہ اربعہ
وغیرہم بر بنا وقت ثبوت روایت احادیث و روایات کی رجوع ہو قول اول سے اسیطرح حال جلال الدین سیوطی کا ہے
اور یہ کمال دیانت داری و احتیاط شعاری ہے ان ابرار کی کہ مثل ارباب زمانہ کے پاس سخن و ہوائے نفس کو دخل نہیں دیتے
بھی جب کسی حدیث و اثر پر مخالف اپنی فتوے کے وقوف پایا فوراً رجوع کر خدا تعالیٰ ہدایت دے ہمارے منکر صاحب کو
بھی کہ وہ بھی رجوع کریں بالفرض و التقدیر اگر وہ ہر روایات وارد ہیں اور صرف بسبب عدم وقوف ہونا روایات
منکر ہیں تو اب تو انھی روایات و سند و غیرہ بھی انہیں ثبت کر دیا جاتی ہے کہ مثل جلال الدین سیوطی وغیرہ محدثین
سیا باتباع سیدنا و امامنا امام اعظم صاحب وغیرہ ائمہ دین رجوع کریں قول سابق سے جیسے ہم انکی تقریر سے
انہیں بچا دیتے ہیں غور کریں کہ حسب تقریر شامی ایک کتاب جلیل و طویل کے تالیف میں مشغول تہا جسکا طرف انکا
خیال تہا بہتیری معجزات انسے لکھی اگر ایک معجزہ کی سند نہ دستیاب ہوئی نظر پڑی تو کونسی تعجب بات ہے
منکر جیو خود اپنی تصنیف دیکھیں اپنی دلیلیں تحریر ہوئی ہیں کہ بہتیرا مواد ایسے ہوا ابن جوزی وغیرہ میں دیکھ لیتے
ہونگی جب تصریح تمام پر ایک رقم فرما ہوئے کہ انمیں بھی نہیں احتمال آئے کہ نقل کیا جاتا ہے موجب صاحب مواہب
نقل کر کے اونہیں ثبت کر دیا تو جسطرح انکو باوجود وجود وہ دیکھلائی دیا اسیطرح صاحب سیرۃ شامی کو بھی نہ

نہ دیکھلای دیا تو کیا عجب اب اگر اس حالت پر بھی نہ سمجھیں گے تو بڑے بہرا انسے سمجھیں ولنعم ما قیل الشمس

شمس وان لم یرہ الضریر وللہ در السعدی الشیرازی ع گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

بلکہ تعجب یہ ہی کہ ہمارے منکر بہادر عمر بھر میں کسی ایک معجزہ کی بھی تحریر تو معلوم ہیں قلم پکڑا تو انکار پر اور

خوش طالعی کہ دعوات و براہین نقلی و انکار پر استبداد و اصرار ہی جتنی کہ خاص سی پیر سال الکتین کہ حقیقت

مقام عبرت ہی حفظنا اللہ من وساوس الشیطان الرجیم وہدی اللہ المنکر الاثیم ۳۸ تفسیر الخمیسون ۵

کشف الاسرار میں امام ابراہیم نخعی تحت قولہ تعالے فیہ آیات بینات مقام ابراہیم لکھتے ہیں والصحیح ان مقام ابراہیم ہو

الحجر الذی قام علیہ ابراہیم عند بناء البیت وفیہ ظہر اثر قدمیہ ۳ کما ظہر لنبینا اثر قدمیہ فی شعاب مکہ انتہی

۳۹ الثالث الخمسون بعینہا مثل تفسیر قوم تصد تفسیر عکرمہ میں بھی ہی کہ اب تکرار تحریر عبارت محض زاید محض

بطوالت ہی من شاء فلینظر الیہا جا الخمسون تفسیر مکنون ابو الشجاع البلخی میں ذیل آیہ واتخذوا من مقام

ابراہیم مصلی میں ہی کہ نہایت تفسیر جلیل القدر و معتبر ہی بعد تفصیل و تصریح مقام ابراہیم اور حال کھڑی ہونی

حضرت ابراہیم کی اوسپر لکھا ہی ظہر اثر قدمیہ فیہ کما ظہر فی العجین فہذہ معجزۃ ظاہرۃ اتی بہا الخلیل بعنایۃ اللہ

تعالی وحسن توفیقہ ولا طاقۃ لاحد من البشر ان یاتی علیہا الا من اختصہ اللہ تعالے بالنبوۃ واما ما اتی بہ حبیبہ محمد

صلعم فہو ابلغ واعلی منہ لانہ ظہر اثر قدمی الخلیل ابراہیم علی الحجر مرۃ واحدۃ حافیا غیر ناعل وقد ظہر اثر قدمی حبیبہ

علیہ مرۃ بعد اخری مع ناعلی وغیر ناعل بل اثر حافر بغلتہ ایضا فکذا اثر قدمی خلیلہ تعالے علی الحجر لم یمح ولم یضمحل من

ایدی الکفار فکذا اثر قدمہ حین رکب البراق لیلۃ المعراج واما اورد الفاضل العلامۃ الشیخ محمد الہادی صاحب

جامع المعجزات والدیلمی حدیثا مرویا عن ابی بکر الصدیق حدیث محو اثر القدم لیلۃ الغار فہو لا تدل علی فنا اثر

قدمیہ الشریفۃ عن موضع آخر کما وہم لبعض الجہلۃ من المردودین لان معجزۃ نبینا لا تنقطع علی ما فی الشفاء للقاضی

العیاض وآیاتہ لا تضمحل بل تستمر علی ما فی البیضاوی ومعجزات الرسل الماضیۃ انقرضت بانقراضہم وعدمت بعدم ذواتہم

قال صاحب الشفاء والی ہذا اشار لنقولہ فیما حدثنا القاضی الشہید ابو علی حدثنا ابو ذر حدثنا ابو محمد وابو اسحاق وابو الہیثم

بن عبد الرحمن بن جنان سے ... کردہ کہا ... عکرمہ لیتڈ لطلبۃ التعلم اربعین سنۃ وکنت افتی بالباب ابن عباس سنۃ الدار آدر بی

قال ثنا احمد بن صالح المصری قال حدثنا البخاری قال حدثنا عبد العزیز بن عبد اللہ قال حدثنا اللیث عن سعید

عن ابیہ عن ابی ہریرۃ عن النبی ما من الانبیاء نبی الا اعطی من الآیات ما مثلہ آمن علیہ البشر الحدیث یعنی فائدہ اس

دو نوں قدموں ابراہیم کا پتھر میں نشان رہنا ایسا ہے گویا کہ غیر من خدا ہر ایک معجزہ طاہر ہو کر خلیل بعنایت رب جلیل اور

حسن توفیق اسکی او نسبت وقت وسیلہ کسی کے نشیر کی لاوے وہ معجزہ نمود ہو تخصیص کہ خاص کسی نبی اللہ تعالیٰ سا تہہ کی لیکن وہ

لائق محمد حبیب خدا کی پس معجزہ اعظم واعلیٰ ہی معجزہ ابراہیم کی کیونکہ سنگ پر ہوا نشان دو نوں قدم ابراہیم خلیل کا پتھر پر وہ

اعلیٰ مرتبہ دیا لیکہ وہ ملکی نبی وقت تھی اور تحقیق ظاہر ہوا نشان دو نوں قدم حبیب خدا کا مسجد و قدم پر ایسا بغیر ہونا

کی ملک فشان ہیم انکی خبر ہیں پس جیسی نشان ہی دو نوں قدم خلیل پتھر پر تو منا اور منمحل ہو اگلے زمانوں میں ایسی

نشان قدمین حبیب خدا کا بیشکیا اور نہ منمحل ہوگا چنانچہ دیکھا ہی ہے بیت المقدس کا پتھر اوسکی نشان ہے قدم مبارک آنحضرت

کی جسوقت کہ سوار ہوئے براق پر شب معراج کو اور وہی پڑھو جو روایت بیچ فضل علامہ شیخ محمد ہادی صاحب جامع المعجزات اور

کی حدیث روایت ہوئی ابی بکر صدیق حدیث کی ہے اثر قدم نبی اللہ الغار کی اور بیشتر دلالت کرتی اور جانا چاہئیے کہ نشان قدم شریف کے

دیکھے لکھی ہی جیسا وہم کیا ہی بعض جہلا مردود دین نے کیونکہ معجزہ ہمارے پیغمبر خدا کا نہیں منقطع ہوا اور پس خبر کرتا ہے

قاضی عیاض بیچ شفا کہ آنحضرت کی نہیں منمحل ہوتیں بلکہ مستمر رہتی ہیں بیچ پردو مس چیز کے کہ جیسا دین کی اور

معجزات پیغمبروں گذشتہ کے رفت و گذشت ہو گئی بسبب وگذشت ہونا انکی او معدوم ہو بسبب معدوم ہونے ذات انکی

کے کہا صاحب شعاعی کہ طرف اسکی اشارہ کیا آنحضرت نے ساتھ قول اپنی کی بیچ اوس حدیث کی کہ روایت کی ہم نے

کہی قاضی شہید ابو علی نے کہا انہوں نے کہ حدیث کی ہے ابو ذر نے کہا انہوں نے حدیث کی ہم سے ابو محمد اور ابو اسحاق اور

ابو منتہم نے کہا انہوں نے کہ حدیث کی فربری نے کہا انہوں نے کہ حدیث کی ہم سے بخاری نے کہا انہوں نے حدیث کی عبد العزیز بن عبد اللہ

نے حدیث کی لیث نے سعید اور انہوں نے اپنی باپ سے اونہوں نے ابی ہریرہ سے رسول اللہ نے فرمایا نہیں ہیں کوئی نبی مگر دیا گیا

معجزات بیچ مثل اسقدر کہ مثل اسکی ایمان لا سکی اوسپر بشر اور آخر حدیث اکثر ہیں ہونگی جامع الآثار

میں ہی کالاد او امسک جاد ابیدہ و شناہ لان لہ والقاد باذن اللہ تعالیٰ بیان ہیں سو لکن لاغیر

سوائے تفسیر و عزیزیہ حسائلیس میں لکھتی ہیں و کان اذا یمشی علی الرمل لا یری اثره لکن یوثر قدمه فی الصخر
انتہی تینتالیسویں جواہر حافظ امام احمد بن محمد مقری فتح المتعال میں فرماتے شیخ جلال الدین سیوطی
سے لکھتی ہیں کہ کسی شخص نے سوال کیا شیخ سے کہ ہل ما ذکره بعلیے والطرطوسی فی تفسیرہما ان النبی لما حفر
الخندق وظهرت الصخرة وعجزت الصحابة عن کسرها نزل الی الخندق وضربها ثلاث ضربات وانها لانت
او تفتت صحیح ذلک ام ضعیف تو جواب دیا شیخ نے کہ اما حدیث الصخرة التی ظهرت فی الخندق وعجزت الصحابة
من کسرها وضربها ثلث ضربات فکسرها فانه صحیح ورد من طرق بالفاظ متعددة فاخرجه البیهقی وابو نعیم معا فی
دلائل النبوة من حدیث عمرو بن عوف المزنی ومن حدیث سلمان الفارسی ومن حدیث براء بن عازب واصله
فی الصحیح من حدیث جابر قال انا یوم خندق الحدیث چوالیسویں ابو عصمہ کہ معتبر و متمسک علیہ صاحب
بن بحر نوادر القصص کے لکھتے ہیں چالیسویں باب میں معجزہ دوازدہم مروی از عکرمہ گفت کہ بود رسول خدا
... بر سنگ قدم می شد آن سنگ تحت قدم وے ہمچنانکہ حدید در دست داؤد و پینتالیسویں جواہر ابو بکر
محمد بن محمد بن العباس البلخی محدث تفسیر عیان فی معانی القرآن میں تحت قوله تعالی فیه آیات بینات مقام
ابراہیم لکھتے ہیں و قوله تعالی فیه ای فی البیت بینات ای علامات واضحات مقام ابراہیم ہو الحجر الصلب وظهر
ذا اثر القدم الذی قام علیه ابراہیم عند بناء البیت او عند غسل امرأة اسمعیل راس ابراہیم وحین نادی الناس بالحج
وانما ہم الواہم ان الحجر الصلب صار تحت قدمی ابراہیم لینا کالعجین والطین فما وجه افضلیة محمد صلعم مع ان افضلیته
علی جمیع النبیین والمرسلین بل علی تمام المخلوقات ثابتة بالاتفاق قلت ان تلین الحجارة تحت قدم نبینا
بل تحت ذرعه وساعده ایضا ثابت بالدلایل الباہرات والحجج القاہرات کما نبه بذلک الکملاء فی
تصانیفهم مثل امام ابی سلیمان احمد بن محمد بن ابراہیم الخطابی و محمد بن المکی و اسحاق بن ابراہیم کذا صرح
بن صالح عن سعید بن سوید فی اعجاز النبوة فثبت افضلیته بهذا الوجه ایضا وبهذا ظهر بطلان قول
من قال ان فی اسناد تلک المعجزة الشریفة اسنادا ضعیفا خلاصہ معنی یہ کہ پتھر اور خانہ کعبہ کے نشانیاں واضحہ

نیز ایک امین کا مقام ابراہیم کی کرو وہ پتہر کی سخت ظاہر ہوا اور بعین نشان قدم کا اب تک
کرگئی جو اوسپر ابراہیم نزدیک جناب بیت کے یا نزدیک ڈالا نی بی بی اسمعیل کے سر ابراہیم کا جبکہ یکا ابراہیم
بی لوگونکو واسطے حج کی اور اگر وہم کری کوئی وہم کرنیوالا کہ پتہر سخت نرم ہو گیا نیچے قدموں ابراہیم کے
مثل خمیر اور مٹی کے تو کیا وجہ ہی فضیلت کی ابراہیم پر باوجودیکہ بیشک افضلیت آنحضرت تمام انبیا و رسل
پر بلکہ تمام مخلوقات پر باتفاق ثابت ہے کہتا ہوں مین کہ تحقیق نرم ہونا پتہر کا نیچے قدم مبارک آنحضرت کے بلکہ
نیچے براق اور سواری اونکی بہی ثابت ہے ساتہہ دلایل باہرہ او حجتہای قاہرہ کی جیسا کہ نشر دار کی ہی ساتہہ اسکے
کلمات سے علما و محدثین کاملین نے اپنی کتب ہی اور نشر کئے ہی ان تصنیفات اپنی کے مثل امام ابی العباس احمد بن
محمد بن ابراہیم الحطابی اور محمد بن المکی او اسحاق بن ابراہیم کے اسیطرح تصریح کی ہی معاویہ بن صالح نی
سعد بن مسیب سے حدیث صحیح اعجاز ہو ئیکے پس ثابت ہوا افضلیت آنحضرت کی ساتہہ ... کی ہی او ساتہہ اسکے
ظاہر ہوا بطلان قول اوس شخص کا جو کہتی کہ اسناد میں اس معجزہ شریفہ کی اسناد ضعیفہ ہیں ف ...
منکر سا دیکو بعد ... اور کوئی اسکی ثابت کی اور تسلیم و کورنش التماس کی کی جناب ہر چند نظر ... الکا
فدام ... الاتبار و مجاذ ... بین الموہب والحج فاقم شہادت موجبہ ... شاہدین
... تصریح ... تصنیفا کی خصوصا ... النفس ...
... سامی ... کی ... اور وافی تہی لکن ... قرار دو تہی او تصنیفا تام جسیم ... تمام
صدہا ... تصنیف ... سیرت کتب سیرہ او اصول ... سے بہی ... بطریق ... نمونہ
... ظاہر کرتا ہوں جسمین احادیث مروی حضرت ابا بکر صدیق و عمر بن عوف و براء بن عازب و سلمان فارسی
و جابر و عکرمہ و غیرہم صحابہ کبار رضی اللہ عنہم ... ہی ... یاران ...
... خصوص ... فقص ... حسب ... مقصود
... کتب صحاح ... معتبرہ و غیرہ
... اسناد ... بعدم صحت ... اہل ... کا ...

[illegible]

وسط النہار روشن و اشکار کر دیا سہا لفو دیکہہ لین روایت پہلی اور آٹہوین اور چودہوین اور اہارہوین
سی اکیسوین تک اور ستائیسوین سے اکتیسوین تک اور سینتیسوین اور رجالیسوین اور یہ اخیر کی روایت مطہر تفسیر عمان
کو محتوی ہے کتنے شہادتون تصانیف و تنبیہات کہلا دائمہ کے جنکی خط سی کس کس توثیق سے وثوق دتوق
سنناد ہویدا ہی کہ دیہو کا حوالجات شرح حاشیہ نخبہ و خلاصہ خدام سب بیکان اور بیکار ظاہر ہوگیا اسیدی
منکر ہبا در تنبیہات سلف اور تنبیہات خلف سی متنبہ ہو وین اور بعد ملاحظہ اور غور و تامل کے تامنی توہمات
وشکوک صحت و عدم صحت اسناد و غیرہ بنیری مراتب کے نسبت اسی باب اول مین جواب حاصل کر سکے مین تقیسہ
اتمام مضامین معرحہ صدر کو منقوش خاطر رکہہ کے منکر جیو خیال کر لین کہ وہ جو صفحہ رسالہ منکرہ خدام وجہ
موضوعیت خبر معجزہ مرقومہ مین جناب عالی ایک مضمون اپنی دانست مین بہت معقول سمجہہ کر رسالہ رابعہ علی الہ
اعمار درت شیخ ابن ہمام نقل فرماتی ہین محض بانگ بی محل ہی منصف طالب حق حاشیہ تیسری دیکہی واضح ہی وہ
دیکہہ خود بخود مصرحات صدر سے بہا توضیحات صاحب مواہب لدنیہ سی کہ پہلی روایت ہی اور تصریحات افضل المحدثین
ابوبکر احمد صاحب تفسیر عمان سے کہ روایہ اخیر ہی اس عمالہ کی بیفائدہ و بیکار رہگیا ہبا منثورا ہی لکن ہم نظر مزید
صفر اشکنی منکر اور تفہیم قرار دقیقی خاص عام بوجوہات مفصلہ الذیل ہی مردودیت اوسکی واضح کر دیتے
ہین اول تو قیاس کرنا منکر کا مشمون عالی کو نسبت بحدیث لیلۃ الاسری اور لیلۃ الغار کے پرلے سری کر سرا
قیاس مع الفارق انحو کہ طفلان مکتب خوان ہی خدا یا کوئی شخص ان مقامونکو واقعہ مجمع عام کہہ سکتا ہی
کجا امر وقوعی مجمع عام کجا امر وقوعی لیلۃ الاسری و لیلۃ الغار جہان ہمراہ حضرت سید ابرار کی سوا ذات
پاک پروردگار یا ملائکہ حفاظت کار یا صدیق یار غار کی دوسرے کا گذر نہین تہا حضرت صدیق
دیکہا سو وہی راوی ہو نگے ہین منکر صاحب جیسے مصدق متعدد وہان کہاں سی لائی جاتی اور بہر ظاہر
کہ اگر ایسے بزرگوار دیکہہ پاتے تو یہ کفار کی ہاتہوں رسول خدا کو چہکارا اور بچے کفار کی دست
ہو جاتا چنانچہ ظاہر ہی کہ موجب آپ کی عمل مین آئی بلکہ حقیقت مین عند اہل الایمان والایقان اس امر کی

سے بھی دوبارہ معجزہ الہٰیہ نمایاں ہوا یعنی نشان قدم اوسمین ثبت ہوئے ان کو قدم محبوب

سے بھی الہٰیہ نا ممکن ہے اور تالی ہم دوسری اول سے بھی یعنی حضرت ابراہیم سے بھی نبی تھے اور بالا کیونکہ

وہاں جیسے قدم ابراہیم سے اب تک بغرض زیارت رسول کریم کے حرم ہوا جب تیار ویسا ہو گیا سبحانی

ایسی مقام من اگر کوئی شخص غیر بھی کسیا ہی مسلمان روایت کرتا تو اوسکی تکذیب بھی کوئی مسلمان

روا رکہہ سکتا ہے جبکہ حضرت صدیق اکبر یہاں اوس جگہ ہمراہ سید ہوئی اوسکی راوی کوئی بھی ہو

سکر سیاہ سیہی کہ میاں صاحب تصدیق مین اوس تفصیل کی اس روایت کی کونسا محظور شرعی کوئی آیت یا حدیث

سے لازم آتا ہی جو نفی اسکی ضروری ہو اور تصدیق ممنوع اسکی سند بموجب اپنی عادت کے حسب طریقہ محدثین

دیکہا دو سرے انفراد راوی اور عدم روایت دیگران سوا لینے الفارد الاسرار بھی یہاں مفقود ہی

کیونکہ روایات تو جم غفیر روات مصرحات تصدیر رہے کتب کثیرہ محولہ احادیث و تفاسیر مثل

بستر مکنون عمان و علامہ کشف الاسرار وغیرہ جماعت کثیرہ موجود اور کالشمس فی وسط النہار

روشن واسکار ہیں پھر قیاس کرنا مضمون عیال اور حوالہ معقولہ ابن ہمام کا اس مقام پر قیاس اول ہی

سے گو بھی سبقت لیجانی ہی منکر جیسے عقل پر نہیں معلوم کیا پردہ پڑ گیا ہی خدا جانے سب اور شبہ

کو کسی چیز کا نام جانتے ہیں یا کس صورت کس شکل کے چیز سمجہتے ہیں بقول اہل ہند اوندا گنگا تو لی الٹا

جدہر خدا ایسی پٹی کہنا کہ کوئی دیکہی کا سنی کا تو کیا کہی گا بیان کو نسبی ادہی منتظر کے مجمع عام مثل

جماعت جمہور دغیرہ کے روایت کی اور راوی روایت کی اور تکذیب کے ان منکر کو لازم

ہی کہ علاج کریں اپنی دماغ کا اور استشفاع بدرود و استغفار عمل مین لاوین تیسرے اگر کوئی صاحب

عقل دور کی نظر اجماع گرد وکثیر مستند مفسرین مذکورہ مرقومہ پر غور دیکہی تو خود اس عبارت محولہ مستند

منکر دوران کی بھی بحکم تیر بازگشت بید الگیا کیونکہ حسب عود منکر ظاہر امارتی قلیم صاحب انکار رفع نشرنا

بہا سوا ہرا رانا ظرین پر اوسکے تحریر اظہار انکار سکے پر وہ چہرہ ہے کہ بشر ملزم انکار اسکے اور ظلوی ملزم جرم

بسبب عدم وقوف عدم رویت اسکی شیخ جلال الدین سیوطی کا یہ اعتقادی ہین جسکا یدل علیہ قولہ وانا یک

باطلاع الشیخ الخ سو واضح ہوگیا مصرحات صدر سے کہ شیخ نے بعد وقوف رویہ اسناد صحیحہ صحاح جو کے قول دل

تو نہایت ظاہر ہی کہ علت انکار صاحب سیرہ رفع ہوگئی اگر صاحب سیرہ خصائص صغرا شیخ پر وقوف پاتا تو یقینک

وہ بہی مثل شیخ رجوع ظاہر کرتا لانہ تقرر فی محلہ ان المعلول یرتفع عند ارتفاع العلۃ تو یہ گیا منکر صرف

برہان الدین متفرد سو بہی الکاریت اور مثبتین جم کثیر و جم غفیر مثل اہالی مجمع جمعہ مفسرین رویۃ احادیث و

روایات صحاح کل فضلا اب دیکہین منکر جیوا و یہ ہین آدین کہ مثبہ کون ہوتا ہی دیتے یہ کوات او

توفیق و تطبیق مضمون مستند کہان اور آماجگاہ تیر بازگشت کون اور کہان اور کیونکر ہی اب

بغور تامل ملاحظہ فرما وین قول منقول شیخ ابن ہمام جو رقم فرمایا ہی کہ اذا انفرد واحد بخبر قد شارکہ

خلق کثیر مثبتین کے لئی موید یا منکر بہادر کے لئی تنبیہ یہ بہی یاد رہی کہ عند اہل العلم ذ الایقان

زیادہ تر باعث عدم تصریح اسامی ہر ایک قایل کا بطریق عنعنہ اور سبب عدم اظہار رفع الحدیث

الی کل قائلیہ علی ما طابق بتعریف الخلاصۃ و حاشیۃ شرح النخبۃ و غیرہا نسبت بقیہ مکلمین علی الخصائص

اس قسم کی معجزات کے یہ بہی واضح او لایح ہی کہ از بسکہ یہ امور خلوت اور جلوت مین عموما اور خصوصا بطریق

خرق عادات واقع ہوتی تہی تو خاص و عام بلا خلاف ایک زبان راوی ہوے سو کثرت شہرت نی تخصیص و تعیین

روات سی ہمین مستغنی کر دیا کما یشہد بہ قول صاحب المواہب ہو مشہور قد یاد حدثنا الخ و قول صاحب

الخلال قد اثبتہا المحدثون فی تصانیفہم من الثقات و تکلم بعض الجہلۃ الاعور المتغافل علی عدم سند

المعجزۃ فہو من فرط جہلہ و عدم ممارستہ الخ اور موید اسیکی ہی تمام تصریحات مرقومہ تفاسیر و سیر الصحابہ

وغیرہا اور یہی تسامح ایسی امور مین مجمع علیہ اہل ایمان و ایقان ہی کما اشرنا الیہ من تصریحات الشیخ ابن سید

والامام احمد فی ذیل الروایۃ الاحد و الثلاثین سو بتیر اسی جہت کے انبیا کی سند مین اسکی کہ معجزات و

آیات فضایل سی ہی متکلف نہین ہوے سو عبارت مقدمہ صحیح مسلم اعنی عن ابن سیرین قال لم یکونوا

سے الدرات الخ منکر اس مقام میں بھی لا الی هؤلاء ولا الی هؤلاء کالانعام بل ہم اضل سبیل

علی ہذا ایسا ہی بمصداق [illegible] نہیں کیونکہ وہاں مقصود نسبت بعقائد احکام دین و المعجزات من آیات المصطفیٰ

و قس علیہ ہذا اس قسم کی جتنی عبارات و حوالجات اور بند ہیں جو منکر بہادر نے لکھے ہیں او ضیاء [illegible]

ایسا [illegible] ہو کر بازیوں کا منکر بہادر نے باندھا ہی جیسا کہ ملاحظہ مصرحات بمصداق وہن من نسج العنکبوت

اور شدہ دم میں اپنی اصلی نسبت پر ایک اس قسم کی اقوال پر وبال کے قول قول لا کی تردید بخیال التطویل

زائد و مستند ہی العاقل تکفیہ الاشارۃ تنبیہ ایک اور تقریر سنیے [illegible] منصوص ہی فیما لیس [illegible]

ہیں کہ آپ بھی صدق و ایقان اور یقین تو بالکل از سر تا پا دین ایمان سے دست بردار [illegible]

کسا [illegible] ہو گی اور یہ ہم بطریق تنزل تقریر و تسلیم کرتے ہیں کہ نقل کفر کفر نباشد آپ [illegible]

خبر و اثر کو بالفرض کسی [illegible] معتبر بلکہ کاذب فاسق فاجر کی تصور فرمائیں یعنی یہ خیال کریں کہ حضرت ابا بکر

صدیق اور بعض خدام پر کسی فاسق نے جھوٹ بات بنائی تو بھی یا وہ ہیں [illegible] کہ بمصداق [illegible] آیہ

ان جاءکم فاسق بنبأ فتبینوا آپ کو تحقیق اسکی ضرور ہے [illegible] کہ نظر او [illegible] المومنین [illegible]

الکذب قد یصدق بھی ضرور [illegible] اور یہ بھی خیال اسکا [illegible] کہ [illegible] فائدہ دیگا یا احتمال ہو [illegible] کا

[illegible] منصوص لازم او ضرور ہے کما لا یخفی علی الماہر الفطن [illegible] تو تحقیق کیا جا

کہ اس خبر کی تصدیق کون کون لوگ ہیں [illegible] اور [illegible] کا آنحضرت سے [illegible] مخالفت کسی آیہ قرآنی یا احا

متواترہ کا ہوتی ہے یا نہیں بنظر [illegible] مصرحات صد [illegible] بنظر تصریح [illegible] شفاء وغیرہا اور [illegible] رزین صاحب

وغیرہ صاحبان صحاح [illegible] و فضل محدثین تفاسیر [illegible] تکذیب اسکی [illegible]

پیغمبر افضل الرسل اور [illegible] اجماع و تکذیب احادیث متواترہ منصوص [illegible] اجماعی [illegible] کفر ہی کما ثبت فی المقدمۃ

من الروایات المذکورۃ فی ہذا الباب اور علاوہ اسکی یہ [illegible] منقولہ السابق [illegible]

[illegible] منکر [illegible] کیونکر دیکھ [illegible] لکھا ہی [illegible] فرمایا کہ [illegible]

انہیں اور مستحقر اور مستخف حضرت خیر البشر ہی سابّ حضرت خیر البشر ہی کما صرح فی حاشیہ شرح الوقایہ
حیث قال قد اجتمعت الامۃ علی ان استخفاف نبینا وبای نبی کان من الانبیاء کفر الی آخر ما قال قال
صاحب الشفاء ان جمیع من عاب النبی والحق بہ نقصاً الی قولہ دمہ ان یقتل ولا یقبل توبتہ وہذا کلہ اجماع من العلماء
وائمۃ الفتوی من لدن الصحابۃ الی الآن ہلم جراً تو عند التحقیق والتطبیق صداقت اس خبر لانیوالے کی کما ہی حقہا
ثابت و متحقق اور قابل قبول قلب سلیم ہی اسکا انکار نہیں کر سکتا کوئی مگر امیم سالک صراط غیر مستقیم اور علاوہ اسکے
ایک دوسرے تقریر سے یوں خیال کرنا چاہیے کہ معجزہ مرقوم ایک شی متنازعہ فیہ ہی مقرر و مثبت مصدق اسکے
اور منکر مانع اور مکذب اور قرآن شریف میں پروردگار عالم حکم فرماتا ہی یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول
واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شئ فردوہ الی اللہ ورسولہ ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الآخر ذلک خیر
واحسن تاویلا سو اگر دعوا ایمان کا اور تبعیت خدا و رسول کا منکر کو ہی تو تعمیل کریں امر الہی کی یعنے رد کریں
اسی طرف خدا و رسول کے تو تعمیل میں اسکی بجز رد طرف قرآن اور احادیث متواترہ صحیحہ اور نص علمائی ثلث کی کوئی
چارہ اور علاج نہیں سو اب دیکھیں کہ افضلیت رسول مثل آیات تلک الرسل فضلنا بعضہم علی بعض اور کان فضل اللہ
علیک عظیما جمیع انبیا سے ظاہر و باہر اور احادیث متواترہ مثل ان اللہ فضل محمداً علی الانبیا وغیرہ مصرح
کتب صحاح و شفا مفسرہ الصدر مسلمہ و اجماعی صحابہ و تابعین علما و کملاء فرق اسلامیہ ہی مصدق و مؤید اسکے
چنانچہ تصریحات مکرر بطریق متفنن ہو اور خود اظہار کر دیا گیا کہ جتنی معجزات اگلی پیغمبروں کو دیئے گئی وہ ہمارے
پیغمبر خدا میں جمع ہوئے اور معجزہ ہذا بالاتفاق حتی حسب اقرار منکر یہی نسبت بحضرت ابراہیم ثابت اور متحقق تو صداقت
خبر ہذا پر قرآن اور احادیث متواترہ صحاح گواہ ناطق ہمراہ یعنی اسکی مطابقت انسی ہویدا تو اب تکذیب اسکی اور
جدال و شقاق ساتھ قائلین اسکی درحقیقت تکذیب خدا و رسول اور جدال و شقاق با خدا و رسول اور خرق اجماع اور
خروج از اطاعت خدا و رسول اور باہر ہونا جماعت سے ہی تنبیہ دیگر کہ اگر کوئی بمصداق مخاطبین مضمون
افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض سے بیرو ہو کر دست بردار ہو کر بلحاظ خدا و رسول از راہ اطاعت

اولی الامر کی تفسیر اسپنے رکھت ہو تو یاد رہے کہ درحقیقت مختلف اہل تحقیق میں بہ لحاظ معنی کے ان میں
ولا فرق ہوگا کیونکہ عند المحققین سنت وجماعت اولی الامر خلفای راشدین ہیں اور ولی السلطان یا اور علماء کرام
الذین یفتون فی الاحکام الشرعیۃ ویعلمون الناس دینہم کما اشار الیہ صریحا الامام المعتبر فخر الدین الرازی فی التفسیر
وفیہما عن ابن عباس وقول الحسن ومجاہد والضحاک خلافا للشیعۃ فان المراد عندہم الائمۃ المعصومون
صحابہ راشدین میں خاص حدیث مرویہ حضرت خلیفہ اول سید خلفاء راشدین اور اور صحابہ تابعین وتبع تابعین
اور حکم عنبر علماء محققین اہل سنت کے مرویات از اقوال [illegible] واجماعی ظاہر باہر ہیں دیکھ لیجئے اور بجا لائیے
ظاہر کہ بعد حضرت اور خلفاء راشدین سلاطین مراد اہل الاسلام من اہل السنۃ والجماعۃ اولی الامر
سمجھے جاتے ہیں کہ مروج دین متین صاحب عدل وداد ہیں مثلا سلطان روم وسلطان ہند کہ یہ ان
ودل تصدیق امور مسنونہ اور مستفید ہیں برکات آثار قدم رسول مقبول سے کما نقل عن فتح المتعال

انی رایت السید محمد مفتی صاحب فتح المتعال رایت بمصر المحروسۃ بتربۃ السلطان ابی النصر قایتبای

حجرا فیہ اثر القدم النبویۃ والناس یزورونہ ویتبرکون بہ والبرکات الحراور ہیج طبقات حسامیہ کہ کتب معتبرہ
تواریخ سے ہیں ذکر عمارات سلطان فیروز شاہ میں موجود کہ از انجملہ یک فتح خان است کہ حالا آنرا
فتح خان جو پسر فتح خان الملقب واثق بسلطان گور بود وگویند پسر از سلطان فیروز وفوت کردہ قبر وی یا آن
مدرسہ است وبالا قبر وی نقش قدم معظم آن سرور است کہ از وقت مدید وعہد بعید یادگار خلایق است وسلاطین
ہند قرن بعد قرن بخدمت لنگر آن مقام متبرکہ قیام نمودہ آمدہ اند بہی موضع الی حال حتیٰ کہ آج تک بادشاہ
حضرت محمد ابو ظفر بہادر شاہ خلدت سلطنتہ خلفاء عن سلف طریقہ نیاز وتبرک مرعی ہے معلوم ہوگیا کہ
[illegible] تاثیر اس ورد کیا ہو تفسیر سے جو مقصود کہ ہو سکتا ہے اگر یہ سہی سنگ سمجھی تو [illegible] تصدیق
لیکن ہی موجود ہے [illegible] تمام قبول فرماویں ایسا ہی لکھا جاتا ہے [illegible] تو یہ تبدیل [illegible]
فرماویں [illegible] عوام کی [illegible] وما علینا الا البلاغ واللہ یہدی من یشاء

باب دوم بیچ رد وساوس وشبہات منکر کی کہ اونمین زیادہ سابق سے ہی جہل و افترا
کو کام فرمایا ہی اور اون وساوس و افترا مین آپ منفرد ہین **قوله** قول صاحب سیرت شامی را
موید ست آنچہ مفسرین مانند قاضی بیضاوی وصاحب تفسیر کبیر وصاحب نیشاپوری و مدارک وحسینی وجواہر وغیرہ در تحت
آیہ کریمہ فیہ آیات بینات مقام ابراہیم نوشتہ اند کہ اثر قدم ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام
بر سنگ وعوض آن دران وبقای اثر آن تا زمان دراز خاصہ ابراہیم است **اقول** بوجوہات عدیدہ
مخدوش ومردود ہے اول بڑا ادعا منکر یہ ہی کہ تفاسیر مرقومہ مین نسبت معجزہ نقش قدم لفظا خاصۃ
لابراہیم مرقوم ہی سو طالبان حق دیکہلین کہ نسبت تفسیر بیضاوی وتفسیر حسینی وتفسیر جواہر سے یہ امر ثابت
نہین ہوتا ہرگز ہرگز انمین یہ کلمہ بینا نہین الخ کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم ان یقولون الا کذبا ایسے
ہی ذی صفا نو نکلی لئی ہی ہم سنا کرتی تہی مصراع چہ دلاورست دزدے کہ بکف چراغ دارد لیکن کسی
مدعی علم وفضل کو خصوصا درباب ہندام فضایل افضل الرسل مصداق اسکا نہ دیکہا تہا سو
منکر ہذا نی مصداق منکر آشکار کردیا جسکا جی چاہی کتب مرقومہ موجود ہین دیکہ لے قریب ترہم نقل عبارت
ہر ایک سی تحت مقام مجولہ کی بہی نظر پڑہا صدق وکذب کی دیکہ لیتی ہین بلکہ کلمہ مرقومہ بینانی اور
تفاسیر مرقومہ اتنی تفسیرونمین کہ سر دست اصلا ونقلا مقام مشں نظر تہا کسا ہی ہرگز نہین کہ تفصیل انکے
حاشیہ پر لکہی جاتی ہی بلکہ کتنے تفسیرونمین تفاسیر مرقومہ مین سے بکمال توثیق وتوضیح ثبوت معجزہ مرقومہ
خاص نسبت باجناب خلیل آپ بتفصیل وتصریح موجود ہے جا بجا ذکر خاصۃ لابراہیم چنانچہ تفصیل اسکی
مین ہیچ باب اول کے بحوالہ ہر ایک تفسیر کے ہر ایک عبارت نقل کی گئی ہی فلینظر ولیتذکر دوسرے تفسیر
کبیر ونیشاپوری ومدارک مین جو خاصۃ لابراہیم مرقوم ہے تو اونمین بہی معجزہ نقش قدم ابراہیم مقید عوض
الی الکعبین ہے کہ منکر اوسی نوشتجات فرما گئی نہ مطلق عوض اثر قدم اہل دیانت وامانت پر واضح
ہو کہ علاوہ بر مفتریات مرقومہ بہ جہات بالا تر ہے تیسرا ایک عبارت غریب جو نام بنام نیشاپوری

اور عوام کے بہکانیکو جو از تفسیر بیضاوی لکھدی ہی محض افترا ہی صاحب بیضاوی پر العظمة لله

کیا جرات عظیمہ ہے ای بہائیو مسلمانو پناہ مانگو ضد سے یہ مقام کمال خوف و عبرت کا ہو جب جہان میں علم کا

یہ حال ہی تو بھلا بیچارہ نکلہ کیا ٹھکانا جیسے مقدمات متنازع دنیاوی میں عوام کا شواہد کاذبہ اور اسناد

مجعولہ سے کار برآری میں وہی حال ان نیک بخت نی کر دکھایا یہ خیال نہ آیا کہ کوئی پڑہا لکہا تطبیق

مقابلہ کو کام فرمائیگا تو کیا قلعی اور ملمع کاری کہلے گے تفسیر بیضاوی ابہی بہت شہروں میں موجود ہ

ہر شخص تحت مقام محمود مسکر دیکہ سکتا ہی حقیر نظر بر توضیح و تسلی ملاحظہ صغیر و کبیر کے عبارت منقولہ

مشکر حاشیہ پر لکہدیتا ہی اور اصل عبارت کتاب سے خود نقل کردیتا ہی تاکہ صدق و کذب مفتریہ پر ہویدا

ہوجاوے اصل مقولہ صاحب بیضاوی تحت مقام ابراہیم یہ ہے مبتدا محذوف خبرہ ای منہا مقام

ابراہیم او بدل من آیات بدل البعض من الکل وقیل عطف بیان علی ان المراد بالآیات اثر القدم

فی الصخرة الصماء وغوصها فیہا الی الکعبین وتخصیصہا بہذہ الالانة من بین الصخار و

دون سائر الآثار من الانبیاء وحفظہ مع کثرة اعدائہ الوف سنة اور عبارت تفسیر

کی بہی بعینہا یہ نقل ہوتی ہی فیہ در اینجانہ آیات بینات نشانہای روشن است وبعضے گویند

فیہ یعنی در حرم کنایہ غیر مذکور است و استدلال کردہ اند بآنکہ یکی از آیات آن است کہ می گوید مقام

ابراہیم و آن در خانہ کہ در حرم است ای عزیز مقام ابراہیم بدل است از آیات بدل البعض از کل

و اکثر مفسران بر آنند ہم راست می آید چہ مقام ابراہیم نہ یک آیہ بلکہ پنج آیت است اول اثر القدم

علیہ در آن صخرہ صما کہ سنگ تراشان با ادوات الماس اندک نقش بر آن نمی توانند

دوم غوص کردن قدم آنحضرت تا کعبین در آن بی آنکہ خللی بقدم مبارک وی رسیدہ باشد

سیوم متاثر شدن این از میان صخور و آن جز بحکمت از حکمتہای ربانی نبودہ چہارم

باقی ماندن رقم آن قدم بر صفحات ایام دون سائر آیات الانبیا پنجم محفوظ بودن این سنگ

اور اس قدم کا نیچے اوس پتھر کے کعبین تک اور خاص ہونا اوس پتھر کا ساتہ اس الانة کے درمیان پتھروں

چندین سال باوجود کثرت اعادی از اہل عناد وجدال الخ اور صاحب تفسیر حسینی کی عبارت

یہی قید در بتخانہ با احترام آیات بینات نشانہا روشن است یکی از آنہا مقام ابراہیم و آن سنگی است

کہ اثر قدم خلیل الرحمان بر آن بود، آن یک آیہ است بلکہ چہار آیہ اول تاثر آن سنگ از قدم ابراہیم

دوم غوص قدم آنحضرت در وی تا کعبین سیوم بقای آن قدم مدتہا مدید چہارم محفوظ ماندن آن سنگ

باوجود کثرت اعادی و آیت دیگری من دخلہ ہر کہ در آید در بتخانہ کان آمنا باشد ایمن از قتل و عقاب

یعنی گناہگار کہ پناہ بتخانہ آوردہ است دست تعرض از وی کوتاہ است تا مادام کہ در خانہ باشد انتہی

الحاجۃ تو آپ بصد ادب منکر بہادر کو یہ عبارات تفاسیر محولۃ الانکار دکہلا کے کوئی پوچھی کہ حضرت سلامت

کلمہ خاصۃ لابراہیم فرمائی کہ انہین کہا ہی غرض یہ اوپچ صاحب سیر شامی کو بہی نہین سوجہی یہ نکتہ

بنام نامی منکر بہادر ہی قسام ازل نی لکہی تہی کہ اسمین حضرت ہی منفرد ہین وہ صرف بسبب عدم روئیت

و وقوف سند اپنی اور اپنی شیخ کی تازمان تحریر سیر مرقومہ منکر ہوا تہا یہ جرات عظیمہ تاثیر اسی ورثہ کی ہی

ان منکر بہادر نی اصلاح جد افدیراور روح لشیر وندیر سی نہ اندیشہ کیا اور موروث دینی مین جعل کو

کام فرمایا ہو نعوذ باللہ من وساوس الشیطان الرجیم جو تہی وہ جو مدارک اور تفسیر کبیر دیہو کا عوام سے بیان کی

بہا نیکو دیا ہی اور حاصل اسکا حسب خواہش اپنی برغم دیانت و امانت تحت مین لکہا ہی محض دہو کہ باز اور

غلط اندازانہ ہی عبث مرتکب منہی عنہا ہی مضمون لاتلبسوا الحق بالباطل الآیۃ سے اللہ تعالی پناہ مین رکہی قولہ ولہم

لہم ما کتبت ایدیہم وویل لہم مما یکسبون افسوس بلکہ صد ہزار افسوس عبارت محولہ تفسیر کبیر و مدارک جو کہ

منکر سے حاشیہ پر لکہی جاتی ہی اور تحت مین اسکی نوربافی اور تلبیس حق بباطل اور تدلیس افترا دور اسکی

سو تہوڑا پڑہا لکہا آدمی طالب علم بہی خیال کرسکتا ہی کہ عبارات محولہ مین یہی خاصۃ لابراہیم صرف الا انہ با

نقش قدم تنہا تنہا کسی آیت سے علاقہ نہین رکہہ سکتا اور ہر فرد کی لئی خاصہ مرقومہ مقید نہین بلکہ

اثر القدم فی الصخرۃ اور غوص الی الکعبین اور الانۃ بعض یعنی سنگ مقام دون بعض اور ابقاء

سائر آیات الانبیا بالمجموع خاصہ ابراہیم ہی نہ فرداً فرداً اور علاحدہ علاحدہ مقصود تھا جیسی
کیفیت ہے اسکی ہر طالب علم ایسا عوجی خوان تک پر ہویدا ہی اور یہہ بہر امات وارمنکر تو باقی تحتانی نیچے
ہر مبتدین خیال کر سکتا ہی کہ باوصف تصریح آیات البینہ مرقومہ عبارت کبیر مذکورہ پہر بھی اسکی بیعت
مروجہ سے لکہتا ہی کہ لیس التفاسیر واضح گشت کہ اثر قدم بر سنگ و بقاء آن تا مدت طویل از معجزہ مختصہ ابراہیم ہست
اور علاوہ اسکی بمصداق الکذوب لا حافظہ کے خود یہہ تحریر مخالف اپنی ہی تحریر سابق سے ہے کہ خود لکہتے آئے ہیں کہ
اثر قدم ابراہیم بر سنگ و غوص آن دران و بقاء اثر آن زمان از خاصہ ابراہیم ہست اور حوالہ دیتی ہیں
تفاسیر مرقومہ کا کہ ما اشرنا و نقلنا و نبہنا غرض ایکطرح کا تناقض و تخالف نہیں تحریر علاتین کہ گنتی
احصا و شمار کری فاعتبروا یا اولی الابصار بالجملہ وجوہ کلمہ خاصہ لا ابراہیم کے شمار کرنے میں بھی بوجوہات
عدیدہ نفیہ مطلوب منکر نہیں کیونکہ بالمجموع ان تمام امور کو وہ خاصہ لا ابراہیم لکہتے ہیں اجماعیہ مجموعہ
واسطی اثر قدم کسی نبی کی کسی اور سنگ پر منافی نہیں جیسا کہ نسبت افضل انبیا خاتم المرسلین کے
لئے مصرحات مواہب و شفا اور روایات مشکاۃ مرقومہ باب اول سے کسطرح ثبوت معجزہ مرقومہ بلکہ
متحقق ہی کہ خود صاحب تفسیر کبیر کے بشہادت صاحب خمیس ظاہر ہوا ہی کما مر فی روایۃ الثالثۃ اور
علاوہ اسکی مؤید ہی اسکی خود تصریح صاحب تفسیر کبیر کہ خاص عبارت محولہ منکر کے اوپر تحت آیہ ان اول
موجود ہی تعجب ہے کہ منکر دعویٰ رکھتی ہیں تفسیر دانی اور تفسیر کبیر کے کا اوراق سے دیکہا یا سمجہی نہیں
جیسی مضمون آیہ افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض کے آپ کہیں کہولکر دیکہیں منکر بہادر
فضیلۃ ثانیہ میں ہی وہذا لا یقدر علیہ الا اللہ ولا یظہرہ الا علی الانبیاء انتہی موضع الحاجۃ دیکہو
غور کریں کہ یہی مفسر خود لکہتا ہی جس سے تعمیم واسطی سب انبیا کے ظاہر ہی یا خصوصیت کسی خاص معجزہ
ہی دوسرے بالفرض والتقدیر یہاں خاصہ مجموعی نہ بہی مراد لیا جاوے تب بہی نفی معجزہ رسول مقبول
محض دوسو نا معقول ہے کیونکہ کوئی عقیل فہیم ہر معنی نظیر کلام خواص و عوام اہل کلام درد تصنیف مؤلف

ہوا اور در اطلاقات خاصہ ہو گا نہیں کہا سکتا بلکہ منکر نے بحث اپنی دہکی ہکا ہی علمیت دایا ای
کو بٹہ لگوایا اور عدم واقفیت علوم و فنون سے ظاہر کیا ایام طالب علمی مین جو معنے خاصہ کے علم منطق
مین پڑہتے ہوے ما یوجد فی شی ولا یوجد فی غیرہ یا ما یختص بشی ولا یوجد فی غیرہ یاد فرمالئی مین
وجدان عاسی جدا نہیں ہو نے ہر جا دہی لطریق حق اللہ پاک ذات اللہ جارہ مین آجتک یہ
نہین خیال کہ خاصہ کی قسم پر مستعمل ہوتا ہی شاملہ کیا ہے و غیر شاملہ کیا ہی اہل ادب کس محل پر کس مقام
پر اطلاق کرلی مین حقیقے کسکو کہتے ہین اضافی کسکو کہتی اگر مضامین ومصرحات شرح جامی وشرح
تہذیب وشافیہ وفصول اکبری وغیرہا ہی حافظہ عالیہ مین ہوتے تو ایسی ہو کی مین پڑتی جناب نفضیاتمآب
کو نہین معلوم کہ تعدیہ وتصییر خاصہ للافعال اور یہی خاصہ للتفعیل کتب صرف مین موجود ہے وہان حضرت
کس بات کی مقر ہونگی اور قول صاحب تہذیب نحو رابہ الاقتدا یلیق مین مصرحات شراح و محققین باانہمہ
دعوی تحقیق نظر عالی نہین گذری اگر گذرتی یا حافظہ عالیہ مین ہوتی تو صرف لفظ خاصہ یا دون سیاق الا نبیا
پر انحصار بغرض دفع الفہم العالی تجویز نفرماتی اور قطع نظر اسکی باانہمہ دعوے فضل وعلم یہ بہی نہین دیکہا
کہ خاصہ کے معنے لغت مین کیا ہین فی القاموس خصہ ای فضلہ فافہم وتدبر ماہر فطن اس کلام اعجاز
نظام کے کیفیت اوٹہا سکتا ہی وہذا الفضل لمن خصہ اللہ تعالی باقرار معجزات بینہ فضل المرسلین
قال اللہ تبارک وتعالی ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء تیسرے منکر بہادر کو یہ بہی خبر ہے کہ مقام ابرہیم
کو آیات کثیرہ قرار دینا جسمین کہ بحسب ظاہر بعض جگہ لفظ واحد نہین دیکہنا بہی نصیب ہوا خود جاہی ہین
بلکہ قول بعض ضعیف ہے حتی کہ بعضے قرات مین فیہ آیۃ بینۃ ہی چنانچہ تفسیر کبیر مین ابن عباس اور مجاہد
وغیرہ سے اور تفسیر درمنثور مین ابن انباری سے اور سعید بن منصور ابن عباس سے روایت کرتا ہی کہ انہ کان
یقرء فیہ آیۃ بینۃ مقام ابرہیم چنانچہ صاحب بیضاوی نے بہی تعبیر مقام با آیات کثیرہ قیل کرکے یعنی ضعیف
کرکی لکہتے ہین اور بعقیل فطن پر بسبب مفسرین کے بیانسے یہی بات ظاہر ہے لیکن باانہمہ عقل کامل اور ذہن سلیم ہو

تو کما لتمس فی بسط الشمار اس نقط خاصة لابراہیم سی ہی الاٰیة اور ہر قدم علی الاحجار الاخری

دون مقام ابراہیم مشعر خاصة لابراہیم دون سائر الانبیا غیر مستلزم ہی بلکہ استلزام اس بات کا اسی شئ کو حسن

و انکار ہی کہ سوا مقام ابراہیم معجزہ ہمارا پیغمبر خدا بلکہ اور پیغمبروں کی نفی بہی ہی کیونکہ کلام صاحب بیضاوی

مصرحہ آخرسے کیفیت قرار و نفی اسکی کہتے ہے جسلیے منکر بادیانت فی نقل اسکی تشریح لکھے دیکہہ تو کہ

وہ صاف لکہتے ہین وتخصیصہا بہذہ الالاٰت من بین الصخار الخ یعنی مراد ساتہہ آیات کی ایک ہی کہ

تخصیص اس پتہر کے ساتہہ اس الاٰیة کی تمام دو پتہرون میں سے ایک آیة ہی وقس علیہ ہذا صاحب تفسیر حسینی

مفسرین کے ہان تقیید بسنگ مقام مرظاہر منکر بیادر ہو شش مین آوین تخصیص کے ضمیر کو سوختین یا غیرہ

سوا اس خاص پتہر مقام ابراہیم کی اور کس مقام پر سے سنگی نے تغییر جو ارمین باقیماندن قم آن قدم بر صفحات

ایام دون سائر آیات الانبیا کی ہی یعنی سمجہ لین در ہوش مین آوین کہ تفصیل ادیر جو وہ تخصیص

بسنگ مرقوم کے ہذا باواز بلند دیتی ہین بلکہ لمعات سے کہ کیا روشن تخت ہین کہ پہہ رقم قدم بر صفحات ایام

باقی رہا دوں آیات انبیا اسبق کی المختصر اگر بموجب قول ضعیف مقام ابراہیم عطف بیان آیات

بینات کا خیال کیا جاوے اور خاصہ ہی خاصہ حقیقی مقر مراد معنی یا یوجد لی کی دلالۃ بوجہ غیرہ

لیا جاوے تب ہی الاٰیة بہ سنگ یا اثر نقش قدم خاصہ حضرت ابراہیم ہرگز ممکن نہین بجز خصوصیت سنگ خاص کیا

مقام ابراہیم کما لا یخفی علی الماہر الفطن اللبیب الفہیم چنانچہ موید اسکی ہی حدیث موجودہ صحیح بخاری عن ابن جریج

جو باب اول مین کلام صاحب مواہب مین اول تہیر سے منقول ہی محتوی بر ضرب موسی حجر ستة تسبیع پتہر پر

ظاہر کرے کہ معاذ اللہ اگر یہ آیات مقر خاصہ ابراہیم حسب مزعوم منکر مراد ہو وانکار وتکذیب صحیح بخاری عاید

اور کلمو گیر منکر ہی قد صح انہ اصح بعد کتاب اللہ اور موید اسکی ہے جو کہ محدث دیار بکری نے ذکر جبل

لکہتے مین کہ مہبط آدم لبسرندیب وفیہ اثر قدم آدم مغموسة فی الحجر ویری علی ہذا الجبل کل لیلة کہیئة البرق

من غیر سحاب ولا بد له فی کل یوم من مطر یغسل قدمی آدم پس جو ہم ایک اثر قدم تعزیر کہتے مین

زیادہ ظاہر ہو گیا اور یہہ حصر رسالہ مقصود ہی مین مر نا المنہیا رسالہ ہی موجود ہی منہ

منکر جیسکو وہ ثابت ہوتی ہیں کہ کلمہ حاجتہ لابراہیم یا تو کل مجموعہ ایات مرقومہ کی قید پر لی یا آیہ

اخیر یعنی انتقادہ ددن نرآیات الانبیا کی سو خاصہ مجموعی کا حال تو بوجوہات عدیدہ و اوسطی صنعتی انکی

منکر اوخطا وکیفیت طلاب باجمال وتفصیل ظاہر کر دیا گیا اب اگر فرق آیہ اخیرہ کی قید شمار کیجیے تو

مقصود منکر مفقود ہے کیونکہ ہر صغیر و کبیر با ہر حدیث و تفسیر جانتا ہی کہ حضرت بشیر و نذیر با ستثنا

عقلی و نقلی مستثنےٰ و مبرا ہیں اس سے بہی کما لایخفی علی الصغار والکبار کیونکہ قرآن شریف نازل ہی خود

رسول مقبول پر کہ اونسے خطاب کرتا ہی پروردگا سو سوائے انبیا سلف حضرت اسمٰعیل ہیں لی ہنین کئی

جاسکتی اور با اینہمہ جو کوئی جاہل اعور باوصف ادعا اقرار رسالت آنحضرت اور صدق ما جاء بہ

آنحضرت کو بہی اس جگہ شامل کی تو کوئی حرکت اور قول و فعل افحش اور شنیع اس سے زیادہ نہیں تصور

کیا جاسکے اسکی نسبت اسکی اور محفل علما و محدثین میں بلکہ صبیان مکتب نشین میں بجز فضیحت و رسوائی

کے کوئی نتیجہ اور مفاد اسکی لیے نہیں حاصل ہوگا کیونکہ سارا جہان اہل اسلام میں جانتا ہی کہ قرآن شریف

ایات بینات لنبینا اور تا قیام قیامت باوصف کثرت اعدا اور تسلط کفار و مشرکین وغیرہم

حافظ النبوۃ باقی ہی اور بہت سے معجزات و آیات آنحضرت میں اسی طرح کما یشہد بہ کتب الحدیث سیما

حدیث انی تارک فیکم الثقلین الی قولہ حتی یردا علی الحوض متفق علیہ فرق اسلامیہ جیسے ظاہر ہی

یہ دونو تا قیام قیامت باقی رہینگے ایضًا قال النبی النجوم امان لاہل السماء اذا انتثرت کان

القضاء علی اہل السماء و اہل بیتی امان لامتی فاذا زال اہل بیتی کان القضاء علی امتی الحدیث

کذا فی المنبہات لابن حجر رح ایضا فی المشکوۃ والشفاء ما من نبی من الانبیاء الحدیث چنانچہ قاضی عیاض

تحت میں اس حدیث کے لکہتے ہیں معنے ہذہ عند المحققین بقاء معجزتہ ما بقیت الدنیا و سائر معجزات الانبیا

ذہبت للحین ولم یشاہدہا الا الحاضر لہا بلکہ عدم بقاء آثار سائر انبیا میں سے بعضونکے کلام کیا ہی

چہ جائے آثار افضل الانبیاء کما لایخفی علی ماہری التفاسیر وکتب المحدثین کالسعود والجلالین وغیرہم

کما صرحنا فی الروایۃ الی ... من الباب الاول ...

تو صاف واضح ہو گیا کہ بنا تفسیر معتبر مرادیا جا سکتی مجموعی ہی یا تفسیر مختصر فی الفضائل تفضیلاً فافہم وتدبر ولا تکن من الغافلین

پانچویں قطع نظر ان تمام مراتب کے منکر پر لازم ہی کہ سند دعوی فاقتہ لا بد کا اسم جسب عموم

اور دعوی اپنی کسی حدیث اور اخبار صحیح یا باسانید ضعیفہ تابعی صحابی سے اخبار یا تابعین یدار

دیگر تا اتفاق اہل حدیث وفقہ موافق قواعد مقررہ اہل حدیث پیش کریں یہہ عبارات کے

مجرد ہر تفسیر تو ادلے مویدہ ہوئیں اور نہ ہونگی جب تک کہ حسب عمدہ سند بطریقہ محدثین معتبرہ

بلکہ یہہ بھی اور کا مطلب کیسے حاصل نہوا ہی نہ ہوگا کیونکہ بموجب اسناد صحاح مثل بزرین و غیرہ

محدثین اور تفاسیر کبار متعبرہ مصرحہ باب اول ثبوت معجزہ مرقومہ با جناب ختمی مآب کا ثابت و محقق

جیسی یہہ دعوی کہ کسی نے معتبرین میں سے ذکر اس معجزہ کا نسبت با آنحضرت صلعم کے نہیں کیا تا واقفیت اپنی ظاہر

کریں کہ اپنی تفاسیر معتبرہ منصف کو چاہیے کہ تفسیر عثمان اور تفسیر طرطوسی و تفسیر ثعلبی و تفسیر دیگر

و تفسیر کشف الاسرار و تفسیر محمد بن حسین کی عبارات مصرحہ باب اول کو منکر کو دکھلا دے اور

باقی سمجھا دے یہہ جو ابھی لکھا گیا ہے جا تعالی لبین الذی مکی گروہی منکر اسنا چاہتی ہیں تفسیر

ملاحظہ سے ہی کیا گزری کہ آنکھی عینک میں ہو رکہ کھل گیا تمام تفاسیر کا بھی دیکھی ادراک کلی

حاصل ہو گیا یہی ہے جو بسیار سفر باید تا پختہ شود الیسی دعوی کا یہی انجام ہوتا ہی اللہم احفظنا

وجمیع المومنین المختصر کہ باقی جو دعوی من الخطا علی الفاسد ہے یعنی جبکہ وجود و ثبوت معجزہ

مرقومہ نسبت با آنحضرت صلعم تفاسیر کبیرہ و معتبرہ مثل تفسیر عکرمہ و غیرہ سے ثابت ہی تو اب جواب

مر ایک قول مستفسر عنہا کی عدم وجود در تفاسیر سند کا معلوم ہوتا ہی اور بھی اختصار مطلوب سے

المختصر لکھا جاتا کہ اگر صاحب مدارک وغیرہ نے تصریح معجزہ و نقش قدم آنحضرت اس مقام پر نہیں کی

تو کچھ موجب خلل نہیں اس محل پر ذکر نہیں کیا دوسری در موضع ما یحتاج الی البیان کل بیان آلی قول کی

فی الغایۃ والکفایۃ مترجم ہے نا خود بانگ بلند محل ہے کیونکہ کوئی مفسر بیان دعوی بیان انحصار معجزہ

معجزات آنحضرت صلعم کا انکار بھی نہیں کرتا اور اگر بالفرض والتقدیر یہ بھی کرتا اور اتفاقاً کوئی
معجزہ فرد گذشت بھی ہوجاتا تب بھی انکار و حکم بعدم ثبوت اوسکی کیونکہ ہوسکتا ہے کیسے عاقل بالغ کا کام نہیں
ہوسکتا ہے لاحتمال عدم وقوفہ علیہا او احتمال سہوہ عند النقل کما نقلنا عن المحقق الدہلوی من
توصیل المرید الی المراد فی ذیل الروایۃ الآحاد والثلثین یعنی اختلاف مبنے بر اختلاف طریقہ است و
قال الامام النووی شارح مسلم ما اختلف الروایۃ فی القصۃ الواحدۃ فذالک محمول علی ان بعضہم حفظ
وبعضہم نسی پھر جائیکہ مقام مذکور میں معجزات آنحضرت صلعم سے کلام ہی نہیں بلکہ انحصار ہی آیات
خانہ کعبہ کا تو تائید واعانت غایۃ اور کفایہ تثبت منکر کے لئے کافی اور معین ہو جب یہ دعوی کسی نے ثبت
معجزہ نقش قدم رسول اکرم صلعم کا ہوتا کہ مقام ابراہیم پر بھی نقش قدم آنحضرت کا ہی فافہم وتدبر
قولہ یشتق کلام الخ اقول سرآپا زور اور تلبیس سے مشوب جو ہات عدیدہ مخدوش و مردود اول یہ کہ
انحصار معانی کلمہ اذا حسب عوہ منکر ممنوع اور کذب و تدلیس ہے کہ انہیں کتب نحو میں یہ ہوا ہوگا کہ اذا معانی
متعددہ کے لئے ہی اور جس طرح سے مستعمل ہوتا ہے کیلئے ایدہ ہوتا ہے سکو چھوڑ کر اپنے روپے از راہ دسوسہ
بازی خاص ایک بات پکڑ کر اوسکو مثل خادم ابراہیم تعبیر کرنے لگی مقام عبرت ہی ہاں دوسری الاتقان
ہوید ا ہوگا کہ یہ پانچویں شق ہی جو سیوطی رح نے لکھا ہی الخامس خالفت اذا ان الخ کہ منکر نے اپنا
فی لیسیٹ دیانت دار کے لفظ خامس کو مثل غوص الی الکعبین ہضم کر لیا تا کہ عوام بیچارے دہوکے
میں پڑیں بلکہ کلام سیوطی رح ضعیف قول ابن عصفور پر دال ہی اور خاتمہ میں اسی مقام میں سہو سے
لکھتے ہیں قد تاتی اذا زائدۃ ومن شاء مزید الاطلاع فلیرجع الی کتب البلاغۃ سیما الی الاتقان
فسیر تلبیس المنکر ہداہ اللہ الرحمان دوسری یہ کہ منکر نے کلام اہل حدیث و بلاغت سے ظاہر خود بہرہ
نہیں رکھتا کہ یشتق کذا تہی ظاہر کر کے دریں صفات صحاح جیسے محدثین کے کلام کو معاذ اللہ عدم
اعتبار تعبیر کرتا ہے حفظنا اللہ وجمیع المومنین من فتنۃ الاصدقاء الوسواس بلکہ در حقیقت یہ جدال

شقاق با کلام خدای علام و رسول ذی الاحترام و صحابہ کرام و فقہا و ائمہ عظام سے قریب
ظاہر ہوگا کہ اذا آیات و حدیث اور کلام فقہا میں بہ نسق کذائی کتنی جگہ مستعمل ہے بلکہ یہ بھی
اثر معجزہ ہی کہ منکر بہادر زبان قلم پر وہ کلمہ جاری ہو جو مثبت معجزہ و روایات ہے اثر قدم اور طوق گردن اور
وبال جان منکر ہو یعنی اہل انصاف دیکھیں آدمنکر جو شیر مادین اور غور کریں خود آیہ اذا قمتم
الی الصلوۃ الخ میں کہ اگر ایسے کثرت وقوع اور افادہ عموم اور مفاد کلما موجود اپنے خیال فرما
میں اور حذف و تقدیر کا کچھ پس و پیش نہیں خیال کرتی تو پہلی بر قیام صلوۃ کی لئے بمفاد کلما عموماً
فرضیت وضو کا فتوی قایم کریں اور خارق اجماع ہوں پہیا جو ہوش میں آویں لیسا سفر باید
یہ نہ جانا کہ حیثیں ان انتم محدثون یا من مضاجعکم یا محدثین عند المفسرین و فقہا و محدثین بتقدیر
اسطرح بیان بہی خرقا للعادۃ یا علی طریقۃ المعجزۃ وغیرہا کلمہ کذائی حذف ہے دیکھیں انکہیں کہولکر
بیضاوی میں والمعنی اذا قمتم الی الصلوۃ محدثین الخ اور دیکھیں اپنی محولہ تفسیر حسینی میں اذا قمتم
الی الصلوۃ کی بہی یہی چون بر خیزید برای نماز و شما محدث باشید اور دیکھیں تصریحات و تشریحات محشیان
شرح وقایہ وغیرہا جیسا لکھتی ہیں معنے قمتم اردتم القیام و انتم محدثون بعضے یوں تعبیر کرتے ہیں اذا
قمتم من مضاجعکم وہو کنایۃ عن النوم والنوم من قبیل الحدث بالجملہ اسطرح آپکی تصریح علی بن برہان الدین
محدث تحت مرویہ حافظ زہری کما مر فی الروایۃ الثامنۃ کان اذا مشی الی قولہ ای خرقا للعادۃ
بلکہ محدث ممدوح انہیں منکر صاحبوں کی ضیافت کے لئے انسان العیون میں کئی دفعہ دخل کر گئے ہیں کہ دوسرے
جگہ یوں بہی تصریح کرتی ہیں ولم یکن ذلک شانہ فی کل حجر بلکہ علیہ الخ جیسے روایات معجزہ قدم
کی منحصر بخصوصیت اذا نہیں بلکہ بہتیری حدیث و روایات بدون کلمہ اذا کی بہی متعدد و متکاثر
ہیں کما مر فی الروایۃ الثانیہ عن حدیث ابی بکر الصدیق رضی و فی الروایۃ الثالثۃ والسابعۃ وغیرہا
الروایات الکثیرۃ المصرحۃ فی الباب الاول جو بہت تکرار اور کثرت وقوع سے بہی اپنے معنی سے کیونکر

ظہورِ نقش قدم بطریق معجزہ و خرق عادت بہ کرات و مرّا واقع ہوا ہی چنانچہ یہی سبب ہی کہ مصر
اور بیت المقدس اور مکہ شریف وغیرہا اکثر دیار و امصار مین تبرکِ نقش قدم شایع اور رایج ہی
اور بہت زیادہ تر ظہور قصدیہ ہی ہماری حضرت صلعم کی حضرت ابراہیم پر کما ظہر عن تصریحات المفسرین
والمحدثین پانچوین ماہرین علم میزان پر یہی ہویدا ہی کہ کلمۂ اذا امارات قضیہ مہملہ سی ہے اور قضیہ مہملہ قوت
جزئیہ مین ہوتا ہی تو خلاصۂ مرام بموجب تعبیر اون لوگونکی یہی جو بکلمۂ اذا معبّر مین یہ ہوگا کہ ظہور الا
نقش قدم خاص بطریق اعجاز و خرق عادت واقع ہوا ہی چنانچہ مثالین خاص آیات قرآنی اور احادیث
صحاح ستہ وغیرہا اور ارشاد فقہا نے درباب طلاق و در استعمال اذا و سطی صغر اشکنئہ منکر اور بہرہ اندوز
طلاب اور حیاء علماء اولی الالباب کے بہی حقیر لکہدیتا ہی کہ محفل علما مین تلبیس اور جرأت منکر بہا در ظاہر
دبا ہر ہوجاوے کہ بطریق بشتے نمونہ از انبار ہی فاذا برق البصر الایہ کلا اذا بلغت التراقی الایہ
اور سورہ اذا السماء انفطرت اور سورۂ اذا السماء انشقت اور آیہ اذا حضر احدکم الموت الایۃ اور و اذا طلقتم النساء
الایہ اور ان عزموا الطلاق الایہ وغیرہا آیات کثیرہ ہین کہ کثرت اور قلت تو ایک طرف بعض بعض
جگہ مدخول اذا باوجود کہ وقوع اوسکا بجز مرۃ واحدۃ قیامت تک ہوہی نہین تو بیاد و نیگے منکر
ذرا یہ بہی غور کرینگے کہ طلاق نادر الوقوع ہی یا کثیر الوقوع کہین گے عرض جو کچھ کہین گے اذا طلقتم
مین اذا اور ان عزموا الطلاق مین ان اونکا وبالِ گردن ہی وقس علی ہذا دیکہو مشکوۃ شریف
مین او رسمہا دین عن ابی بن کعب عن النبی صلعم قال اذا کان یوم القیامۃ کنت امام النبیین و خطیبہم و
صاحب شفاعتہم غیر فخر رواہ الترمذی اور صحیح بخاری مین ہے کان النبی اذا اغتسل من الجنابۃ الحدیث اور صحیح مسلم
مین ہی عن عائشۃ الصدیقۃ رض کان رسول اللہ صلعم اذا اغتسل من الجنابۃ الحدیث موطا امام مالک مین ہے عن
ابن عمر رض کان اذا اغتسل من الجنابۃ الحدیث اور صواعق محرقہ مین ہے فی مناقب علی عن ام سلمۃ کان النبی
اذا غضب لم یجترء احد ان یکلمہ الا علی اخرج الطبرانی والحاکم ہدایہ مین بیچ باب کتابۃ المکاتب کے اذا ادّی

مکاتبۃ لذمۃ العقرا و مشکوٰۃ شریف میں ہی خارجہ بن زید بن ثابت سے ہی قال دخل النفر علی زید

بن ثابت فقالوا لہ حدثنا احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کنت جارہ فکان اذا نزل علیہ الوحی بعث الی

فکتبتہ فکان اذا ذکرنا الدنیا ذکرہا معنا واذا ذکرنا الاخرۃ ذکرہا معنا واذا ذکرنا الطعام ذکرہ

معنا فکل ہذا احدثکم عن رسول اللہ رواہ الترمذی کمال تعجب ہے کہ منکر فی اذا جاءہم الحسنۃ او

ان تصبہم سیئۃ تو یاد رکہا اور واذا اصابتہم مصیبۃ اور ان ردنا الا احسانا او ران تصبہم حسنۃ

اور ولئن اصابکم فضل وتر اٰمنت دیکہا یاد رکہا حفظت شیئا وغابت عنک اشیاء الیلی

انشا خو کرینگی کہ شعر فان کنت لا تدری فتلک مصیبۃ وان کنت تدری فالمصیبۃ اعظم محول منکر

حکم تیر از گشت پیدا کیا بلا صاحبان ذوق فن بلاغت خاص میں تیر باز گشت ہے زیادہ تر کیفیت جرأت

منکر او بتا سکتے ہیں اب کوئی پوچھی منکر یہاں در کہیا جیو مدخول ان یعنی درایۃ وعدم درایۃ ہر دو

نتیجہ دلیل تو عری یا حقیقت میں یہ بہی بکمال دلالت تنکرا اور عین اثر معجزہ ہی کہ شعر نہیں بن قلم درایۃ

وہ نکلی کہ خصم کا بال بیکا ہوا اور خود طاعن ہی دل کے حق میں تیر زہر آبدادہ ہوجاوے فافہم وتدبر

وقس علی ہذا در باب صیغہ کان جو بیت تلبیس امثال اٰذای کا ربند ہو میں شرح مائۃ عامل خوان بہی

جانسکتا ہی کہ محض نور بافی اور ہیچ بازی ہے اور حکیم ترمذی پر بہی جو تغلیط جملہ اولی و بنا ذہبی

جملہ ثانیہ کو معاذ اللہ غلط کہتی ہیں خود انہا دلی بصیرت اور جہل با تجاہل ہے اور یہ اولی ہی باحتیاط

زرین حیا صحاح کو مسند لیہ صاحب مشکوٰۃ کے رکہا ہی تحت کتب بلا و معانی یہ ہو یدا ہی کہ بحث ماتحن فیہ اوس قسم کی

سی نہیں بالفرض اگر جملہ اولی بخبر صحیح بہی ہوتا تو بہی جملہ ثانیہ یہاں غیر صحیح نہیں ہو سکتا کیونکہ یہاں

دونو تامہ ہیں فالحکم بفسادہ فاسد ومن شاء مزید الاطلاع فلیرجع الی الحسامی سوا اسکی اور جو باتین

متضمن عنہا امور کذائی ہیں ہر عقل فہیم مضرات صدر جواب ثانی ہر ایک کا خیال کر سکتا ہی او

بہتیری کلمات افترائی منکر او ادعا عدم صحت و ثبوت از تقاشیر ترمذی قوت القصدر بہا منشور ایں

سوجز ای الطوالت اب جمیع لزوم و وجوب عظمت اور اتخاذ برکت خاص نقش قدم مبارک واقعہ بیرون
شہر دہلی کو مختصر الکھتا ہی کہ ہر مومن مسلمان کلمہ گوی رسول منان پر تعظیم و تبرک ضرور اور لازم ہی اور
توہین باعث ہلاکت و ضلالت ہی واضح ہو کہ صلحا و محدثین و مورخین وغیرہم کی کتب معتبرہ سے وجود با جود
اس قدم شریف کا کیہ شیوع و تواتر پونہچا ہی اور محدثین و علما سلف و خلف زیارت کو جاتے اور تعظیم کرتے
ہی و ہذا القدر کاف للمسلم الموقن بلکہ توہین و انکار موجب حصول نار ہی کچہہ تہوڑی سی کتب معتبرہ سے بطریق
نمونہ از خروار حقیر بروی کار لاتا ہی اول تو طبقات حسامی کتاب معتمد و معتبر جس سے باب اول میں عبارت
فروری البیان نقل کی گئی یاد کرنی چاہیے کہ ذکر مدرسہ سلطان فیروز شاہ میں بعد حال فتح خانکی مرقوم ہے
کہ پیش از سلطان فیروز شاہ فوت کرد و قبر وی در ہمان مدرسہ است و بالای قبر وی نقش قدم معظم آن سرور است
دوسری کتاب جلیل القدر کرامات الاولیا تالیف نظام الدین احمد بن محمد صالح صدیقی الحسینی میں بیچ احوال
خواجہ محمد باقی باللہ کے ہی کہ مرقد منور ایشان در دہلی نزدیک قدم رسول واقع است تیسری حضرات القدس
میں مقامات حضرت مجدد الف ثانی میں جو تصنیف مولینا بدر الدین خلیفہ حضرت ممدوح ہے مکاشفہ احمدیہ میں
مرقوم ہی وقت بر آمدن دہلی بزیارت قدم مبارک رسالت پناہ مشرف گشت آنجا کہ سجادہ را در قدم معظم
می اندازند ہیچ دیباشید و گریہ دست داد و از آنجا بمعیت حضرت گشت چوتہی زبدة المقامات
والبرکات الاحمدیہ کہ مقامات حضرت مجدد الف ثانی تصنیف مولینا خواجہ ہاشم ہی احوال حضرت خواجہ باقی باللہ
میں ہے کہ تفریحی با یاران بآن موضع رسیده انہار را خوش کرده وضو ساختہ دوگانہ گذارده بودند و خاک
از آن موضع پاک بدامان ایشان چسپیده بود و بر زبان شریف راندند کہ خاک این موضع دامنگیر باشد
لاجرم دران مکان کہ قدمگاہ حضرت رسالت است و نزدیک شاہ راہ آن شاہ اقلیم ارشاد را گنج وار سپردند
پانچوین منتخب کشکول میں بیچ حال حضرت باقی باللہ کی ہی قبر در دہلی متصل قدم شریف ہی چہٹی مراة آفتاب نما
میں حال خواجہ باقی باللہ میں ہی در سنہ الف ہجری وفات نمودہ متصل قدم شریف دفن شدند ساتوین تحفہ

حسامیہ مین کمال بسط و تفصیل سی یہ حال و فات فتح خان کی دفتر رابع مین ہی دقت کہ سلطان محمد
با ارادت مخدوم العالمین رفتن خواستہ بود فتح خان کہ درمیان او و سلطان عہد قدم مبارک حضرت سرور کائنات
بود تا کسی پیش از یکدیگر بعالم بقا شتابد آن نشان والا شان بسینہ او گذارد فتح خان کو بیمار
وا دید تا حضرت مخدوم جہانیان وصحت یافتن ایشان بدعا حضرت قطب المکرمین سید بادیا سوار شدہ تنہا
بسو بانی پت شتافت و بوقت شام در آنجا رسید اسپ بر در خانقاہ عزت داشتہ باز حضرت مخدوم العالمین
گذاشتہ اندرون رفت حضرت مخدوم درون حجرہ مشغول بود و مخدوم شیخ زینا کہ از خلفا خاص حضرت شیخ
بود حلقہ حجرہ در دست گرفتہ ایستادہ بسان قبیل پست می جنبید فتح خان تا پرسیدہ دلیرانہ درون حجرہ رفتن
خواست حضرت مخدوم شیخ زینا گفت ای بچہ کجا میروی نمیخواہی کہ سلامت باز آئی گفت سلامت میروم
و بسلامت باز می آیم آنجناب فرمود اگر سلامت بیائی پیراہن من پارہ کنی والا من جامہ ترا
پارہ کنم فتح خان چون خواہان ہمین تفاول بود دلیرانہ درون حجرہ رفت و دید کہ حضرت مخدوم العالمین
استغراق اند فتح خان دست بستہ بایستاد و پس آنکہ کسی آنحضرت را خبر رسانید و از زبان مبارک حضرت
بر آمد کہ برو مگر فتح خان شاد شدہ زمین بوس نمودہ آمد ہمچنان مخدوم شیخ زینا راست ایستادہ بدید
یا شیخ چگونہ سلامت بر آمدم فرمود ای بچہ تیر بہدف رسید ازینجا خود قضا گرفتہ آمدی اما تا دہلی خود سلامت
نتوان رسید فتح خان گفت یا حضرت آرزوی من از دل و جان ہمین است بجہت من ہمین تفاول از ینجا
آمدہ بودم الحمد للہ والمنہ کہ بشارت یافتم پس بغایت شگفتگی و تازہ روئی از انجا بر آمدہ سوار شدہ
روانہ گشت چون نزدیک دہلی رسید ضربہ رنجی فرا آمد خوابیدن گرفت و چادر بر سر رو کشید و جان بحق
تسلیم کرد چون این خبر بسلطان رسید وعدہ خود بجا آورد و در پائین قدم مبارک حضرت رسالت پناہ محمد
مصطفی بر سینہ او گذاشت انہوں نے شیخ عبد الحق دہلوی محدث اپنی بیٹا کو بطریق وعظ و نصیحت
و حصول زیارت اور تبرک قدم شریف ممدوح جو لکھے ہین بہت نفیس طول نظم مین سی چند ابیات اور سیر

اوسمین کی لکہی جاتی ہیں ۔ گہہ کردہ ز شوق پای تا سر ۔ آئی سوی نقشِ قدم پیمبر ۔ بوسی قدم نقش

ادرا مالی رخ خود بخاک آن پا ۔ خلقتش ہمہ کعبہ می نمایند ۔ زان اہل صفاش فیض یابند آن

چو در مقام دہلی ست ۔ زان نکتہ خورد نام دہلی است ۔ نوین اخبار الاخیار میں ہیچ حال و سید بزرگ

کی کروہان قوم میں لکہا ہی این دو سیدزادہ را در حرمِ روضہ قدم شریف حضرت عالم پناہ دفن کردند

اور دسوین تذکرة العلما تالیف حضرت شاہ محمد اکرم قدس سرہ احوال حضرت خواجہ باقی باللہ میں ہی

حضرت خواجہ باقی باللہ مغفور ہمیشہ بوقت شب دو بار در درگاہ قدم شریف حاضر می شدند و تمام شب نزد قدم

مبارک آن سرور مراقبہ میفرمودند تا آنکہ بکمال ظاہر و معنوی حاصل کردند یہ دس حوالجات تو بقصد تلک عشرة

کاملة نظر اختصار لکہدی گئی جنسی زیادہ بصیرت منظور ہو کتب تواریخ معتبرہ مرقومہ غیرہ میں دیکہے اور علاوہ

اسکی جمیع فقہا و علما رکہل خاص عام اہل اسلام خلفاً عن سلف بالاجماع فیض زیارت اور استدعا برکت

خاص اس قدم متبرک کی رہتی ہیں حتی کہ عہد بادشاہ دین پناہ اولی الامر ایمانی حضرت محمد اورنگ زیب

عالمگیر بادشاہ میں واسطی تالیف فتاوے عالمگیری کی جو مجتمع ہوے سب فیض اندوز خاک قدم اکسیر خاصیت

ہوتی کسی نے انکار اسکی لب پر لایا غرض از بس ظاہر ہی قدیماً اور حدیثاً اگلے پچھلوں میں سب خاص و عام بالاجماع

عظمت و برکت جو رہی ہیں یہاں تک زمانہ قریب تک قدوة المحققین شیخ عبد الحق محدث دہلوی اور مولینا شاہ

عبد العزیز مع والد ماجد اور جمیع برادران جلیل القدر اپنی کے پیر پیران مولوی اسمعیل صاحب ہی حتی خود

مولوی اسمعیل تک اس کے جیسے منکر نہیں ہوے بلکہ سب تعظیم و تکریم و تبرک میں قدم مبارک کی لب پر اور چشم

حاضر اور گویا رجوع رہی مولوی اسمعیل کہ ایسی باتوں بے بنیاد بد نام زد ہیں انکی تقویة الایمان

وغیرہ موجود ہیں ہر منصف صاحب ایمان دیکہہ سکتا ہی کہ کہیں انکار اس معجزہ کا یا خاص اس قدم مبارک

کا عموماً یا خصوصاً پاویگا بلکہ یہ سب لوگ وہان جاتے تہے اور درود پڑہتی تہی ابہی ہزارہا لوگ دیکہنے والے انکو

زندہ ہیں جناب مولینا شاہ عبد العزیز صاحب کی ہمراہ جناب حضرت استاذ اس حقیر کے اکثر اوس بارگاہ میں موجود

تھی وہ دراوی ہوی اس بات کی کہ حضرت مولینا کی بعد حصول زیارت وتبرک یہ شعر بھی ا

کہ اینقدمگاہ مبارک خادمش رضوان شد چہ عجب روح الامین ہم بردرش دربان شد و قس علیہ

جناب مولینا رفیع الدین غیرہ بکمال خضوع وخشوع اس قدمگاہ مین سر فرو ہی ہوتی

خاص وہان جو درس فرماتی ہو بجز تعظیم وتکریم لب نہین ہلایا البتہ وعظ ونصیحت اگرکر

امورات بدعت آیات کی کرتی تھی اور دودہ وغیرہ کمتر حرام بنگ اسمعیل الی کومنع کرتی تھی

اسمین شک نہین کہ ہر عالم وماہر کو یہ بات ضرور ہے سوہم بہی امورات

مخدرہ مین بلکہ مقتیل فہیم پرظاہر ہی کہ یہ منع مولوی اسمعیل دودہ وغیرہ کمتر حرام جو حق مین قدم مبارک کے

عین تعظیم و دوق خاص قدم مبارک ہی الحاصل کہ حقیقت اجماع جمیع علماء اسکی عظمت وتبرک پر

اب منکر سنکر کو انکار بر قدم اونا اصراط مستقیم اجماع کے درحقیقت ثابت اونا ہی یاد

قال الشیخ ابن ہمام الحرمی ہی حکم تیر بازگشت بیدا کیا وقس علیہ ذا جو تقریرات شطحیات وانکی تحکم

وہ سب مبنا منشوا انکی تنبیہ منکری جو نسبت تحریر شیر زادگی فتح با سلطان فرشا

عوام کے حقیر کی طرف کی ہی کذب بہتان جیسے بہتان صاحبان تفاسیر حسینی جواہر

مواہب پر ہتا اللہم اغفر وارحم اور یہ جو وہ کا بسبب اختلاف تواریخ اور مجہولیت بسیار ساز رار

سفر السیر اسلی بہکانی عوام کے منکری دیا ہی اور عبارت با طول طویل سی محض تضییع کاغذ وقلم دک

کلام فرمایا ہی حذا للطوالہ آتا لبس ہے کہ بہکاو عوام بیچارہ کو جتنا چاہیں بہکالین محل عقل

نہی ثبوت اپنی فضیحت ظاہر کرتی ہین آتا نہین دیکھتی کہ اختلاف سی تاریخونکی کہین اصل شی الا

تغیر کیا سکتی ہی جب ہو انکو جو تاریخ روانگی محمد قدم پر اسے تو نہی وہ و اسطی تاریخ اگر ایسے اختلاف

ایسی ہو کی ہر دو کار لاتی ہین تو کل کو بسبب اختلاف تواریخ وفات انحضرت اصل وفات انحضرت کے منکر

ہو جاوینگی یا اور جو صدہا امور مین اختلاف تواریخ ہی سب کے انکار ضرور ہوگا اگر اونکی ایسی فرزا

کا حرف احرفا . . . دی نوعیت کا بطول پوہچا ہی اسلئی اوس رہنے دیا گیا

ماہر تاریخ و سیر پر فرق بصیرتی اور ہو کی بازی منکر کا بلا حظہ کتب تواریخ مرقومۂ بالا اور علاوہ انکی خود کتب محولۂ منکر سی ہویدا ہوگی ہر شخص منصف صاحب نظر خود دیکہ سکتا ہی اور امکان توفیق میں تواریخ مختلفۂ آمدورفت حضرت مجدد و یکم یا اختلاف سنین کے تکرار آمدورفت حضرت مجدد کو صحیح خیال کر سکتا ہی اور وقوع حج ہفت گانہ ظاہر بات ہی کہ حال تمام عمر کا ہی نہ سالِ واحد کا سبحان اللہ حال ہا ہر حضرت منکر یہ ہی کہ مقر نامہ اپنی دلسے ایک بسیار تراش کر قایم کر دیا جسکا پتا بجز صفحۂ خاطر منکر بہادر کہیں نہ پایا جاوی کہ درحقیقت وہ سیر نامہ ہی اور اکثر جو اغلاط اور زلات جو عبارات عالیہ میں واقع میں وہ ہم سہو کاتب اور چوک نظر عند المقابلہ یا نقص طبع خیال کر کے نقض و گرفت ہر ایک امر پر خلاف عفو و کرم جانکر درگذر کرتی ہیں بالجملہ چونکہ مختصراً ردِ ادعا اوس او ثبوت مطلوب میں جو جو امر ضروری تہی سو لکہدی گئی اور جتنی مزخرفات لاطایلہ منکر میں جوابہا سے فی الواقع انکی تمام دکمال انسی تصریحا تسی ہر عقیل فہیم حاصل کر سکتا ہی سوا ب چند تنبیہ و فواید ضروری واسطی تنبہ و ہدایت منکر اور جمیع خواص عوام کی مختصراً لکہدیتی ہیں نفعہم اللہ بہا بحق محمد و آلہ الطاہرین صلوات اللہ و سلامہ علیہم اجمعین

فف اے بہائیو مسلمانو یاد رہی کہ اہانت آنحضرت صلعم کی ادنی طرحسی بہی ہو تو موجب کفر ہی یاد کرو مضمون منقول صفحہ ۳۴ کہ حاشیہ شرح وقایہ سے لکہا گیا قد اجتمعت الامۃ علی ان الاستخفاف بنبینا الخ اور غور کرو تو ثیق مصرحہ اور تعظیم و تکریم اتنی علما و محدثین کے نسبت قدم مبارک مرقومہ الصدر کی تو اب عدم تکریم اسکے تو ہین صاف آنحضرت صلعم کی اور تکذیب اتنی بزرگوں علما مجتہدین اہل مدینہ اور حرمین کے اور اجماع ہی آور از روی انصاف دایمان کے دیکہیں تعظیم کوئی جرم نہیں بلکہ یقین حصول ثواب اور توہین میں ہزار طرحکی جرم اور کفر یاد رہی مسئلۂ فقہا بہا ہی کہ جو شخص موی مبارک آنحضرت صلعم کو موی کہی متصغر کہی یا کدو کو باوصف پسند خاطری آنحضرت نا پسند کہی تو بہی یہی حال ہی پہر نقش قدم

مقدس ممدوح کا قصد انہدام اور نام لینا ہی بااہانت یہ عدم تبرک معاذ اللہ لیس جو کوئی ہی و یکہا

ف یاد رہی کہ جس جگہ کچھ بھی تبرک حضرت کا ہوتا، وہاں تا ابد ملائکہ کا ہجوم رہا کرتا ہی جامع المعجزات میں لکہی

ہی مروی ان ابابکر اخذ شعرین من لحیۃ النبی ووضعہا فی بیتہ تبرکا فسمع ابوبکر من بیتہ صوت القرآن

باحسن الاصوات وطلب القاری فلم یجد احدا حتی اتی الی موضع الشعرین فسمع القرآن عندہا فجاء

الی النبی فاخبرہ بذلک فقال یا ابابکر اما علمت ان الملائکۃ یجتمعون علی شعری یقرؤن القرآن عندہ

ف قاضی عیاض شفا میں لکہتی ہیں قال اسحق بن ابراہیم الفقیہ ومما لم یزل من شان من حج المرور بالمدینۃ والقصد

الی الصلوۃ فی مسجد رسول اللہ والتبرک برؤیۃ روضتہ ومنبرہ وقبرہ ومجلسہ وملامس یدیہ ومواطئ قدمیہ

والعمود الذی کان یستند الیہ ف بیچ شفا کی قاضی عیاض نے ہی کہ کان ابن عمر یضع یدہ علی المنبر الذی یجلس علیہ

رسول اللہ فی الخطبۃ ثم یضع علی وجہہ یعنی اصل کہ عبد اللہ ابن عمر آنحضرت کی منبر پر ہاتھ رکہتی پہر اپنی منہ پر

رکہتی یعنی جس منبر پر حضرت بیٹہتی قدم رکہتی تہی عبد اللہ ابن عمر تبرکا اوس پر ہاتھ پہیر کر اپنی منہ پر ہاتھ پہیر لیتی

ف یہی صاحب عینی شارح صحیح بخاری نے بیچ حدیث کان قدح یشرب فیہ النبی الحدیث لکہتی ہیں فیہ دلیل ان الشرب

من قدحہ وآنیتہ من باب التبرک یعنی اصل کہ تعظیم و تبرک ہر اوس چیز کا جسکو کوئی عضو حضرت کا لگا ہو

یا حضرت کا کوئی باشنے از رو دیان موجب برکت اور سنت صحابہ ہی و قس علیہ ہذا صدہا روایات صحیح اور تعامل

صحابہ اپنی عمل پر بطریق محدثین ثابت و متحقق ہی کہ آنحضرت کی تبرکات سی حصول برکات اونکا دائر ہو

او تعامل خلفا رہا ہی اور کتب صحاح جو ہدایت کرو کہ آنحضرت نی کہ علیکم بسنتی وسنۃ خلفائی

تو تبرک ایسی تبرکات سی سنت صحابہ ہی اور ماموربہا اور منکران باتوں کا اور اہانت کنندہ مردود و مطرود

ہی حتی کہ اگر کوئی شخص خاک مدینہ منورہ کو ردی کہوی تو قابل درّی لگانی کی ہی قال القاضی فی الشفا

قد افتی مالک فی من قال تربۃ المدینۃ ردیۃ بضرب ثلاثین درۃ وامر بحبسہ ... الا مالک

یعنی حکم ... شخص کو کہ کہا اوسنی خاک مدینہ کی ردی ہی ساتھ مارنی تیس درّی اور حکم کیا قید اوسکی

تنبیہ تعجب ہی منکر بہادر سے کہ عظمت اور فضایل و مدایح اور آثار برکات تمثال النعل مبارک اور روضۂ
مبارکہ اور قبر مقدس حضرت بلکہ صفات قبور مقدسہ بعض بعض خلفاء راشدین کے جو جو کتب محدثین میں بہری ہیں
منکر کی نظر سے نہیں گذریں یا تجاہل منظور ہے ہم اگر تھوڑی تفصیل بھی انکی لکھیں تو کتاب طویل بڑی سار مرتب
ہوا سلئی ہم مختصراً اشارہ کر دیتے ہیں جس طالب حق کو تفصیل دیکھنی منظور ہو تو تمثال النعل کا حال خاص رسالہ منیب
مقبولہ منکر اور فتح المتعال وغیرہا کتب مبسوطہ میں دیکھے اور زیادہ تفصیل و تصریح جمیع امور صحت تمثال کی
مرقومہ تشریح اسامی محدثین سلف و خلف جنہوں نے خاص صورت قبور مقدسہ بنائیں کتاب فخر منیر شیخ تاج الدین
فاکہانی اور تالیفات محدثین جلیل القدر مثل عثمان بن قسطاس و اسحق بن بحلیسی حافظ بن زبالہ و حافظ
زبیر و حافظ یحیی اور طاہر بن یحیی و ابن فراس و شیخ و محدث سمہودی میں ملاحظہ کریں ان سب نے نقول
قبور مقدسہ بنائیں اور ابوزید بن شبہ در فشہری و حافظ یحیی و ابن بابہ و ابن عساکر و مراغی وغیرہم نے صورت
حجرۂ شریفہ بنائی المختصر کہ شیخ مرقوم اقصد لکھتے ہیں و من فوائد ذلک الخ کہ نقل عبارت ضروری بحاجت
نظر بر تنبیہ منکر حاشیہ پر لکھدی جاتی ہے علاوہ اسکی کتاب الاکتفا فی مغازی المصطفے والثلاثۃ الخلفاء اور
کتاب فتح الحب الصمیم اور کتاب خدمہ نعل القدم المحمدی اور فتح المتعال تلمسانی کے خاتمہ میں بکمال بسط و تفصیل
تحقیقات و ثبوت تعظیم و تکریم و تبرک و تقبیل یعنی چومنا تمثال النعل مکرم کا مثل سائر آثار علیہ صحابہ و تابعین و ائمہ
حفاظ محدثین و فقہاء عظام سے باسناد جیدہ ہے اور رد وساوس منکر جیسی جھوٹ انکا بھی موجود ہے اور تفصیل
محدثین و احادیث صحیحہ کی مرقوم ہی ملاحظہ کرنی چاہییں اور جو منکر کو باوجود ایسے لئے کہ تیسر انکا متعسر ہو
تالیفات جناب فاضل اجل عارف اکمل نخبۃ الدوران مولوی حسن الزمان صاحب دام افاضاتہم سیما تحت
قدم شریف احمد میں دیکھکر متنبہ اور مستفیض ہونا چاہیے منکر کو لازم ہے کہ اور کچھ نہیں تو بسبب لدنیہ اپنی
مقبولہ میں تو دیکھے کہ شرح اونکی تفصیل مشرح موجود ہے کہ جن لوگونکو اصل نعل شریف نہیں میسر ہوا انہوں نے
نقل نعل بنائی اور اسناد جیدہ اسپر موجود دیں یہی صاحب مواہب لدنیہ نے بھی شرح تمثال النعل مبارک او

بیان فوائد اور روایتوں اوسکی جو تفصیل لکھنی مین لازم ہی کہ منکر جیسو دیکھین یہہ مختصر مقصود
الاختصار گنجائش یادہ تفصیل کے نہین رکہتا مختصراً اشارہ کافی ہی دیکھین مواہب مین موجود ہے
کہ جو شخص مثال نعل مبارک رسول اپنی پاس رکہی تو امان اوسکو ہی بغاوت اور ہر زہر شیطان باغی اور عین بد سے اور
بہت اقوال نظم و نثر محدثین اکابر ایت کی مدح مثال مین جو نقل کئی الکی ہین یہی پاشیہ نعل المصطفی
روحی الفداہ الخ قاضی عیاض وغیرہ محققین و حالات مثال اوس نعل مبارک کی جو کہ حضرت عائشہ صدیقہ
کی پاس پہر انکی بہن ام کلثوم کی پاس تہے یا محمد بن جعفر ہشمی کے پاس تہی جو لکہتی مین منکر فی نہین دیکہی ای
عزیز مثال نعل کے تعظیم و تبرک سی عبرت پکڑ خاص نقش قدم اور یہ نقش قدم جو کہ از روے حدیث مختصر
تطبیق دیا گیا تو مطابق ہی پایا اور کیسا شخص کیسی شخص سے لایا اور کیسی کیسی شخصون کی تعظیم و تبرک مرعی
رکہا بحکم مرحبا پہر اس نقش قدم کے تو ہین یا عدم تعظیم یاد رکہ کرن جو اسفل سافلین کو پوہنچی دیکھی تنبیہ آیہ
ہمارے منکر کی خدمت مین التماس ہی بہا ایسا لازم ہی کہ با طلاع انفراد کتب تفاسیر وغیرہ مصرحہ صدر اپنی قول
انکار سی رجوع کرین اسکا مضایقہ نہین علما و مجتہدین مین یہ بات عیوب نہین بلکہ بعین دیانت ہے سیما
حال جلال الدین سیوطی خاص اسی باب مین او حال جناب امام اعظم وغیرہ ائمہ مجتہدین عظام صد جگہ قابل عبرت
اور یاد رکہیں یہہ استبداد ہر کا محض حمیت جاہلیت ہے اونکو یہی خیال تہا کہ کسی تفسیر مواہب وغیرہ کتب مین
یہ تحریر نہین سو تفاسیر کثیرہ سیما تفسیر عزیزی اور خاص مواہب وغیرہ کتب معتبرہ سی دکہلایا اب لازم ہی کہ جلد رجوع
کو کلام فرماوین کیونکہ قطع نظر تہا انکی انکار کی ہزار انام خاص نا قصد ادا جیا بلا و ضلالت مین پڑین آنکہ
زبان تیری کل کو خشک ہوگی ابہی سید علم و مغفرت یا ہی جا ہی سا منکر دی کی نفی کو جلد کلام فرماتو تو بہ
کو کام فرماتو تعالے کو نعیم مبارک کو انکہوسی لگا دین تبہ نقش قدم ہر سر کرا نی سو یہہ سیر ہین آپ ہیں سو
قدم مبارک کو تبرک سمجہین ورنہ پہر روز قیامت کو یا لیتنی کنت ترابا کہنا ہی کام نہین ایکا و ما علینا الا البلاغ

و آخر کلامنا و دعوانا الحمد للہ رب العالمین علی جانہ قد رجع الحق الی مکانہ و قولہ العلی العظیم قد جاء الحق

جاء الحق وزهق الباطل

ان الباطل كان زهوقا

النسخہ

المتبرکہ الموسومہ بعمدۃ المرام

فی اخبار بلد الحرام الملقبہ بمبشری

للمومنین فی اخراج الوہابین

سنہ ۱۲۶۸

در مطبع سلطانی حسب الحکم خاقانی

واقع قلعہ مبارک مطبوع شد سنہ ۱۲۶۸ ہجری



حمد بیحد و ثنا بیحد اوس ذات پاک پروردگار احد صمد لا ضد و لا ند ذی البطش
والاتاب جلوہ نمای بانقاب کو لایق کہ جنہنے سرگشتگان وادی ضلالت و تشنہ لبان
سرابگاہ ہلاکت کے تئین میامن ہدایات و دلایات و ترشیح رشحات عنایات اپنی
کی راہ ضلالت سے بچانیکو انبیا کرام و رسل ہدایت نما مقرر فرمائے اور درود
و سلام ہو جیو اوس سید انبیا و برگزیدہ اصفیا گذارندہ اسرار غیب و رسانندہ
اخبار لاریب نوبادۂ چمن کائنات فہرست مجموعہ مکونات سلطان دیہیم
اجتبا کاررواں تخت اصطفا ماہ روی خورشید سیمای والضحی گیسوی مشکین
غالیہ سای عنبر اسای واللیل اذا سجی محبوب دلربا بخت آزمای ما ودعک ربک
و ما قلی بادشاہ صاحب لوای وللآخرۃ خیر لک من الاولی سرور معطای حضرت
رب الاعلی و لسوف یعطیک ربک فترضی در یتیم گران بہای الم یجدک یتیما فآوی
ندیم مقیم ماوای اہتدی و وجدک ضالا فہدی درویش توانگر نمای و وجدک
عائلا فاغنی لطیف مزاج روح افزای فاما الیتیم فلا تقہر شریف دواج

ضعیف بخشا واما السائل فلا تنہر بلبل با نغمۂ شکرہم نوا عندلیب با زمزمہ
ذکر خوش سرائی واما بنعمۃ ربک فحدث شمع محراب نبوت وامامت محرم
خلوت خانہ قرب وکرامت صاحب قاب قوسین او ادنی شہنشاہ مرتبا نشین
تخت گاہ لی مع اللہ مشرف بتشریف لیغفر لک اللہ اعنی حضرت محمد مصطفی
صلے اللہ علیہ وسلم کی مجتبی مدنی مقتدی قرشی مہتدی ہاشمی پر کہ جسکو اوس حضرت
واہب العطایا نے جمیع انبیا ورسل بل سائر مخلوقات سے افضل واعلی کیا اور
ہزارہا ہزار زاکیات وتحف تحیات آل طاہرہ وازواج مطہرہ واصحاب
ہادیین ومہدیین پر کہ جنہوں نے اول قدم ہمت طویت جادہ پر افادہ متر
غوا حضرت رسول مقبول رب ذی المنن مین رکہا اور رحمت وعنایت بیحد
حضرت خالق لیل ونہار کی اون علمار کبار اور بادشاہان ذوی القدرۃ و
الاقتدار پر کہ جنہوں نے بداعتقادون اور اعدار سرور انبیا واولیا کو بزور
سیاست وشوکت خسروانی وجہاد لسانی سے مغلوب وجلا وطن شہرون
اسلام سے کیا تا بحدیکہ اونکے سہیم ونصیر وہذیر کو بہی نقش قدم سے نے وجود
کالعدم کیا بیچ بعد تحمید اور صفت حضرت ذی الجلال احدیت متصف بکمال بہت
ونعت خواجہ کائنات منقب سید السادات علیہ الف الف التحیات کے
کہتا ہی بندہ مسکین خادم شرع متین محمد فرید الدین عفی عنہ کہ ان ایام سعادت
التیام نوید انجام مین حکم محکم حضرت کرامت آیات عالیجاہ کیوان بارگاہ

سریر آرای سلطنت و جہانبانی باعث زیب اریکۂ خسروانی و کامرانی ملائک حشم
انجم خدم سکندر حشمت جمشید دولت رعیت پرور عدالت گستر حامی دین متین سید انام
ماحی کفر و ضلال و ظلام ظل الٰہی نایب جناب حضرت رسالت پناہی بادشاہ ظلم
ربای زخار جود و سخا حسن کردار چشمۂ فیض و عطا باسطۂ انوار کبریا حاتم دوراں
رشک عدل نوشیروان السلطان ابن السلطان الخاقان ابن الخاقان المعظم
ابن السلطان حضرت ابو ظفر محمد بہادر شاہ بادشاہ نظم جہاں مدار جہانگیر و جہاں
بخش فلک تخت و فلک قدر و فلک رخش مہ نو حلقہ در گوش رکابش
یکی از نیزہ داران اقبالش سبحان اللہ کیا ذات حمید و صفات ہی کہ ساتھ
نام نامی اور اسم گرامی اوسکے ضیاء جلاء دل عقیدت کیشان اور زیب
سینہ مہر گنجینہ صداقت اندیشان بلسان صحیح و مقال شاہد مقصود و فر
جولی یہ نام یا وسے سرفرازی * سراج الدین بہادر شاہ غازی * آنہی
اختر کشور ستانی * مہ بی طالع بحر جہاں و دانی * رونق افزای خاندان گورگانی
خلد اللہ ملکہ و سلطانہ و افاض علی العالمین برہ و احسانہ مع مکاتیب حضرت
حسیب پاشا اور محضر علماء و مفتیان حرم شریف مکہ معظمہ زاد اللہ شرفہا
محتوی اخراج چند ضال و مضل فرقہ وہابیہ نجدیہ کہ جناب حاجی الحرمین
الشریفین خلاصہ دودمان گورکانی مرزا حسین بخش مقبول سبحانی بحضور
حضرت جہان پناہ کے پیش کیے از انجا کہ نظر فیض اثر و خاطر دریا مقاطر

بنابراجرائی قواعد شریعت غرا و استحکام ضوابط ملت بیضا تقاضاکن ہر وقت رہتی ہی لہذا اوسکے لئے ترجمہ اور ترتیب ایک رسالہ کے محض نظر بر آگہی اور ہدایت خلق اللہ اس خادم شریعت پر ناطق اور باعث ہوا سو بموجب حکم قضا توام تعمیل اوسکی بعمل آئی جمال مفصلا بعد ملاحظہ تمام مضامین ہدایت آگین ہر ناظر و طالب پر ہویدا و منکشف ہوگا واللہ ولی التوفیق و بیدہ ازمۃ التحقیق اور نام اس رسالہ کا عمدۃ المرام فی اخبار بلد الحرام اور لقب اسکا بشری للمومنین فی اخراج الوہابین رکہا اور اسکو ایک مقدمہ اور ایک باب و خاتمہ پر مرتب کیا مقدمہ جاننا چاہیئے کہ سبب محضر کے آنیکا جناب حضرت سلطانی مین و دیگر قرطاس کا یہہ ہی کہ مولوی محمد مراد و شیخ عبد اللطیف لکہنوی و شیخ محمد دہلوی و شیخ عبد الرحمن بنارسی اور محمود علی بریلوی نے کہ احوال اسکا دیگر قرطاس مین ہی جبکہ شیخ عبد الوہاب نجدی کے مذہب کو مکہ معظمہ مین رواج و شہرہ دیا اور شفاعت اولیاء کرام و سرور انبیا علیہ الصلوۃ و علیہم السلام اور الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ نزدیک قبر اقدس حضرت رسول مقبول عالی مقام اور طعام نذر و نیاز فاتحہ درود دہم و چہلم و برسی و مجلس مولود سے انکار کیا مشاہیر علماء و مفتیان ارض منزلہ مروہ و صفا نے اٹہارہوین تاریخ جمادی الاخری سنہ ۱۲۶۵ ہجری کو مکہ مطہرہ سے پانچ نفر مذکورین کو بحکم شرعیہ نکالا اگرچہ اول حضرت حسیب پاشا کے کہ جسکو عجمی لوگ صوبہ کہتے ہین اور زبان ترکی مین پاشا مشہورہ ہین آیا تہا کہ ان گروہ شقاوت پژوہ کو بحکم شرع

قتل واجب ہی لیکن بنا بر دفع ایذا مرجہلا زمانہ کا اعتقاد ساتہہ اونکے

صدیقیت وحقانیت کا رکہتی شبہے قتل سے درگذر کر اخراج مناسب سمجہا اور یہہ

خبر موحش اونکا اخراج عالک عرب و عجم مین درمیان مومنین کے مشتہر ہوئی بنا بر

اسکے شعبان کی بارہوین تاریخ تمام احوال اس گروہ فتنہ انگیز کا معمورہ بمبئی مین

بانی مجمع الاخبار کے اہتمام سے چہپوایا گیا اور اکثر اقالیم و اطراف ملک عجم مین

بہیجا بعضی بعضی لوگ اس زمرہ کے ہندوستان مین کہ جو شرذمۂ قلیلہ علی الخصوص

جو گرد نواحی مسجد جامع شہر دہلی مین اس خبر جانکاہ کو سنکر مبہوت ہوئے اور اپنا

جنس کو مظلوم سمجہکر ایک اخبار مسمی وحید الاخبار بارہوین رمضان المبارک

سنہ ١٢٦٥ ہجری مشتمل بر مداحیت و مہاجرت بطرف ہندوستان برادران ہم مشرب

بمقتضائی اذا میش الانسان طال لسانہ واسطے معتقدین اپنوں کے اور حکم علما

کبار اور حکام نامدار حرمین شریفین پر کہ جو ممدوح حضرت سرورکائنات ہین بسبب

شقاوت اصلی اور عدم تنبہ بد اعتقادی و بدکرداری اپنی سے کفر و ارتدادی

دیکر مطبع وزرائی مین چہپواکر تقسیم کردیا چنانچہ وہ بجنسہ یہان نقل ہوتا ہی خبر

باز آمدن مہاجرین کہ معظمہ بطرف ہندوستان و محروم ماندن بسیاری مسلمانان

از حج بیت اللہ بسبب حسد و شقاوت مفسدین دشمنان دین خذلہم اللہ تعالی الی یوم

الدین باید دانست کہ در ہفتہ گذشتہ ثمرہ از حال باز آمدن حاجی الحرمین مفتی سید

محمد مراد از طرف کہ معظمہ بجانب بندر بمبئی بسبب شقاوت و کفر تنی چند از کاوان

بدین و مشرکان لعین نگاشته بودم مگر در حیرت افتاده بودم که معامله جهلت
دشمن اسلام و اسلامیان کیست اکنون معلوم شد که طایفه از متعصبان بعض
مباحثه برخاستند و چون بحجت برنیامدند افترا و تهمت وردادند و صورت مسئله را
تبدیل نمودند و برنگی دیگر ظاهر نمودند و نخواستند که حاجی مفتی سید محمد مراد که عالم
با عمل و محدث است در مکه معظمه طرح اقامت افکنده و ظاهر است که مثل این بزرگ
کسی در ورع و اتقا کمتر در ممالک هندوستان خواهد بود فی الواقع اسلام از وی
قایم است و اوست که ترک خدمت اهل کتاب گفت عزم هجرت فرمود مگر منافقین
ناپاک دست از دامنش نه برداشتند و قصیده در عربی و هندی که محض مهمل و
بی وزن و بی معنی است در ستایش گفتند و الحاد و زندقه وارند از خویشتن را
در تمام عالم ظاهر ساختند و مسئله شرعی است هر که مارا کافر گوید لاجرم او را کافر
گفتن می توانم پس گفته غلام محمد که از نامش بوی شرک می آید کی لایق شنیدن
و پذیرفتن است و تحریر عبد الغفور و امام الدین که دشمن دین حضرت خاتم
المرسلین اند از پایه اعتبار ساقط و عبد الفتاح عرف اشرف علی گلشن آبادی که
فتان زمانه است و مولدش ملک خزان است نه ملک گلشن آباد از راه خباثت
فطری رساله بنام تحفه محمدیه تالیف کردن می خواهد انشاء الله تعالی جواب دندان شکن
این منافق ازلی داده خواهد شد و هر که رساله او را به عینت دل خواهد دید و عمل
خواهد کرد بی ریب گمان شرک و کفر بر وی خواهد شد کف زبان در حق دین بزرگان لازم است

جناب پیر اسلام را منسوب بوهابیت و معتزله و اسماعیلیه نمودن و سب و شتم نمودن
و ملحد گفتن طریقه مرتدان و زندیقان و کافران مشرکان و مبتدعان است تقویة
الایمان مولانا محمد اسماعیل دہلوی علیه الرحمه در رد اشراک و بدعات نهایت خوب است
و اہل اسلام را مرغوب کافران شقی آنرا تضعیف الایمان ہمیگویند نهادند بر گفته
فرقه کلبیه اعتماد نتوان نمود و دست بر دست بستن در نماز سنت است پیش ائمه
ثلثه خلاف مالکیان که ارسال را سنت گویند پس دست بسته پیش قبر شریف
استاده شده صلوة و سلام به رسول مقبول علیه السلام گفتن از افعال اصحاب
کرام و اہل بیت عظام و تابعین و تبع تابعین ثابت باید کرد و درین باب
اقوال متقدمین باید دید و فتاوی عالمگیریه و دیگر فتاوی معتبر حنفیه و شافعیه بر خلاف
قول ملا علی قاری است پس قول ملا علی قاری و قاضی عیاض بدون ماخذ صحیح
درین باب سزاوار حجت نیست اگر صحابه دست بسته پیش قبر شریف استاده
صلوة خوانده اند سلمنا ورنه عدم جواز آن صحیح از فتاوی و متون و شروح
ائمه اربعه ثابت حضرت عمر که نعم البدعة گفته در صحیح بخاری موجود پس ملا علی قاری
و قاضی عیاض مثل حضرت عمر نیند که قول ایشان سنت سنیه باشد و درود ماثوره
خواندن مستحب است و ثواب بسیار و آنچه از دل تراشیده اند خواندن آن باعث
ثواب بسیار نخواهد بود و در دلائل الخیرات کمتر دعائی ماثوره نوشته است
و مذهب اربعه را بدعت گفتن کار اہل بدعت است زنهار حاجی مفتی سید محمد مراد

کسی را نگفته است و نخواهد گفت این افترائیست قبیح که بر دامن پاکش بسته‌اند
و تقلید ائمه اربعه نه فرض است نه واجب چنانکه ثابت شد قول حضرت عمر است البته
عوام را مستحب است تقلید علماء زمانه در مذهب اهل سنت و طائفه بر عامه واجب
دانند و هرگاه تقلید اصحاب کرام واجب نیست پس از تقلید دیگری چه گفته آید و در بیشتر
رسایل بسیار از تصانیف علماء معتبرین است بچشم انصاف باید دید که بر سر حرکتیست
دبر سر باطل که امین پس اگر علماء متقدمین بلکه متاخرین که قائل تقلید کسی نیند کافر شوند
از حال دیگران چه باید گفت و درود و سلام که موذنان ببانگ بلند قبل از اذان بر
منارهای مسجد مکه معظمه میدهند از افعال پیغمبر و اصحاب است یا از طرف خویشتن اختراع
آن کرده اند پس در کتب معتبره اول باید دید که چه نوشته اند از علماء متقدمین منع
می‌کنند و انکار از شفاعت پیغمبر آخر الزمان علیه السلام کس نکرده است این محض تهمت [illegible]
بیجاست و مرده را ثواب میرسد بدادن صدقه و بر این است اتفاق امت محمدیه
اگر رسومی که اهل هندوستان مینمایند در فاتحه و نیاز مردگان مثل گل اندودن زمین
را و پیش طعام استادن و دست برافراشتن تا وقتی که فاتحه نشود آن طعام را نخورند
و دیگر بدعات که مینمایند البته منع و بدعت و شرک است و خوردن نیاز اولیا را صاحب
درمختار حرام کرده است و در فتاوی عالمگیریه هم بر آن اشعار است و [illegible] مفتی سید
محمد مراد و مولانا محمد اسماعیل مرحوم حرام گفته‌اند مگر مولانا محمد اسحق مرحوم در مائة
المسایل حرام گفته پس این خطا بر صاحب مختار و مصنف فتاوی عالمگیریه و مولانا

محمد اسحاق دہلوی ثابت میشود پس نسبت کفر این بزرگان باید نمود نعوذ بالله
کس حقارت و توہین حضرت پیغمبر ما صلے اللہ علیہ وسلم نکردہ است ہنوز تقویۃ الایمان
موجود است نشان باید داد تا الزام بر خصم نماید شود و شرح تقویۃ الایمان باید دید
کہ ہر مسئلہ و ہر قول او را از کتاب و سنت و اقوال علماء متقدمین و متاخرین ثابت
کردہ و ترکان روم ریش می تراشند و بر حسن این عمل می نازند و ندیدم علماء مکہ را
کہ بر این عمل نصاری کسی را حد زدہ باشند یا ملامت کردہ پس این عین مکہ و مدینہ اتراک
ریش تراش میگردند و در کعبہ می آیند بلکہ اگر کسی منع از تراشیدن ریش کند واجب
القتل شود و بعد نماز عصر بر در سرای شریف مکہ دہل و تاشہ می نوازند و خانہ شریف
مکہ متصل بیت اللہ است پس ندیدم علماء مکہ کہ ملامت کنند و حد زنند دہل و تاشہ
نوازان را و ملامت کنند شریف مکہ را و این دو حرکت اتراک و شریف مکہ اگر بدعت
ضالہ نیست چیست و نیز دیدم اہل مکہ و مدینہ کہ در وقت نکاح حمایل میوہ ہی در
گلوئی عروس می اندازند و آنرا در غیر موسم بدولت و بناز بلکہ زیادہ خریدہ مینمایند
و نکاح منعقد نمی شود بدون آن و این بدعتی است کہ در وقت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم و اصحاب کرام و اہل بیت عظام نبود پس بہمچو بدعات حد نزدن و بر مسائل خلافیہ
حد زدن و کافر گفتن از تعصب غیبت جہالت انشاء اللہ تعالی قصیدہ در عربی و ہندی گفتہ
تحفہ میگذارم و خاطر منافقین بے ایمان را شاد کنم انشاء اللہ تعالی انتہی × اور مرزا
صاحب کو رکو جبکہ اتفاق دہلی سے بارادہ حج مع سید نذر احمد شرفا ہوا و تا کم علما

عظام عالی مقام سے احوال اخراج ان اہل شرم وحیا کا دریافت کیا انھون
نے بسبب ادّعاء ایمانی و بمقتضائی عمل بر قول حضرت سبحانی وَلَا تَكْتُمُوا
الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ حقیقت سب گذری ہوی پیش حاجی مرزا مزبور بیان
کردی بلکہ ایک محضر مع مواہیر فضلاء مکہ و دیگر قرطاس مشتمل بر اخراج وہابیان
لکھکر حوالی کردیے مرزا مسطور نے اونکو بیچ جناب حضرت خلیفہ رحمانی ظل سبحانی
محمد ابوظفر بہادر شاہ مقبول یزدانی کے پیش کئے پس اوس محضر و دیگر قرطاس سے
صاف معلوم ہوتا ہی کہ اخبار وحیدۃ الاخبار مرقوم بالا مین جو جو تہمتہای ناشایستہ
بیچ حق اہل کعبہ کے و افترایات نالائقہ اونپر باندہی ہین محض جہوٹ ہی بیشک
یہہ لوگ منکر شفاعت رسول کرام و منکر تقلید ائمہ عظام ہین کہ جسواسطے انکو
کعبہ سے نکالا مخفی مت ہوجیو ہا وبرو دینداروں اور پیروان نبی مختار صلعم کے
کہ اخبار مذکور مین مع قطع نظر عبارت رکیکہ اوسکی کے بوجوہ عدیدہ سے نظر
و اعتراض ہی اول یہہ کہ علماء و صلحاء مکہ زادہا اللہ شرفاً کہ جو ممدوح پیغمبر خدا صلعم
کے ہین اور شبانہ روز عبادت حق تعالی مین مشغول اور حدماد سے مخالفان
شریعت غرا و بد اعتقادون سرور انبیا و اولیا پر مستعد رہتی ہین کافر و زندیق
اور لعین اور منافق بغیر حجت شرعیہ کے اونکو کہنا خود کافر و زندیق و لعین
و منافق ہونا ہی مقام خوف و عبرت کا ہی دیکھا چاہیے کہ جن بزرگواروں نے
دین و اسلام کا الشمس فی وسط النہار روشن و آشکارا ہوا اونکی اسقدر

فضیحت و خواری اور اپنی ہم مشرب مذہب منکر شفاعت کے لیئے اخبار مرقوم
بالا مین صفحہ دوسری سطر بارہوین اور تیرہوین کے اسقدر تاکید اکید دو توقیری
لکہا ہی کہ کف زبان درحق بزرگان دین لازم است بالفرض والتقدیر اگر وہ لوگ
ساکنان حرمین شریفین معتقدین شفاعت معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد کافر
ہو جاوینگے تو بقول اہل فارس مصرع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی*
ان منکرین شفاعت کی مسلمانی کیونکر برقرار رہوےگی یا ان بزرگواران دین
جدید منکر حق نے کوئی اور کعبہ مانند شاہ ابرہہ کے اپنی دلمین تجویز کیا ہوگا
کہ وہانکے یہ نئی مسلم و مصلی منسوب بوہابیت وہاب کرہ نکے کہ متصل جامع
مسجد ہی اور مسلیمہ الکذابیت پیدا ہوے اللہ تعالی حفظ وامان مین رکہی ہر
صاحب ایمان کو اس دورہ اولٹی سے کہ ساکنان حرمین شریفین زاد اللہ کرامتہما
تو یہ تو یہ کافر اور پہر اینو اسے بیت اللہ سے کہ جو مصداق بقول اہل فارس
بیت خر عیسے اگر بمکہ رود * چون بیاید ہنوز خر باشد حقیقت منقلب
ہوئی بقول اہل فارس مصرع برعکس نہند نام زنگی کافور * سید سے
سادی مسلمان کیا خوب کہا ہی کسینی شعر یہہ زمانی نے رنگ پلٹا ہی *
ڈاڑہی سید ہی عقیدہ اولٹا ہی * سبحان اللہ چہوٹا مونہہ بڑی بات
پیشوایان دین کے حق مین ایا اجداد سی ایسی ہی کلمات کذائی کی بحکم مخبر صادق
کُلُّ شَیْئٍ یَرْجِعُ اِلیٰ اَصْلِہٖ تعلیم پائی ہوگی لیکن یاد رکہیں کہ اگر اہل مکہ کو یہ لوگ

اسی جہت سے یہ ذکر کہتے ہین کہ انکے ابنائے جنس ہم پیالہ وہم نوالہ محمد مراد وغیرہ
کو کہ جو جاہل محض و تحصیل علم سے نامراد اور قوم سے شیخ کہ جنکو بڑی دعوے
لن ترانی سے سید وناحق مفتی اخبار مذکور بالا مین کر کر لکہا ہی کعبہ سے نکالا
سو یہہ محض بے حمیتی اور جاہلیت ہی کہ جنکو وہان کے فضلائی با بصیرت حنفا
اسلام وحکام عالی مقام بگواہی گواہان عادلان بی زیادتی وکمی کے لکہین کہ جنکہ
پانچ نفر وہابین مذکورین نے انکار شفاعت و توہین رسول اللہ صلعم و کرامات
اولیاء پر کمر باندہی اور فتنہ وفساد اور شور وشغب برپا کیا لہذا اوسکے انتظام
و بندوبست ملک عرب و حفاظت اعتقاد جہلا حضرت حبیب پاشا والی جدہ
دام اقبالہ نے بعد توہین و ذلت آشکارا بحکم انکہ قطعہ درختی کہ اکنون
گرفتست پائی * بہ نیروی مردی برآید ز جائی * وگر ہمچنان روزگاری ہلی
بگردونش از بیخ بر نکسلی * کعبہ معظمہ سے بسبب خبث و شامت اعمال بیح
ذرایت ولواحق اس فریق عصیان عریق کو عین مصلحت سمجہکر بطرف ہندوستان
کے کہ دار الاسلام ابنائی جنس انکے کا ہی اخراج کیا اور یہہ خبر تمام ممالک عجم
مین منتشر ومشتہر ہوئی پس جبکہ یہہ لوگ معمورہ مبنئی مین تو اکثر صاحبان آئی
اسلام بسبب حمیت اسلامی وتقاضائی ایمانی سے ان اہل شرم وحیا کے
الٹی ساتہہ اس تحفہ بی غایات کے خدمت گذار ہوئے فرد عزیزی کہ از درگہش سر بتافت

بہرہ در کہ شد ہیچ عزت نیافت * ایسی ہی ذی حضور اور صاحبان دین جدید منکرین شفاعت مقہورین خدا مغلوبین اہل کعبہ کے لئے قول سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کا **بیت** بقہر خدا چون کسے اوفتاد * ہمہ عالمش پای بر سر نہند * اب بھی عبرت نہو تو بسا تعجب ہی حق ہی **مصرع** لکھا ہوا نہین مٹتا کسیکی قسمت کا * آدمی کو لازم ہی اگر سہوا یا عمدا ایسی ویسی بات ہو جاوے تو عند التنبیہ متنبہ ہو کے منفعل ہووے لیکن بقول اہل فارس **مصرع** سالی کہ نکوست از بہارش پیدا ست * اور بقول اہل ہند ہون ہار بروا کے چکنے چکنے پات یہہ مادہ اس گروہ اہل شرم و حیا کا وہ نہین کہ منفعل معلوم ہووے بقول اہل ہند کہ چکنے گہڑو نکو اثر کہان بلکہ برادران ہم مذہب کنش کا سنکر جواب سی مایوس تو نہین ہو سکتے کیونکہ دعوی افترائی بے بنیاد سے یا تو کہان مصداق ارشاد صداقت بنیاد شیخ علیہ الرحمہ چون بحیت برنیاید بجنگ برخاست ہتیای سب و شتم و افترائی اہل کعبہ عادیہ ہو پڑی افسوس صد ہزار افسوس یہہ نہین دیکہتی کہ جہوٹی بات بنانی اور غصہ مین آکر بکہنا علامت کن لوگونکی ہی کلام از احدث کذب و اذا خاصم فجر اور صاحب مقامونکے لئی ہی اسی جگہہ سی ہی کہ من بالغ فی الخصومۃ فقد اثم یعنی جو شخص کہ مبالغہ کرے بیچ خصومت کے بس تحقیق گناہ گار ہوا الحاصل کہ مقولہ مرقومہ شیخ مرحوم بالیسے قائلین

لئی تنجوا ہی طابق النعل بالنعل حذو القذۃ بالقذۃ منطبق کہا جاوے تو نہایت مطابق واقع اور درست وزیبا ہی ہم ایک اور تنبیہ کرے دیتی ہین اس فرقہ نجدیہ کو کہ منکرین شفاعت بالوجاہت والمحبۃ حضرت سرور انبیا و اولیائے کبار وصلحاے نامدار کی مداحی مین اخبار و مقران شفاعت و فضل و توقیر حضرت رسول اکرم المقربین و محبوب رب العالمین کے حقمین کلمات کفر آمیز چھپوائے باوجود دعائے علمی و دعوی اسلامی کے عین جہالت دیے علمی و عین مظہر المرء یقیس علی نفسہ ونے ایمانی کا ہی یاد رکہین کہ ستفیضان تنیۃ العلم مقران شفاعت و فضل و توقیر حضرت سرور انبیا و اولیا پر بسند آیہ لَنْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ہرگز ہرگز منکرین شفاعت بالوجاہت والمحبت وکرامات اولیائے عظام کبہی حجت مین غالب نہ آویںگی اونہین چاہیے کہ دیکہین فاضل چلپی اور شفاء قاضی عیاض کو کہ ایسی ہی صفاتون اور بدکردارون منکرین تعظیم و توقیر و شفاعت پیغمبر خدا صلعم کے لئے لکہتے ہین کہ انہ قد اجتمعت الامۃ علی ان استخفاف بنبینا علیہ السلام و بای نبی کان من الانبیاء کفر سواء فعلہ فاعل ذلک استحلالا ام فعلہ معتقد الحرمۃ لیس بین العلماء خلاف فی ذلک یعنی بلا شبہ اجماع کیا ہی امت نے اسپر کہ سبک وہلکا جاننا ہمارے نبی علیہ السلام کا اور کسی نبی کا انبیا مین سے کفر ہی برابر ہی کہ کری

اوسکو کرنیوالا اوسکا حلال جاننا یا کرے اوسکا لمین کہ معتقد ہو حرمت وبزرگی
نبی صلعم کا نہیں ہی اسمین درمیان علما کے خلاف اور کہا صاحب شفا نے کہ وحکمہ
ان یقتل ولا یقبل توبتہ وہذا کلہ اجماع بین العلماء وائمۃ الفتوی من لدن
الصحابۃ رضہ الی الآن وہلم جرا یعنی تمام وہ لوگ کہ عیب کرین نبی علیہ السلام
کو یا لگاوین حضرت کو نقصان حکم اوسکا یہہ ہی کہ قتل کیا جاوے اور نہ قبول کیجاوے
توبہ اوسکی اور اسپر اجماع ہی علما اور فتوی دالے اماموں کا صحابہ کرام رضہ سے لیکر
ابتک اور ظاہر ہی کہ انکار شفاعت اور اہانت حضرت محبوب رب العالمین عیب
اور نقصان لگانے سے خالی نہیں اور جو کوئی کہ عیب لگاوے یا تصغیر
شان حضرت رسول مقبول علیہ السلام کرے بیشک کافر ہی اسپر تمام امت محمدیہ کا
اتفاق ہی اور جو کوئی شک کرے ایسی شخص کے حقمین وہ بہی کافر ہی چنانچہ
قاضی چلپی نے تصریح کردی ہی کہ من شک فی کفرہ فقد کفر یعنی جو شخص کہ
ایسے شخص کے حق مین شک کرے جان لو کہ وہ بہی کافر ہی آپ منکرین انکہین
کہولین اور دیکہین کہ کتاب تقویۃ الایمان مولوی اسمٰعیل کی کہ جسکو مانند
صحیفہ منزل آسمانی کے یہہ منکر شعار سمجہتے ہین مالامال انکار شفاعت
وتوسل وبے عزتی وبے توقیری وبے تعظیمی حضرت محبوب رب العالمین
سردار انبیا ودیگر انبیا و اولیا عظام سے بہری ہوئی ہی تم ہی حضرت
موصوف نے احادیث رسول ربانی وآیات قرآنی مین ایسا جہل و

افترا کو کام فرمایا ہی کہ کوئی عامی و بازاری بہی ایسی جرات کم کرتا ہوگا
اور نہ کسیتی سنا ہوگا چشم بنی آدم کی تو کہان طاقت چشم فلک نے بہی
دیکہا ہوگا لہذا اگر کوئی بسبب شہرت حدیث وتفسیر دانی جناب عالی
کے پوچہتا آتا تہا کہ مَنْ ذَالَّذِیْ یَزِیْدُ فِی الْقُرْاٰنِ وَالْاَحَادِیْث تو اکثر
صاحبان ایمان حضرت مزبور ہی کو انگشت نما کرتے تہے کہ ہٰذَا الَّذِیْ
یَزِیْد الغرض یہہ امر خاص بکلمات مفتریات کذائی قسام روز ازل
نے اونہین کے حصہ مین رکہا تہا کہ ظہور مین آیا مثل ایسے ذی صنعون
اور ایسی ہی صاحبون جراتون کے لئی ہی قول خدا تعالیٰ کا مَثَلُ الَّذِیْنَ حُمِّلُوا
التَّوْرٰیۃَ ثُمَّ لَمْ یَحْمِلُوْھَا کَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا حضرت متکلم
بحق کتاب مذکور مین فرماتے ہین کہ انبیا و اولیا ذرہ ناچیز سی بہی
کمتر ہین اور تعظیم اونکے بڑی بہائی جیسے کرنی چاہیئے کہ وہ بڑے ہمارے
بہائی تہے اور ہر مخلوق چہوٹی ہو یا بڑی اللہ کی شان کے آگے چوڑہی
چمار سے بہی زیادہ ذلیل ہی اور پیغمبر خدا صلعم فرماتے ہین کہ ایکدن
مین مرکر مٹی ہونیوالا ہون اور اوس شہنشاہ عالیجاہ کی تو یہہ شان
ہی کہ آنمین ایک حکم کن سے چاہی تو کروڑ رون نبی اور ولی اور جن اور
فرشتے جبرئیل و محمد کے برابر پیدا کر ڈالے اور انبیا اور اولیا کو شفارسی
سمجہنا گو کہ اللہ کا بندہ اور مخلوق ہی سمجہی سو ابو جہل اور وہ شرک مین

برابر ہی جسکو چاہیگا اپنی حکم سے اسکا تشفیع بنادیگا یہہ حاجت نہی اوسکے
اختیار پر چھوڑ دیجی جسکو وہ چاہی ہمارا تشفیع کردے نہ یہہ کہ کسیکی حمایت پر
بھروسا کیجیی اور یہی تکبا ہی انکار وسیلہ انبیا اور اولیا مین جب کوئی ایک
بادشاہ کا غلام ہوچکا تو وہ اپنی ہر کام کا علاقہ اوسی سے رکھتا ہی دوسرے بادشاہ
سی نہین رکھتا اور کسی چوڑہی چمار کا تو کیا ذکر ہی اور روشنی کرنی قبرون پر اور
سورچہل رکھنا اور غلام نبی عبد النبی محمد بخش سیتلا بخش گنگا بخش اور شاہ
عبد الحق کا توشہ کرنا اور نذر و نیاز کرنا اور انبیا و اولیا کے بعد مرنیکے اوکی قبرون
پر جانا سفر کرکر اور اونسی کہنا کہ یا حضرت اللہ تعالی کی جناب مین دعا کرو ہمارے
واسطے یہہ شرک ہی سو جواب تمام باندھنو باندہی ہوئے خرافات جناب
منکر موصوف و دیگر اختراعات مفتریات وہ ہوکا بازیونکا کہ جو بیچ الضیاح
الحق وغیرہ کے ہی ہر ایک علماء ربانی مقبولان سبحانی نے تمام بسط و تفصیل سے
دیکر بوجہ احسن رد و مخدوش کیا ہی کہ اعادہ کرنا اسکا اس مجالہ مقصود
واسطے الاحتصار مین محض تضیع اوقات و مورث تطویل ہی لیکن تہوڑا سا ہم اوسے
صفر اسکی اس گروہ شقاوت پژوہ کے قریب ہی بیان کردینگے انشاء اللہ تعالی
انہین لازم بلکہ واجب کہ اوسی چشم انصاف سے مع قطع نظر رد و رعایت
دیکھین کہ جھوٹا کون ہی اور سچا کون کیونکہ جھوٹ سے زیرک دنیا مین زرد
روئی اور مونہہ کالا ہی سچ سی ہمیشہ بول بالا ہی کلمۃ الحق سے اگر کوئی

برا مانے برا کہو سے تو خود مصداق مضمون حبطت اعمالہم ہی اہل عقل و فضل کے نزدیک اس سے زیادہ کونسی مصیبت دینی اور ندامت دنیاوی ہوگی حق گوئی سی اگر کوئی بدبخت بدکری بد کہوے تو اپنی اعمال آپ حبط کروا تا ہی دوسرے یہہ کہ اخبار مرقوم بالا مین لکھا ہی کہ ہاتھہ باندہ کر پیش قبر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کا کہنا ناجایز ہی کسی اقوال متقدمین سے ثابت نہین ہی سو جواب اسکا یہہ ہی کہ درود اور سلام کا پڑہنا اور بہیجنا واسطے جناب رسول اللہ صلعم کے برابر ہی کہ کوئی نزدیک قبر اقدس کے پڑہ کر بہیجی یا دور سے سو مضمون اعجاز مشحون اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ؕ سی ثابت ہی منکر اسکا بیشک کافر ہی اگر کوئی شخص بسبب ہواے نفسانی و اغواے شیطانی سی اس تحفہ لی غایات کے بہیجنی سے محروم رہا تو نقصان رتبہ نبوی حضرت صلعم مین نہ آویگا بلکہ جہل و نادانی اوس شخص کی ہے کہ ایسی دولت عظمی سے محروم رہا اور عاقبت اپنی برباد کی لہذا کیا خوب کہا ہی کسی بزرگ نے **فرد** اندر کمال احمد مرسل چہ کم شود ✱ بو جہل گر ز جہل نگوید درود او ✱ لیکن ہاتہہ باندہ کر پیش قبر حضرت رسول مقبول علیہ الصلوۃ والسلام کے السلام علیک یا رسول اللہ کا کہنا سو اقوال متقدمین اور کتب معتبرہ حنفیہ سی ثابت ہی چنانچہ فتاوی عالمگیریہ

ہین کہ جس سے اس گروہ فتنہ انگیز محللین حرام نے واسطے کہلانے قوم
حضرت شیخ عبدالوہاب نجدی کے گوشت بوم کو حلال کیا تھا تمام بسط و تفصیل
سی لکہا ہی کہ عبارت اوسکی اسطرحسی ہی ثم ینہض و یتوجہ الی قبرہ صلعم و یقف
کما یقف فی الصلوۃ و یمثل صورتہ الکریمۃ ثم یقول السلام علیک یا رسول اللہ
و رحمۃ اللہ و برکاتہ یعنی پہر کہڑا ہووے زیارت کرنیوالا قبر نبی صلعم کا اور متوجہ
ہو طرف قبر نبی صلعم کے اور ٹہیری جیسا کہ ٹہیرتا ہی بیچ نماز کے یعنی ہاتہہ
باندہ کر ٹہیرا رہوے اور خیال کرے صورت متبرکا اوسکی کا بعد کہوی السلام علیک
یا رسول اللہ و رحمۃ اللہ و برکاتہ اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح نے
بیچ جذب القلوب الی دیار المحبوب کے صاف تصریح کردی ہی کہ جو وقت زیارت
کرنیوالا قبر شریف پیغمبر خدا صلعم کے پاس کہڑا ہووے تو دست بستہ کہڑا ہووے
چنانچہ عبارت کتاب مذکور کی اسطرح سے ہی و در وقت سلام بر آنحضرت
و وقوف در انجناب بالعظمت دست راست بر دست چپ نہند چنانچہ
در حالت نماز مد کرمانی کہ از علمای حنفیہ ہست تصریح باین کردہ انتہی اور
ایسا ہی اور محدثین نے بہی تصریح کردی ہی پہر انکار دوسے تبیید اور کرنا اقوال
متقدمین حنفیہ راسخ الاعتقاد سی محض بے حمیت و جہالت و عناد حضرت
رسول اکرم صلعم سے ہی تیسرے یہہ کہ صفحہ تیسری اخبار مرقوم الصدر کے
بڑی دعوی ایمانی و صداقت و دیانت داری و عدم خوف روز قیامت

صدق بیانی ہم مذہبوں منکرین تقلید نکالے ہوئے ملکہ مطہرہ کی خلاف مضمون اعجاز مشحون وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ظاہر کی ہی کہ مذہب ایمہ را بدگفتن کار اہل بدعت است زنہار حاجی مفتی محمد سید مراد کسی را بد نگفتہ است و نحو اہد گفت اور بعد دو چار سطر کے صفحہ مذکورہ مین قایل ہوے ہین ساتہہ اس مقولہ بہتانی کے کہ علماء متقدمین و متاخرین قایل تقلید کسی نہید سو منکرین تقلید بہول گئی اگر مقلدین و مقرین تقلید ایمہ اربعہ کو جماعت مشرکین بدشعار مین مثل پیشوای دین جدید اپنی مولوی اسمٰعیل صاحب کے لکہہ دیتے تو کون موہنہ پکڑتا تہا کہ اون حضرت نے تقلید کو بسبب ادعای ایمانی و شور و شغب طغیانی سی مدرجہ شرک جلی و افترا کی کے پہنچایا ہی کہ عبارت جناب موصوف کی بیچ تنویر العینین فی اثبات رفع الیدین کے اسطرحسے ہی وَتَعَصَّبُوا فِي الْتِزَامِ تَقْلِيدِ شَخْصٍ مُعَيَّنٍ فَإِنَّهُمْ تَرَكُوا قَوْلَ إِمَامِهِ فَفِيهِ شَائِبَةٌ مِنَ الشِّرْكِ یعنی تعصب کیا فقہا نے بیچ التزام کرنے تقلید شخص معین کے پس اگر چہوڑیگا قول امام اپنی کا پس بیچ اسکے آو بوئی شرک سی ہی اب منکرین تقلید انکہین کہولین اور ہوش مین آوین اور دیکہین کہ جناب مولویصاحب ممدوح الصدر اہل بدعت سے ہوے یا مقران تقلید حق ہی کہ آسمان کا تہوکا موہنہ پر آتا ہی طالبان حق پر ہویدا ہوگا کہ دروغگو را حافظہ نباشد ایک طرفہ ماجرا یہہ ہی کہ یہہ

صاحبان اخبار مذکور بالا مین لکھتے ہین کہ تقلید تو واجب ہی اور نہ زمین
اور رسالہ سابقہ موسومہ بنصیحت نامہ اعمال اپنی ہین کہ جسکو مولوی کریم آلّہ
صاحب محدث دہلوی نے بوجہ احسن مردود ومخدوش کیا ہی لکھتے ہین کہ
جمہور کے نزدیک تقلید ائمہ اربعہ کی واجب ہی اور اجماع اسپر چارون
مذہب کے عالمونکا ہی اور فی الواقع تقلید سی کون نکل سکتا ہی انتہی سو
تعارض معلوم ہوتا ہی نہین معلوم کہ یہہ صاحب لوگ منکرین دوران کو
مذاہب جدید اختراع کیا چاہتی ہین سو موہنہ کہول کر صاف کیون نہین
اجلاس کامل مین مذاہب ائمہ اربعہ کے لیئے بارشاد ہم رجال ونحن رجال
حکم نسخ جاری فرمادیتی تاکہ بیچاری عوام تو نہ بہکین لیکن یاد رکہین کہ
چاہ کندہ را چاہ درپیش جتنی ضروریات دینی کا ان منکرین تقلید و
شفاعت کو انکار کرنا ہی کرلین مبارک ہو ایکدن ان اقوال پر وبالات
کی سزای ابدی ورسوائی محشری بحکم مضمون رفعت مشحون فَذُوقُوا
الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ط اور بقول اہل فارس کردنی
خویش آمدنی پیش عاید حال ہوگی تو اسوقت يَا لَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا
اور لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوا مِنَّا کہنا ہی کام نہ
آویگا فافہموا وتدبروا وما علینا الا البلاغ تنبیہ لطیف ان منکرین تقلید کو
بارشاد حذاقت بنیاد الدین نصیحة شافع یوم میعاد سے کردیتی ہین

کہ تقلید امام ابوحنیفہ اور شافعی اور مالکی اور حنبلی رح پر تمام علمار
اہل سنت وجماعت کا اتفاق ہوا ہی اور منکرین تقلید نے ہی باینہمہ
شور وشغب انکار واستبداد خود بخود بمضموای مضمون فضیلت مشحون
یَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زبانون سے اقرار
تقلید کا کیا کہ اجماع اسپر چارون مذہب کے عالمونکا ہی اور جسپر ہمارے
آنحضرت صلعم کے علمار امت کا اجماع واتفاق ہوا ہو وہی حق ہی
اور ہاتھ خدا تعالے کا جماعت پر ہی اور جو جماعت سی باہر نکلا بیشک
بیچ دوزخکے پڑا۔ مشکوۃ شریف کے باب الاعتصام مین حضرت
ابن عمر رضہ سے روایت ہی قال قال رسول اللہ صلعم اِتَّبِعُوا السَّوَادَ
الْاَعْظَمَ فَاِنَّ مَنْ شَذَّ شَذَّ فِي النَّارِ یعنے ابن عمر نے کہا فرمایا رسول
اللہ صلعم نے کہ پیروی کرو بڑی گروہ کی یعنے جس طرف اکثر علمار دین دار
ہون اونکی تابعداری کرو پس تحقیق جو شخص کہ دور ہوا جماعت سے
اور نکلا اجماع سے جاویگا جہنم کی آگ مین۔ پس پھر اجماع کے خلاف
ہونا اور تقلید سے انکار کرنا کہ نہ فرض ہی نہ واجب اور اپنا عیب علمار
متقدمین ومتقرین تقلید کو لگانا کہ متقدمین ومتاخرین قایل تقلید کے
نہ تہی سو محض حماقت وجہالت اور آتش دوزخکو اختیار کرنا ہی پس
واجب ہی شاہ اسلام اور حکام عالی مقام پر کہ جو شخص ان وہابیونمین

ہین سے انکار تقلید وشفاعت و جاہت ومحبت کا کرے اپنی جائی
حکومت سی نکالے اور ہرگز ہرگز انسے ملاقات نکرے کہ دین کی بربادی
ہی جبتک توبہ واستغفار دین جدید اپنی سے نکرین جیسا کہ جناب
مستطاب حامی دین مبین رسالت مآب نواب سراج الامرا عظیم جاہ
بہادر شہید مدراس نے وہانکے علمائی اہل سنت وجماعت سی فتوی
لیکر ان وہابیون منکرین تقلید وشفاعت کو انواع انواع کے ذلت دیکر
شہر مدراس سے نکالا اور باقی سے توبہ کروائی چنانچہ بطریق اختصار کے
ہم تحفہ محمدیہ سے اس احوال کو نقل کرتے ہین کہ درین ولا وہ کتاب
یہان موجود ہی تحفہ محمدیہ کے اٹہتالیسوین باب چوتہی مین لکہا ہی
کہ جب ان مکارون نے آپسمین ایسا اتفاق سوگند وعہد وپیمان سے
کیا کہ ان چارون مذہبونکو باطل کر ڈالنا اور ایک نیا طریقہ محمدیہ نکالنا
تب ہر ایک شہر مین ایکدو مرید خلیفہ وہابی بنوائی اور وعظ ونصیحت کا
بازار گرم کیا اور بہتیری جاہل غریب مسلمانونکی ایمان مین خلل ڈالا جب
تمام لوگونکو معلوم ہوا کہ وہابی فرقہ کے لوگ چارون مذہب کو بدعت
کہتی ہین اور فاتحہ نیاز ودرود وغیرہ اکثر ثواب کے کامونکو منع کرتے
ہین تب توبہی اونکے دربی ہوئی اور ہر ایک جگہ خصوص مسجدون
مین فتنہ وفساد ہونے لگا علمائی اہل سنت وجماعت بہی وعظ مین

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بیان کرتے اور بدعت کے فعلونکو منع کرتے
الغرض آخر مولوی سلیمان اور مولوی محمود علی کو پکڑا اور توبہ و استغفار پڑہایا اسطرح
حیدرآباد دکن مین اس فرقے والون نے بڑا فساد کیا آخر مولوی سلیم جو انکا
سرگروہ تہا قید مین ڈالا گیا دوسرے دن سب وہابی وہان سے بہاگ آئے اسیطرح
کئی سال ٹونک مین بڑا فساد ہوا اکثر اس مذہب کے مولویونکو وہان سے باہر
نکالدیا اگر سب شہرونکا انکا ایسا ہی احوال لکہی تو ایک دفتر چاہیئے
الغرض محمد علی رامپوری جسکی باتونکی رد مین مولوی تراب علی صاحب لکہنوی نے
جو چار برس ہوئے یہان حج کے ارادہ سے تشریف لائے تہے ایک رسالہ
بنام سبیل النجاح لتحصیل الفلاح لکہا ہی جب وہ رامپوری مدراس مین
گیا تب ایک مسجد مین سکونت اختیار کی تو عیظ و تدریس مین مشغول ہوا
جب کوئی شخص نبی علیہ السلام کا نام مبارک مجلس مین لیوے اور درود
پڑہے بلکہ سب سنتے والون پر بہی درود پڑہنا لازم ہی تب وہ مولوی کہی کہ
بہائیو اذان مین اللہ جل جلالہ کا نام سنتے ہو تو کچہ نہین کرتے ہو اور
جب محمد رسول اللہ کا نام سنتے ہو تو کیون درود پڑہتے ہو ہاتہہ انکہون پر
کیون رکہتے ہو تمنے تو رسول اللہ کو اللہ سے بڑہکر مقرر کیا جب اوسکو
جواب دین کہ ایسا ہی حدیث شریف مین آیا ہی تب وہ اپنا موہنہ ٹہیرا
کرکے چپ ہو رہتے بعد چند روز کے کہنے لگا یا رسول اللہ یا علی مدد یا

دستگیر یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً مدد یا سید احمد کبیر کہنا شرک ہی
جب رفتہ رفتہ اسکا چرچا وہانکے عالموں نے سنا اوسکو یکرات اونکی
تقویۃ الایمان کی کتاب دکہلائی آخر کو توبہ کی پہر یہی دوبارہ فساد اوٹہایا
حاصل کلام نوابصاحب کے حضور مین سب وہانکی عالموں نے تقویت الایمان
پر اعتقاد رکہتی والونکی تکفیر کا فتوی لکہا چنانچہ بجنسہ اسکی نقل معہ ترجمہ
ہندی یہان داخل ہوتی ہی اور یہہ فتوی اصل مدراس کا چہپا ہوا ہی اور
مدراس سے ایک بڑی عالم وہانکے رئیس نے اس فقیر حقیر کے لئی بہیجا ہی خدا
اونکو اجر عظیم دیوی اور دین محمدی کے مددگار ونکا مدد اول بالا کری

شہر مدراس کے علماؤ ونکا فتوی اشتہار بنام سراج الامرا عظیم جاہ
بہادر. حامداً ومصلیاً ومسلماً بر تبعان شریعت نبوی و پیروان دین مصطفوی
مخفی ومحتجب نماند کہ چون کتاب تقویت الایمان مولوی اسمٰعیل دہلوی
ورسایل ولایت علی عظیم آبادی وخرم علی وغیرہ خلفای سید احمد بریلی
ہندی مشتمل بر تنقیص شان سرور عالم وانکار توسل وشفاعت وی صلعم
وانکار بودن عزتی بآنجناب سوای رسالت واہانت دیگر انبیا واولیا
از چند عرصہ درین ملک رواج یافتہ وخلفا ومریدان ومددگاران مولوی
محمد علی رامپوری خلیفہ سید مذکور کہ بظاہر حال نشان صلاح می نمود این کتب
مقدوحہ ومطرودہ را عروۃ الوثقی دانستہ بدان اشتغال ورزیدند کما

شنیعه آنرا نقل هر مجلس ساختند و با هر کس و ناکس بمباحثه در آمدند لهذا
علمای مدراس بر بطلان هفوات این کتب اتفاق کرده بتکفیر معتقدین
آن فتوی دادند بحضور فیض معمور جناب مستطاب حامی دین متین رسالت
پناه نواب سراج الامراء عظیم جاه بهادر دام اقباله و نواله و زاد عمره و
اجلاله حاضر شده از خلیفه مسطور مستدعی شدند که یک وثیقه در تقبیح
تقویة الایمان و امثال آن نوشته مهر خود و خلفا بر آن ثبت کرده در
جماعت مسلمین علانیه خوانند تا زبان خاص و عام از تفوه این بامثال
کلمات ناشایسته و مضامین ناپایسته بربسته گردد و تهمت تعلیم و ترغیب
از شما مرتفع شود و ایشان باجابت آن برضا و رغبت پرداخته بتاریخ
هفتم ماه ذیقعده سنه ۱۲۵۱ هجریه نبویه روز پنجشنبه بحضور نواب معلی القاب
و جماعت علماء وثیقه متضمن باینکه هر کسیکه بر مضامین کتاب تقویة
الایمان و امثال آن که متضمن بتنقیص انبیاء و اولیاء و مخالف عقاید
اهل سنت و جماعت است معتقد شود کافر گردد و از دایرهٔ اسلام بیرون
گردد و کسیکه توقع رستگاری از عذاب الهی دارد او را لازم است
که کتاب مذکور و امثال آن را از خود دور اندازد و از متابعت ائمه
اربعه در عقاید و فقه بیرون نرود نوشته بمهر خود ثبت کرده مواهیر خلفای
خود و مواهیر گواهی علما بر آن ثبت کنانیدند و چون حسب معهود فردی

آن بعد نماز جمعه در مسجد جامع والا جاہی بر منبر ایستاده قرطاس مذکور را
در دست گرفته بحضور عامه مسلمین کلماتی گفتند که مضمون وثیقه مطابقت
نداشتند بلکه بسبب استماع کلمات موحشه که منجمله آن تعریف و توصیف مولوی
اسماعیل و تمثیل خود با امام حسن رضی که با والی شام صلح برای امن خلایق کردند
و اعتراض بر علما که چرا تاویل در افراط و تفریط تقویة الایمان نکرده حکم
تکفیر معتقدش نمودند بود رسوخ عقیده شان بر مضامین این کتب دانسته شد
لهذا بکافه مومنین اعلام داده میشود که ایمان خود را از دست بدین فرقه نگاه
دارند باز در دام ارادت ایشان نیایند و عاقبت خود را تباه نسازند و ما
علینا الا البلاغ ترجمه تابعان شریعت نبوی اور پیروان دین مصطفوی پر
پوشیده نرہی جبکہ کتاب تقویة الایمان مولوی اسماعیل دہلوی کی اور
رسالہ ولایت علی عظیم آبادی وخرم علی وغیرہ خلفای سید احمد کے زبان
ہندی سے جو مشتمل نقصان پر شان سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور انکار
وسیلہ اور شفاعت اس جناب کے اور ہونے پر کچھ عزت کے اس حضرت کو
سوای رسالت کے اور اہانت پر انبیا اور اولیا کے ہین کئی ایک برس اس
ملک مین رواج پائی ہے اور خلفا اور مریدان اور مددگاران مولوی محمد علی
رام پوری خلیفہ سید مذکور کے جو ظاہر حال سے انکی صلاحیت دکہلائی دیتی
تہی اونہین بد کتابونکی کے تئین دستاویز مضبوط جانکے شغل رکہتی اور بد

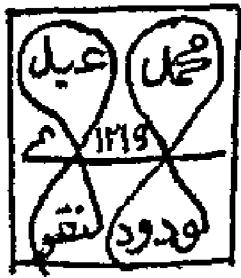
باتونکے تئین اُنکی مشغلہ ہر مجلس کا بنا دیا اور پھر لایق اور نالایق مین جھگڑا
انہین کا ہوتا رہا اسلئے علمای مدارس نے باطل ہونے پر بیہودہ باتین ان
کتابونکی اتفاق کرکے کفر پر ان باتونکے معتقد ونکی فتوی دیا اور حضور فیض
معمور جناب مستطاب حامی دین متین رسالتمآب نواب سراج الامرا عظیم جاہ
بہادر دام اقبالہ و نوالہ و زاد عمرہ و اجلالہ مین حاضر ہوکے محمد علی رامپوری
مذکور سے چاہی کہ ایک دستاویز جو بیان مین ہو برائی تقویۃ الایمان کے اور جو
مانند اسکے ہو لکھکر مہر اپنی اور اپنی خلفا کی اسپر چپکا کر مسلمانونکی جماعت
مین علانیہ پڑہین تا زبان خاص و عام کی ایسی بد باتون سے ان کتابونکی بابت (؟)
چاہیے اور تہمت تعلیم اور ترغیب کی تمسے دور ہو پس انہونے اپنی رضا و
رغبت سے ساتوین ذیقعدہ روز پنجشنبہ سنہ ۱۲۵۱ ہجری مین بیچ حضور نواب
معلی القاب کے بد بر وجماعت علما کی یک دستاویز اس مضمونکی لکھدی کہ
جو شخص کہ مضامین تقویۃ الایمان اور مضامین مانند ان کتابونکی کہ جنمین
نقصان شان انبیا و اولیا اور مخالف اہل سنت وجماعت کے ہو اعتقاد رکھی
بیشک کافر ہی اور دایرہ اسلام سے باہر اور جو کوی کہ امید چھوٹنی کی عذاب
الٰہی سے رکھی اوسپر لازم ہی کہ کتاب مذکور اور جو مانند ہو اوسکی اپنی سے
دور رکھی اور متابعت سے چاروں اماموںکی عقاید اور فقہ مین باہر نجاوے
پس انہونے اسی مضمون کی دستاویز لکھکے مہر اپنی کرکے اور مہرین اپنی

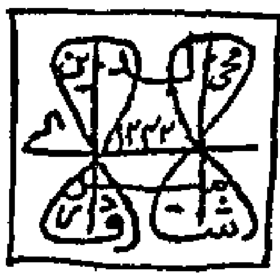
خلفا کی کروا کر اور گواہی علما کی دلوا کے دیدیا اور حسب موافق وعدہ اپنی
کے دوسرے روز نماز جمعہ کے بعد مسجد جامع والا جاہی مین منبر پر کہڑا ہوکے دستاویز
مذکور کو ہاتہہ مین پکڑ کے روبرو تمام مسلمانونکے ایسی باتین کہین کہ مضمون
سی اُس دستاویز کے خلاف نہین بلکہ سننے سے وحشی باتین انکی کہ جسمین تحریف
اسماعیل دہلوی کی اور تمثیل اپنی حضرت امام حسن رضی سے جو والی شام سے صلح
واسطے اس خلایق کے کیا تہا کی اور اعتراض علما پر اسطور سے کہ انہونے تاویل
کم و زیادتی مین تقویۃ الایمانکی نکرکے حکم تکفیر کا معتقدین پر اسکے کیون کیا
یہہ معلوم ہوا کہ خوب عقیدہ انکا ان کتابون پر ہی اسلیئے سب مومنونکو سنایا
جاتا ہی کہ اپنی ایمانکو ہاتہہ سے اس فرقہ کے بچاوین اور دام مریدین انکی
نہ پہنسین اور عاقبت اپنی خراب نکرین ہمیش ہی ہمارے واسطے گمراہ پہنچانا یعنی
کہہ دینا خرافات لوگونکی تہین













شهاب الدین محمد ۱۲۳۰

محمد حسن علی ۱۲۴۸

محمد علی کلیمی ۱۲۱۹

محمد سعید سلمی ۱۲۴۴

محمد یعقوب ۱۲۴۶

سید شاه اسمعیل القادر الملتانی

جنگ بهادر امیر نواز حسین خان

شاه فضل الله سید قادری

حکیم عبد القادر

عبد القادر سید قادری

محمد یوسف علی خان سنه ۱۲۲۵

سید محمود

سید مرتضی

عبد الحمید

عبد الوهاب

سید احمد

جمال الدین احمد عفا الله عنه

مواهیر مسطور

جانا جاہئے کہ کتاب مذکور بالا میں نسخہ اصل ایک عبارت
اسطرح سے ہی معلوم باد کہ چون پیش از شش سال محمد علی رام پوری خلیفه
سید احمد بریلوی وارد مدراس گردیده عقیده فاسده خویش مضمر داشته
بحرب بانی و طلاقت لسانی طریقه وعظ آغاز نمود اکثر عوام و بعضی خواص
که از عقیده فاسده طریقه اش ناواقف بودند نظر بمواعظ و لطایف
ملمعه در دام ارادتش واقع گشتند و بعد ازان که چند اعتقادات باطل این
فرقه بشیوع رسید علمای مدراس استفتاء درین باب کرده اجوبه آن
ارقام نمودند تا مذکور رام پوری مسطور دستخط بگیرند درین اثنا روانگی نامبرده
ازینجا صورت بست چونکه دایره کلام وسیع بود در اجوبه مرقومه مناقشات لفظیه

بین العلما واقع گشت و رد و قدح بجانبین تحریر پذیرفت الغرض بعد چندی کتب
عقاید فاسدهٔ این فرقه که بتنقیص شان سرور عالم صلی الله علیه وسلم و دیگر انبیاء
کرام و اولیای عظام دلالت میدارد مطبوع شده در رسید همه علمای نامدار و فضلای
عالیمقدار آن کتب را ملاحظه کرده حکم به بطلان این عقیده و فساد چنین طریقه
نمودند هرگاه بانی ثانی رام پوری مسطور در اواخر ماه رمضان ۱۳۰۸ه ببلدهٔ مقدسه
مکه رسید بعض اهل ارادت او بتصور تائیدش این عقیده باطله را آشکارا
کردند و با هر کسی که گفتگو آغاز نمودند زبان بتوصیف و حقیقت آن کتب
دراز ساختند آخر شبی که هشتم ماه شوال از سنه الیه بود مولوی جمال الدین احمد
صاحب که یکی از علمای نامدار مدرس اند اتفاق مباحثه رامپوری مسطور
بمجالسش افتاد که از آن میل وی بر آن کتب باطله یافته شد پس علمای مدرس
رام پوری مذکور را برای مباحثه و مناظره طلبیدند تا فساد کتب مرقومه بر همه
واضح و لایح گردد و مومی الیه طاقت مباحثه در خود نیافته لیت و لعل میکرد
آخر الامر مولوی صاحب موصوف بغرهٔ ذیقعده از سال مسطور بعد نماز جمعه در مسجد
جامع والا جاهی قرآن شریف بدست گرفته بر سر منبر علی رؤس الاشهاد
حقیقت بطلان مطالب کتب مذبوره و صورت مباحثه مذکوره اعلان
فرمودند بعض مریدان رام پوری که از عقیده باطله آنش واقف بودند
باستماع این ماجری از صحبتش انحراف ورزیدند و سر انقیاد از متابعتش

در کشیدند در رام پوری بخوف انحراف دیگر مریدان خود برات نامہ موکد بحلف نوشتہ
بحضور علما عرض کرد چون اکثر از ایشان آنرا مکتفی نداشتہ وثیقہ دیگر طلبیدند حسب
خواہش آنہا وثیقہ داد آخر بران قیام نورزید وانچہ در دل بود بی اختیار بر زبانش
رسید چنانچہ تفصیلش از ذیل این قرطاس مبرہن میشود دیگر باید دانست کہ رام پوری
مسطور در وقت ترقیم وثیقہ اقرار کردہ بود کہ برات نامہ را بخدمت علما خواہم
سپرد لیکن آنرا نرسانیدہ ہمراہ خود برد و بران برات نامہ مواہیر و دستخطہای
خلفا و بعض مریدان او ثبت و نیز مہر و دستخط بدر الدولہ مفتی و شرف الملک بخشی
سرکار نوابصاحب بطور شہادت بران ثابت چنانچہ از ملاحظہ نقل النقل برات نامہ
کہ در ذیل ملحق است تفصیل اسامی آنہا واضح میشود پس اگر مواہیر و دستخطہای
دیگران دران ثبت باشد آنرا از علمای مدراس نباید شناخت و بجز این برات نامہ
اگر محضری ساختہ نزد خود داشتہ باشد آنرا قابل اعتبار نباید انگاشت ترجمہ
معلوم ہووے کہ چند برس آگے محمد علی رامپوری سید احمد بریلوی کا خلیفہ مدراس مین
وارد ہوا اور اپنی فاسد عقیدہ کو دلمین چھپا کر چرب زبانی اور فصاحت ظاہری
سی وعظ کا طریقہ شروع کیا اکثر عوام اور بعضی خواص لوگ بہی جو اوسکی
بداعتقادی سی ناواقف تہی اسکی مرید ہوکی دام مین آگئی جب اسکی کتنی ایک
باطل اعتقاد کی باتین لوگونمین ظاہر ہوئین تب دار العلم مدراس کے علما و مشائخ
ان باتونکا استفتا بنا کر اسکے جواب لکہی تا اس مولوی رام پوری سی بہی

صحیح سمجھکر ان مسئلون پر لیوین اس مقدمہ مین وہ مولوی نادانستہ روانہ
ہو گیا اور ان دو نون فرقون کی جواب و سوال مین بسبب درستی کلام کسی طرح سے
مناقشہ پیدا ہوئی الغرض کسی دنکی بعد اس فرقہ کے مقتدا کی کتاب جسمین نبی آخر
الزمان صلے اللہ علیہ وسلم و علی آلہ و اصحابہ کی تنقیص شان اور انبیاء عظام اور اولیائے
کرام کی حقارت کی باتین لکھی ہوئی تھین چھپ کر ہاتھ آئی تب علمائی نامدار اور
فضلای عالیمقدار نے اوس کتاب کو دیکھکر اونکی عقیدے کو فاسد اور باطل کہا جس وقت
رمضان المبارک کی اخیر ۱۲۸۵ ہجریہ مقدسہ مین وہ رامپوری مولوی نے
دوبارہ آ پا تب بعضی اوسکے مریدون نے اوسکی مددگار رہنے واسطے اپنی باطل
عقیدہ کو ظاہر کیا اور ہر کس و ناکس کی ساتھ گفتگو کرنے لگے اور اس کتاب کی
حقیقت اور توصیف مین اپنی زبان درازکی آخرالامر ماہ شوال کی آٹھوین
تاریخ سنہ مذکور کو مولوی جمال الدین صاحب کے تئین جو وہان کے نامور علما
مین سے ہین اس رامپوری مولوی کے ساتھ اپنی گھر مین مباحثہ کا اتفاق پڑا
اور معلوم ہو گیا کہ اس مولوی کا میل اس باطل کتاب کے طرف یعنی تقویۃ الایمان کے
طرف بہت ہی ہے پھر وہان کے عالمون نے مولوی رامپوری کو ظاہر مباحثہ کے
واسطے بلوایا تا اس کتاب کا باطل ہونا سب اوسکے مریدون پر ظاہر
ہو جاوے لیکن مولوی مذکور نے اپنی ذات مین مباحثہ کی طاقت نہ دیکھکر لیت
ولعل کرنے لگا آخرش ماہ ذیقعدہ کی پہلی تاریخ کو سنہ مذکور مین مولوی علی

صاحب موصوف قرآن شریف اپنی ہاتھہ مین لیکر جامع مسجد مین جا ہی مین
سب جماعت مسلمین کے حضور منبر پر چڑہ کے اس کتاب کا باطل ہونا اور مولوی
رام پوری کا مباحثہ کے واسطے بلانا اور اوسکا نہ آنا سب ظاہر کردیا اس رام پوری
مولوی کے بعضے مرید جو اسکی بد اعتقادی سے نا واقف تہی یہہ حال دیکہکر اوسکی مریدی
سی پہر گئے اور اوسکی ما بعد ازین سے منحرف ہو گئی جب مولوی رام پوری نے جانا کہ میرے
باقی مرید اور بہی پہر جاوینگی تب ایک برات نامہ قسم اور سوگند کا لکہکر علماؤ نکے
خدمت مین بہیجد یا اکثر علماؤن نے اس دستاویز کو کافی نجانکر اوس سے دوسرا وثیقہ نامہ طلب
کیا تب اوسنے دوسرا وثیقہ نامہ بہی لکہکر بہیجا آخر وہ اوسپر بہی قایم نرہا اور جو
اوسکے دلمین تہا بلا اختیار زبان پر آگیا چنانچہ دوسری دستاویز دیکہنی سے معلوم ہو جاویگا
دوسرے جاننا چاہیے کہ رام پوری مذکور نے وثیقہ لکہنی کے وقت اقرار کیا تہا کہ مین
برات نامہ علماؤنکی خدمت مین بہیجونگا لیکن وہ نہ بہیجا اور اپنی ہمراہ لیگیا اس
برات نامہ پر اوسکے بعضے خلفا اور مریدونکی مہر اور دستخط ہی اور جناب مفتی
بدر الدولہ صاحب اور جناب شرف الملک بہادر بخشی سرکار نواب صاحب کے مہرین
بطور شہادت اسپر تہین چنانچہ برات نامہ کی نقل النقل آگے لکہی ہے اسکے
دیکہنی سے انکے نام معلوم ہو جاوینگے اور دوسرے کسیکی مہرین اور دستخط اسپر ہونگی
تو اونکو مذر اس کے علماؤن مین سے نجاننا چاہیئی اور اگر اس برات نامہ کے سوا اور
کچہہ محضر بناکر اپنی پاس رکہہ لیا ہو اوسپر بہی اعتبار نکیا چاہیئی

نقل

النقل براءت نامہ مؤکد بحلف بسم اللہ الرحمن الرحیم رَبَّنَا
لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ
أَنْتَ الْوَهَّابُ وصل علی حبیبک الشفیع للحباب محمد المبعوث بفصل الخطاب
علی آلہ وصحبہ خیر آل واصحاب اما بعد بر علماء مصطفویہ وفضلای شریعت نبویہ مخفی ومحتجب
نماند کہ عقیدہ این فقیر سید محمد علی رامپوری حضرت سید احمد صاحب مرشد فقیر موافق
عقاید جمہور اہل سنت وجماعت ومطابق مرشدان مرشد حضرت شاہ ولی اللہ و
مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہما است پس باید کہ جمیع خلفا و مریدان من برین عقاید
حقہ ثابت قدم باشند وکفی باللہ شہیدا کہ این فقیر معتقد مطالب الفاظ تقویۃ
الایمان وغیرہا کہ خلاف عقاید جمہور اہل سنت وجماعت ومشعر تنقیص شان
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم باشند نیست پس ہر کسیکہ از خلفا و مریدان این فقیر
بران اعتقاد دارد ضال ومضل است این چند کلمہ بطریق براءت نامہ بحکم اتقوا
من مواضع التہم نوشتہ مہر و دستخط خود بران ثبت کردہ مواہیر خلفای خود
بران ثبت کنانیدم تا دفع مظنہ گردد وزبان تشنیع احدی دراز نشود تحریر
فی التاریخ پنجم ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۲۵۱ ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

محمد علی
بدر الدولہ
حکیم جلال الدین
شوکت الممالک بہادر ۱۲
شمس خان قاضی
محمد حسین خان ۲
مولوی جلال الدین
زور آور علی خان ۱۲۱۵

ترجمہ حق سبحانہ تعالی کی حمد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ
وسلم کی نعت کے بعد سب علمار دیندار اور فضلای شریعت احمد مختار پر مخفی اور

٣٧ پوشیدہ نہ ہووی کہ اس فقیر سید محمد علی رام پوری کا اور میرے مرشد سید احمد صاحب کا
عقاید اہل سنت و جماعت کے موافق اور اپنی مرشدان مرشد شاہ ولی اللہ صاحب اور
مولانا شاہ عبد العزیز صاحب کے اعتقاد کے موافق ہی میرے سب خلفا اور مریدونکو چاہیے
کہ اس عقاید حقہ پر ثابت قدم رہیں کفی باللہ شہیدا اور مین جو باتین کہ تقویۃ الایمان
وغیرہ مین جمہور اہل سنت و جماعت کے عقاید سے خلاف اور سرور عالم صلعم کی تنقیص
شان مین ہین اسکا قایل اور معتقد نہین جو کوئی میری خلفا اور مریدونمین سے اسپر اعتقاد
رکھے وہ خود گمراہ اور دوسرونکو گمراہ کرنیوالا ہی یہہ چند کلمہ الطریق بہدایت نامہ بحکم حدیث
نبوی صلعم کہ ہجو مضامون بیمثون سے لکہکر مہر و دستخط اپنی اوپر اوسکی ثابت کر کرا کر
سوا میر خلفا اور مریدون کے کروائی تو گمان وقع ہووے اور کسیکی بدگوئی کی زبان دراز
بنووی تحریر پانچوین تاریخ ذیقعدہ کی سنہ ۱۲۰۱ ہجریہ مقدسہ نقل وثیقہ محمد علی رام پوری:
یعنی اظہار نامہ ہو الحق المبین بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام
علی رسولہ محمد سید المرسلین وآلہ الطاہرین وصحبہ الطیبین اما بعد بر متبعان شریعت
غرا و پیروان سنت بیضا مخفی و محتجب نماند کہ فقیر سید محمد علی رام پوری در نیولا کتاب
تقویۃ الایمان را ملاحظہ کردہ ہرگاہ بعض مضامین و عبارت آنرا مخالف مذہب اہل حق
و اہل سنت و جماعت دید دریافت متیقن گشت کہ ہر کس کہ بران مسایل کتاب کہ متضمن
بہ تنقیص شان انبیا و اولیا و مخالف عقاید حقہ اہل سنت است معتقد شود بیشک کافر گردد
و از دایرہ اسلام بیرون رود کسیکہ توقع رستگاری از عذاب الہی دارد او را ضرور است

کہ آن کتاب پر لشانی آنہا از خود دور انداند و از مشابہت اشعار ثبوت ذکر عقاید و تقریر وی نزود لہذا تقریر تردید سخن ابر خود مع خلفا ثبت کرد اہل علم مدرس فیہ مہرہائی گواہی خود ہا بران ثبت کردند بنا برعلی ہذا برای اطلاع جمیع ساکنان این اطراف در جامع مسجد غیرہ اشتہار دادہ میشود زیادہ والسلام علی من اتبع الہدی والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ المصطفی وآلہ واصحابہ اہل المجد العلی تحریر فی التاریخ ہفتم ذیقعدہ ۱۲۴۰ سنہ ہجریہ مقدسہ

محمد علی

محمد سید شہاب الدین

رسول الرضا شیخ سید عظیم خان شریعت خادم

محمد حسن علی

زور آور علی خان

جنگ بہادر حسین خان بہادر امیر نواز

محمد صبغۃ اللہ عمدۃ العلماء عبد الودود عظیم جنگ نواز خان بہادر مفتی شریعت غرا

محمد خان عالم خان

شرف الممالک بہادر

محمد حسین خان مولوی جلال الدین

ترجمہ سب تعریف ثابت ہی خدا کو کہ وہ پروردگار ہی سب عالم کا اور درود اور سلام اوسکی رسول محمد علیہ السلام پر جو سردار ہین سب پیغمبروں کی اور انکی سب آل اطہار پر اور اصحاب طیبین پر ہو جیو اما بعد شریعت غرا کے تابعدار اور سنت بیضا کی پیروی کرنے والون پر مخفی اور پوشیدہ نرہی کہ اس فقیر سید محمد علی رامپوری نے اندنون مین تقویۃ الایمان کی کتاب دیکھی اسکی بعضی مضمون اور عبارت اہل سنت و جماعت کے مذہب سے مخالف نظر آئی یقین ہوا کہ جو کوئی مسلمان اس کتاب کے مضمون پر جو انبیا اور اولیا کے نقصان شان اور ہجو اہل سنت و جماعت کے عقاید کے خلاف مین ہی اعتقاد کریگا تو بیشک کافر

جوگا اور اسلام کے دایرہ سی باہر نکل جایگا اب جو کوئی آخرت کی عذاب سے نجات
پانیکی امید رکہتا ہو اوسکو لازم ہی کی کتاب مذکور کو اور اوسکی مانند اور کتابون کو
اپنی پاس سے دور پہینکی اور عقاید اور معتقدین ائمہ اربعہ کے متابعت سی باہر نجاوی اگر
فقیر نی اپنی مہر اور اپنی خلفاؤنکی مہر اس کاغذ پر لگائی اور مدراس کے عالمون نی بہی
اپنی مہرین بطریق گواہی کے یہان لگائین اسلئے یہان کے اطراف کے سب لوگونکی
اطلاع کیواسطے مسجد جامع مین یہہ اشتہار دیا جاتا ہی اور سلام ہووے اوسپر جو
تابعداری کرے دین اسلام کی اور درود اور سلام ہوجیو اوپر رسول اوسکے کے
کہ برگزیدہ ہی اور اوپر آل و اصحاب اوسکے کے کہ صاحب بزرگی کے اور بزرگیکے
ہیں ساتوین تاریخ ذیقعدہ کی سنہ ۱۲۵۱ ہجریہ مقدسہ مین لکہا گیا نقل
استدعای علما متضمن حکم تکفیر معتقدین مضامین و عبارات تقویۃ الایمان
وغیرہ کہ اصلش نزد مفتی سرکار است علمای مدراس بحضور نواب عظیم جاہ بہادر
مدظلہ العالی استدعا میکنند کہ نقل اظہار نامہ مولوی سید محمد علی رامپوری مورخہ
امروز با حکم حضور متضمن اینکہ کتاب تقویۃ الایمان مولوی اسمعیل و رسایل
مولوی ولایت علی وغیرہ کہ درین ملک انتشار یافتہ اند و کلماتی کہ مردمان
بایان تفوہ میکنند و آن ہمہ مشعر و موہم تنقیص شان سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
اند جمہور علمای دین ہمہ باطل اند و معتقدان کافر و دوزخی است جابجا مشتہر
شود مرقوم ہفتم ذیقعدہ سنہ ۱۲۵۱ ہجری مقدسہ محمد ارتضا عفی عنہ

محمد عبدالودود النقوی محمد حسن علی عفی اللہ عنہ محمد علی کلیمی محمد شہاب الدین
جمال الدین احمد عفی اللہ عنہ الداعی الفقیر الی اللہ صبغۃ اللہ بدر الدولہ کان اللہ
لہ قاضی سید عبداللہ عبد الوہاب عفی اللہ عنہ دستخط نواب عظیم جاہ مسودہ
حکم از سرکار نویسند ترجمہ مدراس کے علماء نواب عظیم جاہ بہادر مدظلہ العالی
کے حضور میں استدعا کرتے ہیں کہ آج کی تاریخ کا مولوی رام پوری کے اخبار نامہ
کی نقل حضور کے حکم کے ساتھ اشتہار پاوے اس بات میں کہ تقویۃ الایمان مولوی
اسماعیل کی اور رسالے مولوی ولایت علی وغیرہ کے جو اس ملک میں منتشر ہوئے
ہیں اور جو باتیں لوگوں کی افواہ میں پڑی ہیں اور وہ سب سرور عالم صلے اللہ
علیہ وسلم کی نقصان شان میں ہیں سب علماء دین کے اجماع سے وہ باطل ہیں
اور ان کا معتقد کافر اور دوزخی ہی اور یہ حکم جابجا مشہور کردیں تاریخ
ساتویں ذیقعدہ سنہ ۱۲۵۱ ہجریہ مقدسہ پنج چاروں دستاویز کا مطلب
اسی کے جیسا تھا اس لئے اس کا ترجمہ علحدہ نہیں کیا مسودہ امروز کہ
تاریخ ہفتم شہر ذیقعدہ سنہ ۱۲۵۱ ہجریہ مقدسہ است از پیشگاہ حضور نواب عظیم جاہ
بہادر بکافہ اہل اسلام متعلقہ حکومت مدراس وغیرہ اعلام دادہ میشود کہ
کتاب تقویۃ الایمان مولوی اسماعیل و رسائل مولوی ولایت علی وغیرہ کہ
درین ملک انتشار یافتہ اند و کلماتیکہ مردمان بآن تفوہ میکنند و آن ہمہ مشعر
موہم تنقیص شان سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم اند باجماع جمہور علماء دین ہمہ

باطل هستند و معتقد آن کافر و دوزخی است و نقل اظهار نامه مولوی سید محمد علی
رامپوری بزبان ملحق است دستخط نواب عظیم جاه بهادر بابت که مفتی بدر الدوله عمده
العلما ریاست مختلفه حکم مذکوره الصدر را با الحاق نقول اظهار نامه مسطوره و درخواست
نامه علما مورخه امروز بجوامع مساجد مدراس و دیگر جاهاکی اشتهار دهند غلام محمد علی
المشهور با نواب عظیم جاه ۷ ذیقعده سنه ۱۲۰۵ هجریه مقدسه بعد اشتهار احکام مذکور
فقط در مسجد جامع والاجاهی رامپوری مذکور با وجود نوشتن برات نامه مذکور
و وثیقه مسطوره بعد نماز جمعه هشتم ذیقعده سنه ۱۲۰۵ هجری برخلاف اظهار و اقرار خود
در مسجد جامع که دران نواب عظیم جاه بهادر هم حاضر بودند بر سر منبر بیان کرد
هیچ جا نکه در اشتهار نامه مشتهره بست و دوم ماه ذیقعده سنه مذکوره مندرج است
لهذا حکم نامه ذیل از سرکار اجرا یافت هو الاحد احکم الحاکمین حکم نامه
بست و هشتم ذیقعده سنه ۱۲۰۵ هجری نظر بحکم علما بتکفیر معتقد کتاب اسماعیل و امثال
آن مورخه هفتم ماه حال که نزد مفتی سرکار است حکم صادر شد که کسانیکه از مریدان و
دوستان محمد علی رامپوری در ملازمت سرکار اند برطرف و ممنوع ابواب سرکار شوند
مگر اینکه توبه صحیح از بیعت و محبتش که تابع آن کس بکتب مذکوره با وجود نوشته
دادن او بمهر دستخط خود هفتم ماه حال عقیده خویش موافق عقیده علمای موصوف
امروز علانیه در مسجد جامع ثابت شده نمایند دستخط جاکر شرع محمدی غلام محمد علی
المشهور با نواب عظیم جاه بهـ تنبیه معلوم ہووے کہ بعد اس فتوی کے بعضے

بنگالی مولویوں نے غیر واجبی سمجھکر پہر ایک کاغذ کلکتہ میں اسمضمون کا بنایا
اعتقاد
ہتا کہ تقویۃ الایمان کی کتاب موافق اہل سنت وجماعت کے ہی پہر جب وہ کاغذ درگ
مین پہنچی تب اسکے لیے ایک رسالہ خیر الزاد لیوم المعاد لکہا گیا اور اوسمین بجنسہ پانچ مقام
کی عبارت تقویۃ الایمانکی جو مخالف اہل سنت وجماعت کے اعتقاد کے ہی نقل
ہوئی اور دلایل قوی سے مردود کی گئے اور وہ رسالہ چہاپا گیا اور کلکتہ کو بہیجا
تب وہان سب عالمونکو ان لوگونکا فریب اور جعل سازی معلوم ہوگئی اور اس
رسالہ کا خلاصہ سراج الہدایت مین موجود ہی پس اب مسلمانونکو لازم ہی کہ اس فرقہ
ایمان
اسماعیلیہ کے دین جدید سے اجتناب کرین اور ہرگز ہرگز مضامین تقویۃ الا
وغیرہ پر اعتقاد نکرین کہ بیشک او مین انکار شفاعت رسول اللہ صلعم وغیرہ کا
پایا جاتا ہی جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہین اور آگے اختیار ہی وما علینا
الا البلاغ ہشیار کو ایک حرف نصیحت ہی کفایت کافی نہیں نادان کو دفتر
تحسین
نہ رسالہ **اور اب باب مین** بیان ہوتا ہی رسالہ اظہار الحق کا کہ
حضرت سید محمد حسیب پاشا والی ریاست جدہ دام اقبالہ کا شقہ خاص مع
ہندی ترجمہ اور جمیع علمای مکہ اور مدرسین اور چارون مذہب کے مفتیون کی
مہر و دستخط سی مزین وہابیہ بدعتی کے اخراج پانیکے باب مین ایک محضر
ہی تاریخ ۲۵ رمضان کی سنہ ۱۲۶۰ ہجریہ مقدسہ کو معمورہ مبنی مین مفتی سید
عبد الفتاح المدعو سید اشرف علی گلشن آبادی نے بانی مجمع الاخبار کے اہتمام

چھپوایا ہی کہ مرزا مذکور اسکو بہی ساتہہ لیتی آئی ہین اور شروع رسالہ مذکورہ
اسطرح سے ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم قولہ تعالے وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ
الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ
والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین بعد حمد وصلوۃ کے سب مومنان
دیندار اور پیروان حضرت نبی مختار صلے اللہ علیہ وعلی آلہ الاطہار واصحابہ الاخیار
پر ظاہر ہووے کہ جو کچہہ ۱۲۶۵ ہجریہ کے شعبان کی بارہوین تاریخ کے مجمع الاخبار
بمبئی مین چھاپا گیا تہا کہ اٹھارہوین تاریخ جمادی الآخری ۱۲۶۵ ہجریہ کو پانچ نفر
وہابیوں کی پیشوا سزای سخت پاکر مکہ معظمہ سے اخراج پائی اور یہہ تعذیر و اخراج
موافق احکام شرع متین کے ہوا تہا لیکن بعضے اس زمرہ کے لوگ ہندوستانین
خصوص اس شہر مین انکو مظلوم سمجہتی تہے اور مکہ کے علما اور حکام پر طعن کرتی
اور کہتی تہے کہ انکو بلا حجت شرعی اخراج کیا ہی اور اسیطرح مدراس مین بہی ان
لوگون نے بہت سر اوٹہایا تہا یہانتک کہ وہانکے نواب مستطاب اعظم جاہ بہادر
دام اقبالہ نے سب علمای دیندار کے اتفاق سے اس فرقہ کے لوگونکو اہل
سنت وجماعت کی مسجدونمین آنے اور مسلمانونکے مقبرونمین اونکے
مردی مدفون کرنیکے لئی منع کردیا تہا اور جب جناب قاضی الملک صبغۃ اللہ
صاحب سال گذشتہ کو حرمین الشریفین کی زیارت کو گئی تہے تب حضرت
حسیب پاشا حاکم مکہ معظمہ کے دار القضا کے دفترخانی سے ان پانچون

مخرجین کے اخراج کی حقیقت حضور باشا سی طلب کی تہی چنانچہ یہ سب احوال
جمادی الاولی کی چبیسوین تاریخ سنہ ۱۲۹۶ ہجریہ کے چہپی ہوئی مجمع الاخبار مین
داخلی دستاویزونکے ساتہہ مندرج ہی بلکہ جلد سابع مجمع الاخبار مین
اور تحفہ محمدیہ کے ایک سو سترہوین صفحہ پر تمام اونہین کی حقیقت اور
دستاویز اور علمائی ہند وعرب کے فتوی لکہی ہین اور محمود علی بریلوی سنے
جو ان مخرجین مین پانچوان شخص تہا اور بعد محاکمہ کے گرفتار رہوا تہا ایک
جہوٹا محضر اس ملک کے لوگونکو ہگتی کے لئے بنایا تہا اور اوسکی ساتہہ
جو جواب وسوال اوشہود حکام کے باب مین ہمارے ساتہہ ہوئی تہے سب کے
سب مجمع الاخبار سے ظاہر ہین اور اس نقل محضر مین چار شخصون کے
نام اسیواسطے لکہی ہین کہ اسوقت محاکمہ کی مجلس مین چار ہی شخص
گرفتار ہوئی تہے اور محمود علی بریلوی اونکے بعد مبتلا ہوا چنانچہ حضرت
حبیب باشا کے رقعہ مین پانچ نفر کو رہین اور مولوی رجب علی لکہنوی
مہتمم سابق سلطان الاخبار کے انکار اور زبان درازیونکا جواب
شافی بتوضیح تمام مجمع الاخبار کے جلد سابع مین مذکور ہو چکے ہین لیکن
ان دونون مین مجدداً اواسطے دفع اوہام مفسدین کے جن سے دیندار لوگون کے
دلونمین خلجان سا باقی رہگیا ہی ایک فرمان واجب الاطاعت والاذعان
جو حضرت حبیب باشا نے اپنی مہر خاص سے جناب قاضی الملک صفحہ ۱۴۶

صاحب مفتی سرکار نواب صاحب کرناٹک کے نام سے مورخہ پندرہوین
شوال سنہ ۱۲۶۶ ہجریہ کو بہیجا تہا اور اوسکے ساتہہ ایک محضر نقل دفتر خاص
شریف مکہ معظمہ مسجل بمہر جمیع علما و عظامی مکہ معظمہ از چارون مذہبون
کے مفتیون اور مدرسون کی مہرون کے ساتہہ مزین ہو اتہا یہ دونو
دستاویز معتبر اصل صحیح مہرونکی جناب حاجی الحرمین الشریفین مرزا
حسین بخش شہزادہ دہلی تاریخ ۱۷ شعبان سنہ ۱۲۶۷ ہجریہ مقدسہ کو مکہ معظمہ
سی اس معمورہ مینی مین لائے اور جناب حضرت شریعت پناہ فضیلت
دستگاہ حامی دین سید المرسلین حضرت قاضی شہاب الدین صاحب
مہدی کے حسن سعی سے وہ اصل محضر مع نقل یہان کے سب علمای دیندار
کی نظر سے گذرا چنانچہ یہان کے علما اور طلبا نے اسی دیکہکر اس نقل
کی صحت پر اپنی مہرین اور دستخط کر دیئی اور جناب حضرت شیخ صالح
میرداد نے کہ جنکے فرزند عبد اللہ بن شیخ صالح میرداد شیخ الخطبا اور
حنفی مذہب کے بڑی مفتی مکہ مین ہین اور سب کے اول اصل محضر میں تہین
کی مہر ہی انہون نے بہی اپنی مہر و دستخط اس نقل مطابق اصل پر کر دین ہین
چنانچہ اصل محضر پر پندرہ مہرین اور دستخط مکہ کے علماؤن کے ہین اور
نقل مطابق اصل پر بہی یہان کے گیارہ علما اور طلبا نے اصل کے ساتہہ مقابلہ
کرکے اپنی مہر و دستخط کردی ہی اب ہمنی اپنی سعادت دارین سمجہکے

اوسکو چہپوا دیں اور جاری مجمع الاخبار کے ساتھہ سب مسلمانونکو ہند و
دکہن وغیرہ کے بہیجوا دیں تا فایدہ عام ہووے اور جسکے دلمین کچہ شک
شبہ باقی ہو سو بہی رفع ہو جاوے وما توفیقی الا باللہ **نقل مطابق**
اصل الی حضرۃ فخر العلماء العاملین وعمدۃ اہل الاحادیث و
المفسرین الشیخ صبغۃ اللہ مفتی مدراس سلمہ اللہ تعالی امین بعد السلام لایخفاکم
ان جنابکم سالتمونا عن اسباب تسفیر ونفی الجماعۃ انفار العلماء الہنود
من مکۃ المکرمۃ فالسبب فی ذلک الامور المخالفۃ الی الشریعۃ المطہرۃ
المحمدیۃ ومخالفۃ الاحادیث الشریفۃ النبویۃ واثباۃ ذلک علیہم بحضور
کافۃ العلماء والمفاتی بمکۃ المشرفۃ ومن حیث ان جنابکم علی الاسباب
الموجبۃ فالقادم لکم اعلام بما سار من طرف جمہور العلماء بمکۃ المکرمۃ
وجمہور اہبارہم اطلاعکم علیہ کفایۃ ذمۃ بتفحص لکم کامل ما صار منہم
وواجب الحال الی نفیہم وتسفیرہم یکون معلومکم ودمتم بحیز السلام
فی شوال سنہ ۱۲۸۵ والی ریاست جدہ (السید محمد الحبیب) قد قوبل باصلہ فالنقل
(خادم العلماء شہاب الدین قا) صحیح کتبہ خادم الطلبۃ القاضی شہاب الدین المہری عفی عنہ
بسم اللہ والحمد للہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین وبعد
فالنقل المصدر مطابق لاصلہ ومن قابلہ ووجدہ مطابقا لہ لفظا بلفظ
حرفا بحرف خویدم الطلاب محمد یونس الحافظ عفی عنہ وعن والدیہ الرآ

آمین یارب الارباب | الحافظ محمد یونس | ہذا النقل مطابق لاصلہ کتبہ شیخ
بتیل قاضی الصدر عفی عنہ ۱۲ قد تقابل بالاصل و ہذا النقل مطابق الاصل
وانا الاقل ابراہیم البغدادی | سلام علی ابراہیم | حامدا ومصلیا ومسلما
ہذا النقل مطابق لاصلہ کتبہ خادم الطلاب سید عبد الفتاح الحسینی القادری
المدعو سید اشرف علی گلشن آبادی عفی اللہ عنہ وعن والدیہ | الراجی الی رحمۃ اللہ الباری مفتی سید عبد الفتاح القادری
الحمد للہ اظہر الحق وابطل الباطل والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ
محمد وآلہ وصحبہ اجمعین ہذا النقل وجدتہ مطابقا لاصلہ کتبہ خادم الطلبۃ عبد
القادر جینکر عفی اللہ عنہ وعن والدیہ آمین الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی محمد
وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد فقد قابلت ہذا النقل مع اصلہ فوجدتہ
مطابقا لاصلہ کتبہ خادم الطلبۃ العبد الراجی الی رحمۃ ربہ الغنی محمد علی الحافظ
عفی اللہ عنہ وعن والدیہ آمین

حضرت حبیب پاشا کے رقعہ کا ترجمہ

حضرت فخر العلماء العاملین وعمدۃ اہل الاحادیث و
المفسرین الشیخ صبغۃ اللہ مفتی مدراس سلمہ اللہ تعالیٰ آمین بعد سلام کے ظاہر ہووے
کہ آپنے مکہ معظمہ سے پانچ نفر ہندی علماؤں کے اخراج کرنے اور نکال دینے کا
سبب ہم سے پوچھا تھا سو یوں کہ ہی کہ اونپر تمام علما کی اور خصوص چاروں
مذہبوں کے مفتیوں کے حضور مین ثابت ہوچکا کہ وے شریعت مطہرہ محمدیہ سے
باہر گئی ہین اور اکثر احادیث شریفہ نبویہ کے مخالفت کرتے ہین اور جبکہ اونکو

اونکے نکالدینی کا سبب دریافت کرنا منظور ہی اسلیئے یہہ محضر جو
آپکے پاس آتا ہی کہ جسپر مکہ معظمہ کے جمہور علما کی دستخط اور مہرین ہیں
اوس سے جو کچھ احوال اونکے روبرو گذرا ہی سو سب کا سب آپکو روشن ہوگا
اور اوس سے آپکے دلکی تشفی ہوجائیگی اور جو جو حرکتین اونسے ظہور مین
آئین ہین سو سبکی سب آپکو کالعیان ہوجائیگی والسلام خیر ختام تاریخ
نہم ہوین شوال سنہ ۱۲۶۲ ہجریہ السید حسیب محمد والی ریاست جدہ

نقل مطابق اصل

بسم اللہ الرحمن الرحیم حمداً لمن جعل العلماء لاہل
الضلالۃ قامعین وطہر البلدۃ المکرمۃ عنہم بسعادت صدر الوزراء الکاملین
وصلوۃ وسلاما علی من وضح الشریعۃ والطریقۃ القاتل اہل البدع شر الخلق
والخلیقۃ وبعد فہذہ مضبطۃ مرقبۃ محررۃ مرعیۃ مضمونہا انہ لما کان یوم الثلاثا
المبارک فی شہر جمادی الاولی سنہ ۱۲۶ المعد لحل المشکلات وکشف المعضلات
ادام ذلک المولی تعالی وتبارک بمجلس سعادۃ حضرت الوزیر المعظم والمشیر
المفخم شیخ الحرم المحترم والی جدۃ العامرۃ وایالتہا افندینا الحاج السید محمد
حسیب باشا بلغہ اللہ تعالی من الخیرات ما شاء اللہ بجاہ سید المرسلین صلی اللہ
علیہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین وبحضرۃ العلماء الفخام ذوی المجد والاحترام
الواضعین اسماءہم واختامہم فیہ فعتب ان احتفل المجلس بمن ذکر لسماع
ما سیرد من الدعاوی فی ذلک الیوم علی ما اقتضتہ ارادۃ الوزیر المشار.

۱۰۹

فيما سطر لاجل اظهار العدل والانصاف وازالة الجور والاعتساف حضر الشيخ عبد القادر الهندي النقشبندي وانهى الى سعادت الوزير المشار اليه بان بمكة المشرفة جماعة من الهنود ممن راسوا العلم وتعليمه على مدى الايام وتصدروا في المسجد الحرام وظنوا انهم تعلقوا بعد الصعود وهم الشيخ محمد مراد مفتي بنغاله سابقا والشيخ عبد اللطيف اللكهنوي والشيخ محمد دهلوي والشيخ عبد الرحمن البنارسي وليسوا في الحقيقة على شئ من العلم النافع حيث انهم ضلوا واضلوا ووصلوا الى طريق الخذلان الشايع فمن ضلالهم و اضلالهم انهم ينكرون صحة الاربعة المذاهب ويحثون العامة على عدم تقليد احد منهم ويردونهم الى طريق المتاعب وينكرون شفاعة النبي صلے الله عليه وسلم والتوسل به وينكرون ايضا كرامات الاولياء ويمنعون العامة عن القرائة والنظر في كتب علماء المذاهب الاربعة حتى ان المبتدعين المذكورين تركوا كتب المذاهب ونصبوا انفسهم لقرائة الحديث في مسجد الحرام الشريف مع جهلهم بالاصول ومصطلح الحديث ولم يزالوا يحثون في اللفظ و يصرفون المعنى الى مقتضى رايهم الفاسدة وبدعهم الكاسدة نا وقعوا كثير لمن العامة في هذا الضلال وتمكنت البدع في نفوسهم من غير شك و لامجال فعقب الانهاء المذكور احضر المبتدعون المذكورون بامر من السادة المشير المشار اليه وفوض امرهم لحاكم شرع الشريف والعلماء الحاضرين

بالمجلس اللطيف فطلب الحاكم الشرعي من المفتي المذكور اعادته ما انهاه
بحضرتهم وتصدر دعواه عليهم على طبق الوجه الشرعي المرضي فبعد ايراد
واتفاق العلماء المذكورين على قبولها وتوجيهها على المبتدعين الحاضرين
فتشل منهم الجواب فحين علموا ان القول قد حق عليهم وليس لهم منه فرارا
فما وسعهم سوى الانكار فعقب انكارهم طلبت البينة من المفتي المدعي المذكور
فاحضر المكرمين السيد حسن الهندي النقشبندي والشيخ عبد الرحمن الكشميري
تلامذة مولانا العارف بالله تعالى والدال عليه الشيخ محمد جان النقشبندي فشهدا
عليهم كل واحد منهم بمفردة طبق الدعوى المذكورة مع اعتبار ما يجب
اعتباره ثم زكى الشاهدان وعدلا وظهر لاهل المجلس صيانتهما وتمسكهما بطريق
اهل الله وانهما ليسا من اهل الاغراض ولا ممن تأخذهم الحمية الجاهلية برزت
الفتوى الشريفة بتعزير المبتدعين المذكورين بما يليق بهم الزاجر لهم ولا
مثالهم عن ارتكاب مثل حالهم ورداوان حبسهم ثم نفيهم عن بلاد الحرمين
لازالة هذا الفساد وراحة العباد خصوصا في حرم الله اشرف بلاد وحكم
الحاكم الشرعي عليهم بذلك ونفذه مولانا الوزير المشار اليه بيده ان
ايد العلماء الافرون المذكورون وارتضيه حيث كان موافقا للوجه
الشرعي والطريق المرضي وقد جاء اولا في نظر سعادت افندينا المشار اليه
قتلهم سياسة منه حيث انهم سعوا في الارض بالفساد ولا شك ان فساد

الدين اعظم من فساد الدنيا لاسيما وقد تكرر هذا الامر من بعضهم مرارا
وو صلوا الى حضرة السعادة امير مكة المشرفة والى حضرت القاضي في
المحكمة في السنين الماضية وانكروا وثبت ذلك عليهم واستتابهم حضرة
سعادت الامير والقاضي لما رفع ذلك اليهما فتابوا لاجل ان لا يقتلوا
ولم يرجعوا في الحقيقة عن شيء مما هم عليه من هذا الضلال والاضلال لكن
حضرة السعادة افندينا المشار اليه صرف نظره عن قتلهم لئلا يظن مقلدوهم
انهم على حق وانهم ثبتوا عليه حتى قتلوا لثباتهم على الدين الحق كما ثبت
التابعون رضي الله عنهم في زمن السابق فحبسهم مدة ثم نفاهم الى ديارهم و
بحلول هذه العقوبة بهم ذكر انطفات نار الفتنة وخمدت بعد ان كانت
في هذه البلدة المطهرة قد انتشرت والحمد لله على كل حال ونعوذ بالله من
احوال اهل الضلال وصلى الله على خير خلقه محمد وعلى آله واصحابه اجمعين
شيخ الخطباء والائمة عبد الله بن محمد صالح ميرداد (ختم: عبد الله ابن الشيخ محمد صالح ميرداد) الفقير الى
رب العباد محمد بن يحيى الحنبلي مفتي الحنابلة بمكة (ختم: الواثق بالله العلي محمد بن يحيى امام الحنابلة) الفقير الى الله
تعالى احمد بن محمد الدمياطي مفتي الشافعية بمكة (ختم: عبده احمد الدمياطي) الواثق
بربه المتعال صديق ابن عبد الرحمن كمال الحنفي المدرس بالمسجد الحرام (ختم: صديق كمال)
الحاضر في المجلس المذكور الشيخ الحسن المدرس في الحرم الشريف المهاجر
الكاشاني النقشبندي (ختم: حسن المدني) الواثق بحبل الله الغني سنبه عبد الرحمن

ابن ابو بکر عبد الغنی المدرس بالحرم الشریف المکی [ختم: عبد الرحمن بن ابی بکر عبد الغنی] عبدربہ المجید
ابراہیم بن محمد سعید [ختم: عبدہ ابراہیم محمد سعید] قد حضر مجلس ہذا المرقوم شیخ المدرسین بالمسجد
الحرام جمال ابن عبد اللہ شیخ عمر المکی [ختم: عبد الراجی محمد جمال ابن عبد اللہ] الحاضر فی المجلس المذکور علی
بن عبد اللہ نائب الحرم الشریف [ختم: عبدہ علی نائب الحرم] صدق بما فیہ محل جبر طاہر بن المفضل
[ختم: طاہر بن مفضل] الحاضر فی المجلس المذکور الواثق بحبل اللہ السید محمد حسین الحنفی المدرس
حرم شریف [ختم: محمد حسین] الواثق بحبل اللہ المدرس فی الحرم الشریف علی بن
محمد من علماء الحنفی [ختم: شکری] عبد ربہ المجید سعید بن حسین قاضی زادہ من
علماء الشافعیہ [ختم: عبدہ سید شہید] الحاضر فی المجلس المذکور المدرس فی الحرم الشریف
من علماء الاحناف [ختم: السید محمد امام رافعی] لقد قابلنا ہذا النقل المعدد باصلہ
فوجدناہ مطابقا لہ فکتبنا اسمائنا شاہدین علی صحۃ ہذا النقل ومطابقتہ
للاصل وکفی باللہ شہیدا حرر فی السابع والعشرین من شہر شعبان المعظم
سنہ ١٢٦٧ من الہجرۃ النبویۃ علی صاحبہا افضل الصلوۃ والتحیہ تحریرہ
بینہ قابلت ہذا باصلہ وانا خادم الطلبہ القاضی شہاب الدین
المہری حفی اللہ عنہ [ختم: خادم العلماء شہاب الدین قاضی] ہذا النقل مطابق لاصلہ کتبہ خادم
الطلبہ شیخ علی جیل قاضی الصدر عفی اللہ عنہ ہذا النقل مطابق لاصلہ
کتبہ خادم الطلاب مولوی محمد اکبر کشمیری عفی عنہ [ختم: رضوان من اللہ اکبر] الحمد للہ
شانہ النقل مطابق للاصل من غیر شک والافتراقا لیفز وکتبہ بقبلہ

محمد صالح بن سلیمان میرداد عفی اللہ عنہما والمسلمین آمین | المفتقر الی الجبار محمد صالح بن سلیمان میرداد
الحمد للہ عز شانہ وجدناہ مقابلا ومطابقا للاصل کتبہ غلام محی الدین
الہندوستانی (غلام محی الدین عفی عنہ) بسم اللہ والحمد للہ الصلوٰۃ والسلام علی
سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین وبعد قد النقل المصدر باصلہ ووجدہ
مطابقا لہ خویدم الطلاب محمد یونس الحافظ عفی عنہ وعن والدیہ الوہاب
آمین یارب الارباب (الحافظ محمد یونس) الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ
محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد فقد قابلت ہذا النقل مع اصلہ فوجدتہ
مطابقا لہ کتبہ خادم الطلبۃ العبد الراجی الی رحمۃ اللہ الغنی محمد علی الحافظ
عفی اللہ عنہ وعن والدیہ آمین ۞ الحمد للہ اظہر الحق والبطل الباطل والصلوٰۃ
والسلام علی رسولہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین ہذا النقل وجدتہ مطابقا لاصلہ
کتبہ خادم الطلاب عبد القادر جتنبکر عفی اللہ عنہ وعن والدیہ ۞ ہذا النقل
مطابق الاصل کتبہ خادم العلما ابراہیم البغدادی القادری | اسلام علی ابراہیم
ہذی النقل طبق اصلہ المنقول عنہ کتبہ الحقیر عبد اللطیف بن ابراہیم
(عبد اللطیف بن ابراہیم عبد الرزاق) حامدا ومصلیا ومسلما ہذا النقل مطابق لاصلہ کتبہ
خادم الطلاب سید عبد الفتاح الحسینی القادری المدعو سید اشرف علی
گلشن آبادی عفی اللہ عنہ وعن والدیہ (الراجی الی رحمۃ الباری مفتی سید عبد الفتاح الحسینی القادری) **محضر کا**
ہندی خلاصہ ترجمہ بعد حمد وصلوٰۃ کے یہ محضر ہی اس بات کا

کہ مسئلکے دن ماہ جمادی الاولی سنۃ ۱۲۶۵ ہجریہ مقدسہ مین جو مقدمے
فیصل کرنیکے لیئے مقرر تہا اوسدن حضرت وزیر معظم شیخ الحرم المحترم
جدہ کے ریاستکے حاکم افندینا حاجی سید محمد حسیب پاشا دظلہ العالی کی
مجلس بڑے بڑے علماکے حضور مین کہ جنکے نام اور مہرین اس محضر کے
دامن مین مرقوم ہین منعقد ہوئی تہی تاکہ وزیر معظم الیہ کی خواہش اور ارادے
موجب جو جو مقدمے اوسدن وارد ہون سو اظہار عدل و انصاف اور دفع
جور و اعتسافکے لیئے ستے جاوین اور فیصل پاوین غرض جب ایسی مجلس
ہوئی تب شیخ عبد القادر نقشبندی نے وزیر معظم الیہ کی خدمت مین آکے عرض
کی کہ مکہ معظمہ مین ہندوستانیونکی ایک جماعت ہی کہ جنہونے علم و تعلیم
کے جاری کرنے کا شیوہ اختیار کیا ہی اور مسجد حرام مین اگر صدر نشین
بنتے ہین اور اونکا گمان یہہ ہی کہ ہمنے طریق حق کو پکڑ لیا ہی انکے نام یہہ
ہین محمد مراد جو سابق مین بنگالے کا مفتی تہا اور عبد اللطیف لکہنوی
اور شیخ محمد دہلوی اور عبد الرحمن بنارسی اور حالانکہ حقیقت مین انمینے
کسیکو ایسا علم نہین کہ جس سے مسلمانونکو فیض حاصل ہو چونکہ وہ آپ ہی
گمراہ ہین اور انہونے کئی اور ونکو بہی بے راہ کر دیا ہی سو انکی گمراہیون
ایک تو یہہ ہی کہ وی اہل سنت و جماعت کے چارون مذہب کی صحت کا
انکار کرتے ہین اور عوام کو رغبت دیتے ہین کہ اون چارون مین سے کسیکی

تقلید نکریں بلکہ جو لوگ اون مذہبوں پر ہیں اونکو پھیر کر بد راہ کر دیتے ہیں
اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا اور اوسکے وسیلہ پکڑنیکا
انکار کرتے ہیں اور اولیاء اللہ قدس سرہم العزیز کی کرامات کا بھی انکار
کرتے ہیں اور چاروں مذہب کے علما کی کتابیں پڑھنی اور دیکھنے سے
عوام کو منع کرتے ہیں یہانتک کہ ان مدعیوں نے چاروں مذہب کی کتابیں
چھوڑ دیں اور مسجد حرام میں اپنی واسطے علم حدیث پڑھنی کا منصب
اختیار کر لیا باوجود اسکے اصول اور اصطلاحات حدیث سے بالکل جاہل
ہیں اور ہمیشہ حدیث کے لفظ اور معنی کو اپنی اغراض فاسدہ بموجب
پھرا لیتے ہیں اور ان سبب بہت سے عوام کو اس گمراہی کے دام میں گرفتار
کر دیا ہی اور یہہ عقاید فاسدہ انکے دلونمیں نہایت مضبوط بیٹھ گئی
ہیں جب شیخ عبد القادر نقشبندی نے وزیر معظم الیہ کی خدمت میں یہہ
گذارش کی تب اونکی امر عالی بموجب اون مدعیونکو حاضر کیا اور انکا
مقدمہ حاکم شرع شریف اور علماے حاضرین مجلس لطیف کی طرف سونپا گیا
تب حاکم شرعی نے مدعی مذکور کو حکم کیا کہ اپنی دعویکو ان مدعیوں کے
حضور پھر کہی چنانچہ وہی دعوی شرع شریف کے موافق اونپر پھر کیا گیا
غرض جب دعوا پورا ہوا اور سب علمائی حاضرین کے اتفاق سے ثابت
ہوا کہ یہہ دعوی شرعا قبول ہی اور ان حاضر مدعیوں پر متوجہ ہوتا ہی

تب اونسی جواب مانگا گیا جب ان بدعتیون نے دیکہا کہ اب تو ہمپر نوبت
آئی ہی کہ جسمین سے بہاگ نکلنی کو رستہ نہین تب سوائی انکار کے انکو کوئی
راہ نہ سوجہی تب بعد انکے انکار کے دعوی مذکور سے گواہ مانگے گئے تب آپنی
سید حسن نقشبندی اور عبدالرحمن کشمیری جو عارف باللہ تعالی مولینا
شیخ محمد جان نقشبندی کے مرید ہین انکو حاضر کیا اور اونمین سے ہریک نے
جمیع شرایط شرعیہ کی رعایت کر کے مطابق دعوہ مذکورہ کے گواہی دی
اوسکے پیچہے اون دونو گواہونکو تزکیہ کر کے انکی عدالت ثابت کی گئی
اور اہل مجلس پر ظاہر ہوا کہ یہ دونو پرہیزگار آدمی ہین اور نیک لوگونکی
طریقہ پر قایم ہین اور اس بات مین انکو کوئی غرض دنیوی نہین ہی اور کسیکا
کوئی کینہ عداوت نہین تب علمائی حاضرین کے اتفاق سے یون فتوی
صادر ہوا کہ انپر ایسی تعزیر جاری کیا چاہیئے کہ جو ان بدعتیونکے لایق ہو
اور اوس سے انکو اور انکے ہم مذہب لوگونکو اتنی عبرت ہو کہ پہر انکی
چال نہ چلین تب اون علمائی مذکور کو یون نظر آیا کہ انکو ایک مدت تک
قید رکہکے اس بلاد مکرمہ سے نکالدینا اس فساد کی دفع کرنیکے لیے اور
اسکے بندونکو انکے دام فریب سے چہڑانیکے لیے حضور صاحب حرم محترم مین
بہت مناسب ہی تب اوسی موجب حکم شرع نے انپر حکم کیا اور جب
علمای حاضرین نے دیکہا کہ دو شرع شریف کے مطابق ہی تب اوسکو پسند کیا

اوس بعد مولنا وزیر معظم الیہ نے اوسکو قایم اور بحال رکہنے کے جاری فرمایا بلکہ
پہلے تو وزیر معظم الیہ کی نظر فیض اثر مین یون آیا تہا کہ انکو سیاستہ قتل کیا جاے
انکے ہونیسے دنیا مین فساد برپا ہی اور بیشک فساد دینی فساد دنیوی سے بہت
برا ہی خصوصا ان بدعتیونمین سے بعضون نے کبھی بار آگے بہی ایسی حرکتین
کی تہین اور جناب امیر مکہ مشرفہ کی مجلس اور حضرت قاضی شریعت غرا کے
محکمہ مین گذری ہوئی برسون مین بارہا آچکے تہے اور انکے انکار کے بعد گواہون
سی یہ باتین انپر ثابت ہو چکی تہین اور جناب امیر اور قاضی نے یہہ باتین
سنکر انسی توبہ لی لی تہی ان بدعتیون نے اپنی تئین تعزیر شرعی سے بچانیکی
لیے ظاہرا توبہ کی تہی اور حقیقت مین تو اپنی عقاید فاسدہ سے کچہہ ہی
رجوع نکیا تہا تو بہی جناب وزیر معظم الیہ نے انکے قتل کرنیسے درگذر کیا تا کہ انکی
پیروی کرنیوالے یون نہ گمان کرین کہ وی حق پر تہے اور ایسے ثابت قدم
رہی کہ بزرگان تابعین کے جیسے اپنی جان تک بہی دریغ نکیا اس لیئے وزیر
معظم الیہ نے انکو مدت تک قید رکہا اور پہر انکو اخراج کرکے انکے ملک کو
بہیجا اور اس سیاست و تعزیر کے سبب سے جو آتش فتنہ و فساد کی اوس
بلدہ مطہرہ مین بہرک گئی تہی سو بالکل بجہہ گئی والحمد للہ علی کل حال ونعوذ
باللہ من احوال اہل الضلال وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وعلی آلہ واصحابہ
خیر صحب وآل ہذا خاتمہ جانا چاہیئی کہ خاتمہ مین ذکر ہی اون خطوط کا

کہ فضلای مکہ معظمہ نے بعد اخراج حسن فرقہ وہابیہ کے اپنی اپنی یاروں اور شناسونکو
بطریق مبارکبادی کو اشتہار کے لکھی ہے سو وہ یہ ہین پہلا خط خاص مکہ شرفہ
کے پاشا کے دیوان محمد جعفر ترکی کے ہاتھہ کا لکھا ہوا مورخہ ۱۹ جمادی الثانی
سنہ ۱۲۶۵ ہجری مقدسہ کا کہ واسطے اشتہار کے معہودہ مبئی مین بہیجا گیا تہا کہ جس
عبارت نقل اوسکی کی بجنسہ یہان لکہی جاتی ہی پہلا فقرہ ونخبرکم ان کبار الوہابیات
افندینا حبسہم وخرجہم من المکۃ بصیر معلومکم — دوسرا فقرہ ونعرفکم من خصوص
الوہابیات الذی عرفناکم اعلاہ لانہ الباشا حبسہم وخرجہم من الحرمین
الشریفین فانتم ستوا واحد ورقۃ بصیر طبعہ فی چھاپہ خانہ فی المبئی ویکون
فی الاوراق اسمہم المخرجین من ارض الحجاز مولوی عبد اللطیف لکہنوی
مولوی عبد الرحمن بنارسی مولوی محمد سہارنپوری ومفتی بنگالہ محمد مراد و
مولوی محمود علی بریلوی خرجہم مع عیالہم اولادہم طبعوہ فی باشاب ارسلوہ
فی الہند لاجل عبرۃ وہابیات فی الہند کما مول جملۃ علماء ربان اہل المکۃ
وکبار الحکامان وافندینا الکبیر والصغیر لازم لازم علیکم اجراء الامر ہذا
علی العجلۃ لاجل اشتہارہ فی الہند واطرافہ الیہ یجزیکم خیر الجزاء وطول
عمرکم والسلام — خلاصہ ترجمہ ہم تمکو وہابیوں کے احوال میں یوں
لکھتے ہیں کہ ہمارے پاشا نے اون لوگونکو جنبیہ کی قید ڈالا اور حرمین شریفین سے
شہر بدر کیا اب تمکو لازم ہی کہ ایک ورق پر انکا احوال لکہوا کر مبئی مین

چھاپہ خانہ مین چھپوا دو اور جن لوگونکو اس حجاز کے ملک سی نکالدیا ہی انکے
نام یہہ ہین مولوی عبد اللطیف لکھنوی مولوی عبد الرحمن بنارسی مولوی محمد
سہارنپوری مفتی بنگالہ محمد مراد محمود علی بریلوی ان سبہونکو انکی اولاد اور سمیت
نکالدیا ہی اسلیئے تم چھپوا کر وہ اشتہار ہندوستان مین بہجواؤ تا ہند کے
وہابیونکو عبرت اور خوف پیدا ہووے اور اہل مکہ سب علماء اور حاکم اور
ہماری بڑی پاشا اور چھوٹے پاشا کو تمسے یہی امید ہی اور تمپر یہہ کام بجالانا
لازم ہی جلدی اسکا اشتہار ہند مین اور اوسکی اطراف مین بہجوا دو
اللہ تعالی تمکو بڑا ثواب دیوے اور تمہاری عمر کو دراز کرے والسلام ۔ خط
دوسرا فارسی منشی عبد الغفور کا لکھا ہوا کہ جو سرکار شریف پاشا ادام اللہ
تعالی بدولتہ کے خاص مترجم ہین مورخہ ۲۵ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۶۵
ہجری مقدسہ منمقام مکہ مشرفہ اور یہہ خط جناب حاجی شیخ عبد القادر صاحب کے
کہ جو رئیس معمورہ مبنئی مین ہین نام پر ہی عبارت اوسکی اسطرح سی ہے
حالات این جوار بدینگونہ کہ افغانان مجاورہ مکہ مشرفہ معظمہ بر بعضی اعداء
دین ومخالفان دین متین کہ عبارت لذ وہابیان است دعوی بسرکار والی
الحرمین الشریفین یعنی حسیب پاشا نمودند چنانچہ مولوی عبد اللطیف ومولوی
محمود علی ومولوی محمد یکشنبہ ومفتی مراد ومولوی عبد الرحمن بنارسی را
تا عرصہ یکماہ در زندان انداختند وکتابہائی اوشانرا خانہ تلاشی نمودہ متل

تضعیف الایمان وغیره آورده بحضور پاشا بردند و پاشا مسطور کتاب
مذکور باعث آنکه در هندی بود برای ترجمه نمودن بعضے کلامهای بے ادبانه
بهندوی دادند و کمترین نیز حسب الارشاد ترجمه بعضے سخنان منتخبه نموده بحضور
گذرانید الحاصل باصلاح و صوابدید عالمان مکه معظمه مردم مذکورین بتاریخ
١٠ ربیع پانزده نفر از پلٹن سرکاری روانه جده گشته اغلب که در عرصه هفت
عشره سوار جهاز خواهند شد برای اطلاع بطریق خوش خبری بشرکاء
و تابعین این متین بقلم آمد اگر مناسب دانند برای عبرت دیگران چهاپه کنانیده
بجاهای معتبره و اطراف دهلی وغیره در ڈاک ارسال دارند ∴ خط تیسرا
فارسی امام الدین خان کی طرف سے مقام مکه مشرفه مورخه بیسوین ماه جمادی الثانی
سنه ١٢٦٠ ہجری مقدسه محب قلبی و مخلص صمیمی حاجی شیخ عبد القادر صاحب جینکر
زید لطفهم پس از سلام و دعاهای خیر واضح باد لله الحمد و المنه که بنده بخیر و
عافیت است و صحت و عافیت آن مشفق دوام از حضرت حق جل و علی
مستدعیست مخلص من حال تازه این بلده مقدسه اینست که پنج نفر از
سرداران وهابیان بعلت وهابیت تا عرصه یکماه در حبس ماندند و روز
یکشنبه و تاریخ هژدهم جمادی الثانی سنه ١٢٦٠ ہجری بود معه اهل و عیال از شهر
مکه معظمه بدر کرده شدند و بحکم حسب پاشا ازین مقام متبرک خارج شدند الحمد
لله علی احسانه و جرم ایشان همین بود که انکار تقلید میکردند و مولود شریف را

خواندن و دست بستن را در روضہ مقدس و سلام عرضکردن را
بدعت گفتن مذہب ایشان اینست و بر قول شان شاہدان گذشتند آن
پنج کسان این ہستند مفتی مراد بنگالی حافظ عبداللطیف مولوی محمود علی
مولوی محمد یک چشم مولوی عبدالرحمن بنارسی لیس این پنج کسان ہنوز
تا وقت روانگی از جدہ محبوس شدہ اند در محبس جدہ اطلاعا نوشته شد
باید کہ این خبر را چھاپہ کنانیدہ دہند از اولاد حسن سلام مسنون الاسلام
برسد ﷺ خط جو تھا عربی مکہ معظمہ کا مورخہ ۲۲ تاریخ جمادی الاخری سنہ ۱۲۶۹
ہجری جناب عالی انتساب سید حسن بن سید احمد الجعفری کا لکھا ہوا —
لا یخفاک من مدۃ سنتین رجل واحد ہندی من بنقالہ وصل الی ہہنا لقصد
الحج اسمہ مولوی مراد فی الظاہر کان بیان رجل طیب صاحب طریقۃ طیبۃ
وانما الخبث فی الباطن طریقۃ طریقۃ الوہابیۃ الخباث الاعداء وجلس
عند نائی مکۃ وصنف کتبا علی مذہب الوہابیۃ وقد جاء مع الکتب من
بلدہ وفسد علی بعض الناس ہنود و سنود و خلافہم الجہال وعلمہم ما فی
الکتب المذکورۃ مذہب الوہابیۃ ورغبہم کثیرا علی طریقۃ الوہابیۃ وعلم
بہا الجبرا فندیا حسیب باشا فی الحال ارسل القواصین وطرب علی المولوی
مراد وحضر فی الحال قدام سعادۃ الباشا وفتح علیہ الباشا بما کان فاعل
طریقۃ الوہابیۃ والخبیث مراد المتوہب اقر قدام الباشا ثم غضب

حبس باشا غضبا شديدا على الخبث مولوي مراد في الحال فرشّوا
ورش جماعة جملة فوق الارض وامر الباشا على القواصين يضربونه البيابات
فوق الطيازهم وضربوهم ضربا شديدا ومن بعد الباشا طرحهم في الحبس
واخذ من مراد الباشا للادب خمسمائة ريال وامر الباشا يسفرونه الى
السواكن في حبس طول العمر ولا يسفرونه الى البندر والى آديره وبعض
من جماعته شددوا اعمال الباشا يفتش عليهم والظاهر سمعنا من جدة طلعوا
المولوي مراد في مركب زكريا الى مبتي حيث اعلام لهذا القدر حسب باشا
رجل نبيه دانيه صاحب عقل وسياسة وصاحب شجاعة ولدينه كثير
ربنا يعلي جاهه ويطول عمره والباشا مكانه يبعث الاخبار له فانه
وقت الليل مرة يمشي في البلد يلبس اللباس لاجل يشم الاخبار ويشوف
احوال الناس ويسمع ما يفعلون وهو حاكم عادل ذهين كثير والذي هم
عادهم متوجهين ما فيه شك سوف يخرجهم من مكة المشرفة مسلسلين ويسفرهم
من جدة ربنا يهدي الى الصواب ؑ خلاصه ترجمه پوشیده نرہی کہ کئی
برس سے یہاں ایک شخص بنگالی کا مولوی مراد نام تھا جسکے ارادہ
رہتا تھا ظاہر میں تو اچھی طریق کا آدمی نظر آتا تھا مگر باطن میں اسکا
عقیدہ بدلا ہوا تھا اپنی مذہب کی کتابیں بنانے لگا اور ہندوستان
سے کتابیں لاتا تھا اور اپنے ساتھ لایا تھا کئی ہندی اور سندی

اس فساد مین پڑی اور جاہل لوگ اوسکے تابعدار بنی اور وہابی کا طریقہ
مکہ مشرفہ مین رواج پانے لگا جب یہہ خبر حسیب باشا سلمہ اللہ تعالی
کو پہنچی جہٹ سپاہی بہیجکر مولوی مراد کو اپنی حضور مین بلوایا
اور پوچہہ پاچہہ کی تب مولوی مراد نے بہی اسبابت کا اقرار کیا
پہر حسیب باشا اسپر بہت غصی ہوا اور فراشونکو حکم دیا اوسکی جماعت
کو زمین پر اوندہے لٹکر لکڑیون سے تعزیر دی اور قید مین ڈلوایا
آخر مولوی مراد سے تعزیرا پانسو ریال لیئے اور حکم کیا کہ جنم تک
سواکن کے جزیرہ مین قید رہین یا ہنیں تو ملک ہند کو نکالے جاوین
اگر پہر بہی آوین تو پہر بہی نکالے جاوینگے اور بعضے وہابی چہپ
گئی اور بہاگ نکلے حاکم کے لوگ اونکو جستجو کر رہی ہین اور ابہی
میننے سنا ہی کہ مولوی مراد جدی سے زکریا کے جہاز پر سوار ہوکر
منبی کی طرف آتا ہی فقط حسیب باشا بڑا صاحب علم وفہم اور حاکم
عادل ہی سیاست اور شجاعت مین بہی کامل ہی رعیت کی نگہبانی بہیز
بڑا ہشیار رہتا تو نکو لباس بدلکر شہر مکہ معظمہ مین پہرتا ہی اور اخبار
ڈہونڈہتا ہی اور سب لوگون کے احوال سے واقف ہوتا ہی اور وہ
بڑا صاحب ذہن عادل حاکم ہی اور پہر وہابی لوگ یہان آوین
تو بیشک اونکو طوق وزنجیر کر کے مکہ مشرفہ سے خارج کر دیگا اللہ تعالے

اوسکا ہمیشہ نگہبان اور ہدایت کرنیوالا رہیے ۔ تنبیہ لطیف جانا چاہیئے جیسا کہ فضلاء مکہ معظمہ و نواب مستطاب سراج الامراء عظیم جاہ وغیرہ سلمہم اسد تعالی نے اس فرقہ وہابیہ کو اپنی جائی حکومت سی بحجت شرعیہ نکالا دیسا ہی حضرت سلطان ابن السلطان المظفر من اسد الرحمن ابو ظفر محمد بہادر شاہ بادشاہ ادام اسد ذاتہ و جلالہ نے بہی مسجد جامع شہر دہلی سے سنہ ۱۲۶۲ ہجری مقدسہ مین فرقہ مذکورہ کو اخراج کیا تفصیل اجمال کی اسطرحسے ہی کہ جبکہ اس فرقہ نے تعصب و شور شغب پر کمر باندہی کہ حرام حلال اور حلال کو حرام کہنا شروع کیا اور سلت حضرت بوم پر ایک فتوی واسطے کہلانے قوم جناب شیخ عبد الوہاب ابن حنبل اپنیکے سنہ ۱۲۶۵ مین لکہا حضرت ظل سبحانی مقبول ربانی نے اسکا چرچہ سنا ایک مخمس کہ فی الواقع جواب کرامت سی خالی نہ تہا فرمایا ہم دو چار اشعار اوسکے بطریق تبرک کے اس مجالہ شریفہ مین لکہتی ہین تا رسالہ مقصود الاختصار مزین ہو جاوے

مخمس

اگلی بہی لوگ فقہ سی کہتی تہی اگہی	اور گفتگو مسایل فقہ مین یون رہی
سنتے رہی حلال سدا تریل اور جہی	لیکن کسو نے الو کی حلت نہین کہی
	اب ہی وہ جو کہتا ہی الو حلال ہی

رہتی ہی وہ مسجد جامع میں چھپکر چڑیا | ایسی بہی ہیں کہ ہو اسلام میں حجت
یاروں اوراد و اوسکی تسبیح کرکے ہر دن | ایسا ہو کہ گہر کو خدا کی کری او جا کر

الو ہی وہ جو کہتا ہی الو حلال ہے

الو کی گوشت نے اوسی یہ مزا دیا | حرمت کو اپنی الو کی یوں جو اوڑا دیا
جو روئے اوسکی اوسکو ہی الو کہلا دیا | ثان اوس حرام خور کو الو بنا دیا

الو ہی وہ جو کہتا ہی الو حلال ہے

اور بعد اس خلت ہو چکے ایک رسالہ دلیل محکم فی نفی اثر القدم لکہکر کہ جسمیں انکار معجزہ نقش قدم بر سنگ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم صاف ظاہر و ہویدا ہی تقسیم برادران ہم مشرب ہونکو کروایا اکثر صاحبان ایمان و فضلاء ہذا الزمان بلکہ اکثر اطفال مکتب خوان تک جسارت بر خسارت اس فریق عصیان غریق سے متعجب و حیران و انگشت بدندان ہو کر کہتی ہیں کہ خداوندا کیونکر کلمہ گوئی محمدی مقر فضایل احمدی کے دہان و زبان قلم پر کلمہ نفی اپنی مسلم رسول اکرم کے اثر قدم کی نسبت آسکتا ہی بجز تابعان ابوجہل و پیروان مسیلمہ کذاب کے الغرض ہمنی اوس رسالہ مذکورہ کو بوجہ احسن مردود و مخدوش کرکر رسالہ صِیَانَۃُ الْعَوَامِ عَنِ السَّیِّئَاتِ وَالْاٰثَامِ اَلْمُلَقَّبَۃُ بِالسَّیْفِ الْمَسْلُوْلِ عَلٰی مَنْ اَنْکَرَ اَثَرَ قَدَمِ الرَّسُوْلِ میں بثبوت نقش قدم حضرت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدیث و تفسیر و اقوال صحابہ کرام و علمائے

نامدار حالی مقام سی کرکر چھپواکر تقسیم درمیان جماعت اہل اسلام کے کی
ہی اکثر صاحبان اہل اسلام بسبب اقتضائی ایمانی وحمیت اسلامی دیکھکر
بہت مبشر وخرم ہوئے خوشنود ہوئے بلکہ قایل تھے بقول اہل عرب بالکل فرح
مؤمنین واسطے ہر منکرین بد اعتقاد کے پس جبکہ اس گروہ ستمگارت
یزدہ کے کلمات انکاری بسبب سوء اعتقاد و بد افعالی بہ تبرکات حضرت
رسول رحمانی و اولیای صمدانی و دیگر مقربات مہلکات باغوای شیطانی
و ہوار نفسانی سے ظاہر ہونے لگے حضرت حضور والا ادام اللہ اقبالہ
نے بامداد عنایات الہی و تائیدات نامتناہی کے کہ اوپر حضرت موصوف
کی مسجد جامع شہر دہلی سے نوازش علی و محبوب علی وغیرہ کو
کہ رئیس اس گروہ مزبورہ کے ہین بعلت مذکورہ سنہ ۱۲۶۶ ہجری

مقدسہ مین اخراج کیا الحمد للہ رب العالمین
وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ
واصحابہ اجمعین
تمام

6602